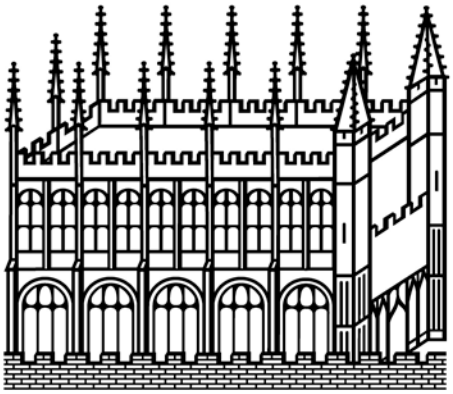


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



غرض آیا قرو وہ منزل بمنزل — وے کار جہان سے سخت بیدل — کیے اپنے سے بس سرد گریبان — چلا دہلی کی جانب زار و گریان

چراغ الفت دنیا بجھا کے — غرض بیٹھا وہ حق سے لو لگا کے — رہا دل پر نہ غم اوسکے نہ کچھ ہیچ — جو سمجھا غیر حق ہے اور سب ہیچ

سنی تمنے عزیزو یہ کہانی — خامہ ندرت نگار کا خاتمہ کتاب پر — کہ ہے اللہ باقی کل فانی

بس آگی کیا لکھے قصہ تو آخر ہو چکا عشرت — آما اور تاریخ تکمیل تحریر فرمانا — لکھین تاریخ ان اشعار کی دلمین تا آئے

کدھر ہے ساقی فرخندہ فرجام — بھلا اک آخری بھی اور دے جام — بیان سب انکی عیش و رنج و غم کا

بخوبی کر چکا تحریر سارا — کہ تا ہو سبکے اوپر آشکارا — زبس کہنا تھا اسکا سخت دشوار

وے خاطر تھی مجھکو مولوی کی — سو مینے اونکی اے یارو خوشی کی — نہایت اہل دل اور مرد آگاہ

بزرگ اور نیک خصلت پارسا تھے — شریعت اور طریقت آشنا تھے — مثل ہے یہ کہ چھوٹا منہ بڑی بات

اونھونکو شعر کے فن سے ہے ذوق — کہون کیا اونکے مین کسب کمالات — کرم فرماہین میرے وہ باخلاص

اونھون نے بسکہ بخشا مجھکو یہ کام — مجھے اونسے ہے بس اک رابطہ خاص — تو کلک درفشان مینے اوٹھایا

لکھی یہ داستان عشق ساری — کہ بس قصہ کو عشرت کر تو اتمام — کوئی تاریخ اسکی کہیے خوش طور

کہا دل نے اسے دیکھے جو عشرت — یہ کہکر دلمین پھر مینے جو کی غور — بلاشک جانے تصنیف دلشاد

خاتمۃ الطبع

سبحان اللہ خاتمہ داستان طراز کیونکہ محو سجدۂ شکر کارساز نہو جائے اور گرد کدورت طبائع مصفا سے کسطرح سر دست نہ دھو جائے کہ اس ایام عشرت فرجام مین یہ کتاب لاجواب کہ حسین صورۃً تماشائیون کے لیے شوخی بزم آرائی اور گرما گرمی محفل زیبائی کا تماشا نما یان ہے اور معنیً بوقلمونی چرخ دوار اور نیرنگی انقلاب زمانہ نا ہنجار کی بے ثباتی کا رنگ عیان ہے اعنی پدماوت اردو مع تصویرات مصنفات میر ضیاء الدین عبرت اور غلام علی عشرت سے مرتب ہو کر مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین باہتمام منشی بشیشر دیال بماہ جولائی ۱۸۷۶ء منطبع ہوئی

کتبہ محمد حسین عرف ممن

عفا عنہ

کہون کیا عشق کی بیرنگ ای ہمدم کہ ظالم
جلا کر شمع پروانہ کو کیا کیا کھیل لڑتا ہی

خمار شب کو اب مین توڑتا ہون
مے دنیا سے الفت چھوڑتا ہون

سنا تو نے رتن کا سب یہ احوال
گیا دنیا سے کیا حسرت کا پامال

علاء الدین کا سن اب تو ارادہ
کہ وہ لڑتا ہوا منزل بمنزل

ہوا اسکا سلامت یا نسی جانا
چلا آتا تھا خار عشق در دل

کہ ابتو شام ہی ہووے سحر جب
ہی پھر مشکل وہانسے ہاتھ آنا

خبر ہمنے یہی تحقیق پائی
لڑو اسطرح جاسے ٹوٹکر سب

علاء الدین سے سنکر بات مرغوب
رتن سی ہے وہان ہوتی لڑائی

جو سر گورا کا ہم جاکر نہ لاوین
کہا سب نے جرا جھا بہت خوب

غرض وہ رات گذری صبح آئی
ٹھنی گوراسی اور شہ سی لڑائی

نقیبون نے صدا اپنی سنائی
جوانون کے تئین چٹیک لگائی

بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے
کہ ہان ای نوجوانون کار فرما

جدا کر کے کمان اور پھینک کے تیر
جو پاؤ آفرین سارے جہان سے

جو کچھ ہو آج ہی ہووے شتابی
چلے دونو طرف سی کھینچ شمشیر

لگے چلنے وہان تلوار کی دار
اوٹھادی کون سر دن کی خرابی

گیا گورا بھی مارا ساتھ سب فوج
بہی دریا سی خونکی ہر طرف دھار

شہید ہو کر ہوئی جنت کو راہی
ہوئی دریای خونی بر سر موج

ہزارون بندگان بادشاہی
غرض یہ فتح پاکر حسب دلخواہ

نواح شہر مین داخل ہوا جب
کہ یعنی لڑکے یان راجہ رتن سین

جلایا آج اوسکو وا ہیہات
کہون کیا مین کہ شہ یہ ماجرا سن

ہوا جب آس سے دلکی وہ مایوس
فلک کو دیکھ بولا حیف افسوس

ہزارون آہ کرتا با دل چاک
گیا جسدم جہان اونکی تھی وہ خاک

یہ بولا آہ بھر با جان غمناک
کہ ہی آخر یہ دنیا سر بسر خاک

ہوا یان کب کسی کا کام پورا
کہ ہی یہ کام دنیا سب ادھورا

بخیر اسکا سنین از بسکہ انجام
کہ ہی اسکی سحر بھی بدتر از شام

سنا اسمین و یاد دیکھا تماشا
خیال و خواب افسانہ ہی پایا

علاء الدین ہو کر سخت بیچین
چلا حسرت زدہ سے کنول سین

نکرتا خیر اوٹھا ای مست ساقی
صبوحی دی رہی ہووی جو باقی

پیا جسنے یہانکی مے کا اک جام
رہا وہ سرگران یاس ناکام

نہ خاطر خواہ اوسنے چین پایا
کہ آخر عشق نے اوسکو جلایا

اودھر گورا سی تھا جو بر سر جنگ
کہون کیا تجھسے اوسکی جنگ کا ڈھنگ

جب آیا وہ قریب ملک چیتور
کیا تب اوسنے اپنی دلمین یہ غور

سپہ سالار لشکر سے بلایا
بہت غیرت دلاکے یہ سنایا

کوئی جیتا نجاوی نہین زنہار
کہ ہین مردود یہ سب سخت خونخوار

انھین ہم مار کے واں پر جو جاوین
تو ایسے مین پدم کو مفت پاوین

سحر کو ہم ہین اور وہ دشمن تنگ
بھلا دیکھو تو کیسی کرتی ہین جنگ

یہ تھین باتین میان لشکر کین
ملک بھی کہتے تھے سن سنکے انکن

ہر اک جانب سی طبل جنگ باجا
مسلح ہو کے نکلے شاہ و راجا

کہ ہان ای نوجوانون کار فرما
بجالاؤ حق اپنی مردی کا

سو بس سن سن نقیبون کی سب آواز
یہ تنگ آکر غرض مردان جانباز

کہ بس عاری اب آئی لڑتے لڑتے
ہر اک جاگہ سے ہٹتے اور اڑتے

غرض مرنا ہی اپنا کر مقرر
در آوردہ ہوئی دونون وہ لشکر

رہی اک دیر تک یون ہی لڑائی
سپاہ شہ نے آخر فتح پائی

کوئی جیتا نہ اونمین سی رہا وان
جو ہوتا اونکے رو غم سی نالان

غرض یہ فتح پاکر حسب دلخواہ
علاء الدین نے لی چیتور کی راہ

کہ یعنی لڑکے یان راجہ رتن سین
گیا حسرت زدہ دنیا سی بیچین

کہون کیا مین کہ شہ یہ ماجرا سن
زبس تصویر آسا رہ گیا سن

بہت افسوس کر کر ہاتھ ملکے
گیا خاک پدم پروانسے چلکے

غرض یکمشت خاکستر اوسکے
سر امید پر اپنے اوڑا کے

کوئی کیا اسکے اوپر دل لگاوی
دو روزہ زندگی پر جی جلاوی

جہاں کے ساہی دنیا امر ہو ہوم
ثبات زندگی دم بھر ہی معلوم

بشر کے حق مین شر ہی چاہ اسکی
پر از خار ہوس ہی راہ اسکی

غرض خاک پدم سر پر اوڑا کے
بصد افسوس و غم آنسو بہا کے

اوسی خلعت دی اور کر مندہ خواہی
ہوا دہلی کی جانب کو وہ راہی

INDIAN INSTITUTE

سنگار اپنا کیا دونون نے باہم
نئے سر سے بنی دولھن وہ پرغم
سراپا اپنا زیور سب پہنکر
لباس نوعروسی زیب تن کر

بسا کر عطر سے اپنے بدن کو
دو چندان رشک جس سے ہو چمن کو
مسی مل پان کھا سہرا بندھا کے
فلک کو دیکھ لو گونکو سا کے

لگی کہنے کہ راجہ حسب الخواہ
ہمین جسطرح سے لایا تھا یان بیاہ
اوسی عالم سے ہونگے ساتھ سورن
اوسی عالم سے ہونگے ساتھ سورن

دیا تھا جس طرح سے جیتی جی ہاتھ
اوسی صورت سے پرونگے ہم ساتھ
ازلسے تھی ہماری گانٹھ جوڑی
ازلسے تھی ہماری گانٹھ جوڑی

دئی جو اوسنے پھیری بیاہ کی دن
سو پھیری آج ہم دیونگی گن گن
جو کہنا تھا غرض سیکو سنا کے
سو کیونکر ہم سے اب جاویگی توڑی

منگائی بٹی وہ سیمین طلائی
کہ عاشق جن پہ ہو ساری خدائی
لی اپنے ہاتھ مین وہ دلربا نے
محبت دلسے دنیا کی اوٹھا کے

کہون کیا حال اوسدم کا اے یار
در و دیوار سے تھا نالہ زار
وہ بٹی اونکے ہاتھ مین اور چھلے
چلین بازی کنان تا ٹوٹکے بیٹین

جنازہ پیچھے کاندھو پر رتن کا
کہ جس سے خلق کو رنج و محن تھا
سبھی خرد و کلان تھے بیرہن چاک
یہ دیکھ اوسکی واعلی ہاتھ ملتے

اور آگے نوبت و فیل و عماری
دولھن دولہ کی ہو جیسی سواری
گئے القصہ باصد حالت زار
پریشان حال سر پر ڈالی خاک

پدم اور ناگمت پروانہ کردار
کیے پھیرے اونھون نے واں کئی بار
بجالاکے وہ رسم دستور معمول
جہان وہ چوب صندل کا تھا انبار

چڑھین سر پر رتن کو لیکے جسدم
سر اور تن کھلے زانو پر وہ باہم
لگین کہنے کہ ہمنے ہمدمی کی
چڑھاکے سر کے اوپر پالنا پھولون

کھڑے تھے جو جو گرد و پیش گریان
شرار غم سی باصد جان بریان
انھون نے پای سر آتش لگائی
کہ پھیری دیکی خاصل جان بھی دی

کہون کیا پاے سر سی جب وہ آتش
ہوا شعلہ محیط سر سراپا
کہ جیسے ہو کہین ہوی جلائی
کہ تھا وہ برق خرمن کا تماشا

رتن تھا بسکہ مثل شمع خاموش
ہوئی بالای سر جون سر و سرکش
جلین القصہ دونون آخر کار
جلین اوسپر وہ جیو پن دانہ پرجوش

جو تھا حق چاہ کا ویسا ہی چاہا
رتن کے ساتھ ہی پروانہ کردار
گھر و نکو اپنے آئے آہ بر لب
جلاکے اونکو خویش و اقربا سب

پدم کا تھا جو اک بیٹا کنول سین
سبھون نے دیکھکر یرک اور دانا
کیا ملکر وہان کا کار فرما
رکھا سر پر پگٹ اوسکو دیا راج

دکھا کر ندرین سب خرد و کلان نے
دعای خیر دی پیر و جوان نے
جو تھا نگسین بیٹا ناگمت کا
بدم سی جو موافق ناگمت تھی
اونھون نے بھی بہم الفت ہی رکھی

ہوئی تکمیل جو باہم دونون بھائی
کیے نگ اور کنول نے کام جاری
رہی باقی رتن کی یادگاری

گورا پر فتح پاکے علاء الدین کا چتور مین آنا اور پدم و ناگمت کی حال پر نہایت افسوس کرنا اور آنسو بہانا



کوئی دم کا مسافر مین یہان ہون — عدم کے سمت پھر آگے روان ہون — غرض یہ کہکے پھر جس جس کو چاہا — جو کچھ کہنا تھا سبکو کہہ سنایا
پدم اور ناگمت کے تئین بلا کر — بہت سا رو رو اور چھاتی لگا کر — کہا اے مونسان محرم راز — ہوئی تو زیست مجھسے سخت بیساز
جو کچھ مین نے کہا ہو یا سنا ہو — مجھے ای ہمدمو سب بخش دیجو — چلا دنیا سے مین غمگین و ناشاد — خدا تمکو سدا رکھے پر آباد
کہا دونون نے سر پر کر رہا تھہ — کہ ہم بھی ہین کنور جی آپکے ساتھہ — تمھارے ساتھہ ہی ہم بھی چلینگے — جلوگے تم تو پہلے ہم جلین گے
اگر جیتے رہینگے دونون ناکام — تو پھر ہنس ہنس کہینگے خاص و عام — کہ قوم زن نہایت بیوفا ہے — نہ انکو غم کسی کا نے حیا ہے
نہین کوئی کسیکے کام آتا — کہین ہین سچ ہی جیتی جی کا ناتا — خوشی سی ساتھہ جسکے عمر کھوئی — شبانہ سیج پر پھولونکی سوئی
جلایا اوسکو یا جال غم اندوز — جلی کوئی نہ اوسکے ساتھہ اوس روز — غرض یون بیٹھکر رونا نہین ہے — جئین تم بن سو یہ ہونا نہین ہے
یہ باتین اور اوسکی جانکنی تھی — وہ مرتا تھا اور اوپر آنبی تھی — کہ اسمین کھول آنکھین کھینچکر آہ — سو ملک عدم حسرت سے لی راہ
زبس مشتاق تھا روی بدم کا — نکلنا بھی ہوا آنکھون سے دم کا — کہون کیا جو ہین دم نکلا رتن کا — ہوا کیا حال اوس شک چمن کا
کیا جیون گل گریبان چاک پیچک — نسیم آسا اوڑائی سر بسر خاک — وہ توڑین چوڑیان نتھہ کو اوتارا — در و دیوار سے سر دی دی مارا
برنگ گل تھا اوسکا رخ جوبن — ہوا نیلا کہ جیسے رنگ سوسن — پریشان شکل سنبل ہو گئی بس — کھلین حیرت مین آنکھین مثل نرگس
اودھر دامن تلک ٹکڑے گریبان — ہوئی تھی ناگمت جون مار پیچان — اودھر فرزند اوسکے خاک بر سر — جمی گرد یتیمی اونکے مُنہ پر
غرض آہ و فغان ہر سمت کو تھی — خبر مطلق کسیکو نہ کسی کی — کوئی سر پیٹتا پھرتا تھا رو رو تا — پچھاڑین کھاکے کوئی جان کھوتا
زمین پر لوٹتا پھرتا کوئی زار — کوئی حیران کھڑا تھا نقش دیوار — اوڑائی رو رو آخر یان تلک خاک — ملکدر ہو گئے جس سے سب افلاک
ہوا چتور مین ماتم کا یہ جوش — کہ سب اعلی و ادنی تھی سیہ پوش — غرض خانہ بخانہ شیون و شین — کہو تھے روز و شب ہے ہی رتن سین
رہا اک دیر تک یہ شور و ماتم — کہ دفتر ہو گیا اے وای ماتم — ہوئی اوسکے جلانی کی جو تدبیر — کہ تھی تقدیر یون کیجے نہ تاخیر
منگا کر چوب صندل کا اک انبار — جو ہوا سباب لازم کرکے تیار — جلانے کو اوسے جب لیچلے سب — خلق در دل فغان و آہ بر لب
پدم اور ناگمت نے کھینچکر آہ — کہا ہم بھی جلین گے اسکے ہمراہ — ہمارا ہاتھہ مین راجہ کی تھا ہاتھہ — نہین ممکن کہ چھوڑین آج ہم ساتھہ
اسے تنہا نہ تم آتش لگاؤ — ہمین بھی ساتھہ ہی اسکے جلاؤ — پدم اور ناگمت نے جب یہ ٹھانی — نہین منظور ہمکو زندگانی
جو خویش و اقربا مختار تھی چند — نہایت زیرک و دانا خرد مند — اونھون نے اونکو سمجھایا بہت سا — کہ جلنا تمکو مطلق ہے نہ اچھا
کوئی دل ایسی باتون پر ہے دھرتا — سوئی کا ساتھہ جیتا کب ہے کرتا — جہان کا ہے یہی دستور دائم — کہ اک جاتا ہے اک رہتا ہے قائم
عبث ہوتا ہے ان باتونسے دلریش — کہ جاوینگے اسی رہ سب پس و پیش — یہ تھی تقدیر مرجاوے رتن سین — رہو تم اوسکے غم سے سخت بیچین
غرض عالم یہ تھا اوسکو گوارا — ولے تقدیر سے کسکا ہے چارا — وہ وارث اور تمھارا تاج تھا سر — اوسی کی دم سے روشن سب یہ گھر تھا
بجا اوسکے جو ہین گے اوسکی فرزند — تمھارے قرۃ العین جگر بند — ہوئی ہے خیر سے انکو جوانی — ہوئی مٹی کی ہین سو یہ نشانی
رتن کی جا پہ کر سکے اونکو آباد — رہو تم دیکھکر انکو سدا شاد — غرض سن اس نصیحت کو وہ غمناک — لگین کہنے کہ اوس بن سب ہمین خاک
کہان فرزند کیسا چین گھر بار — رتن بن ہمکو جینا ہے یہ دشوار — رتن کے ساتھہ ہی گھر سے چلین گے — جلیگا وہ تو پہلے ہم جلین گے
غرض اونکی نصیحت بے بٹانی — مقرر دلپہ جلنے کی ہی ٹھانی — ستی کا جو کہ ہو اسباب درکار — کیا آخر اونھون نے لاکے تیار

غرض چھیڑا اپنے اپنے رخش تازی — بہم کرنے لگے وہ نیزہ بازی — ختن کے نیزہ وہ دلچسپ خونخوار — سنان مژگان جانانسی نمودار

وہ گھوڑی باد پا کویا چھلاوا — وہ کرنا نیزہ بازی دیکی کاوا — انی کا نیزہ کے آنا بتا کر — نکل جانا وہ گھوڑیکو دبا کر

لگانا آکے حربہ کا بصد کد — وہ کرنا دو سریکی صد حی کو رد — نظر مردم کی اونکی فن پہ قربان — کہے تو تھی ترنج نیزہ بازان

نہ آیا کام کچھ تیغ و تبر تک — نہ صدمہ یکدگر کا کچھ سپر تک — کہ زخم نیزہ با این ہوشیاری — لگا راجہ رتن کے دلپہ کاری

سنان دلپر رہی اوسکی گھسکر — کہ جیسے خار رہجاوی پھسکر — وسلے اوسنے بھی دو ناطیش کھاکر — کمال زور سے نیزہ اوٹھاکر

کیا دیو پال کے سینہ پہ اکوار — رتن سین کا پیمانۂ عمر لبریز ہونا اور نا گمت — کہ نیزہ اوسکی چھاتی سے ہوا پار

وہ حربہ کیا تھا پیغام اجل تھا — اور پدم کا ستی ہنکر جان کھونا — سنان کے ساتھ ہی نکلا دم اوسکا

کیا دیتا ہے جون پروانہ گر عیش فنا کو — سراپا شمع سا معشوق کو بھی پھر جلاتا ہے — پلا ساقی مجھے اب آخری جام — کہ نا کامان غم کا ہو چکا کام

شراب قسم اول دی وہ مجکو — دوبارہ جو کہ آتش پر کھینچی ہو — پدم اور نا گمت کا سوز جانی — کروں تقریر با آتش زبانی

کہ جب جنگاہ سے آیا رتن سین — بدن زخمی سنان سے سخت بے چین — کیا گرچہ حریف اپنے کو مردہ — ولیکن آپ بھی جیون گل فسردہ

ہوا چتور مین ماتم دوبارہ — کیے جیب و گریبان سبنے پارہ — ہوئی تھی آنکی شادی جو گہری — سو عالم پر وہ شادی مرگ ٹھہری

خصوصاً نا گمت کا اور پدم کا — لکھون کیا ماجرا اونکے الم کا — کہ دیکھا جسگھڑی زخمی رتن کو — کیا صد چاک اپنی پیرہن کو

وہ رخسار ی طمانچونسی کیلال — بنایا ماتمی سب اپنا احوال — وہ گھر تھا یا کہ اک ماتم سرا تھا — کہ ہر سو آہ و نالہ ہو رہا تھا

اودھر وہ زخم سب راجہ رتن کے — پریشان حال ٹکڑے پیرہن کے — کوئی جراح کو جلدی بلاکر — دعائین مانگتا ٹانکے لگاکر

یہ تصویر اوسجگہہ کی ہی کہ راجہ رتن سین کا پیمانۂ عمر لبریز ہونا اور نا گمت و پدم کا ستی ہنکر جان کھونا



الٰہی اسکے جی کی خیر کیجو — ہمین داغ الم اسکا نہ دیجو — کلیجا پکڑے ادھر اوسکی مادر — اودھر کو دست بردل اوسکی خواہر

جہانتک اوسکے خویش و اقربا تھے — سبھی دام الم مین مبتلا تھے — مداوا اور دعائین گرم تدبیر — سبھی شے چارہ گر برعکس تقدیر

رتن پھر دیکھ اپنی حالت زار — کہا اوسنے کہ اے یاران غمخوار — عبث تدبیر مین ہر سو دوان ہو — مین جیتے کا نہین یارو کہان ہو



کہو کیا چرخ نے ہجارت معشوق و عاشق مین
جدائی ڈالکر آتش مین ہجرانکی جلاتا ہے

رتن نے سنکے یہ دیو پال کا حال
سراپا قہر کی آتش سی ہو لال

نہ ماردن اوسکو مین جبتک نکام
تری بستر پہ یون اکدم نہ آرام

پدم نے اوسکو سمجھایا بہت سا
ولیوہ پر غضب مطلق نہ سمجھا

ہوئی صبح قیامت جب نمودار
ہوا طیار بہر جنگ دیکہار

مصمم بر سر خونریزی و جنگ
چلایا نیزہ رائے برق آہنگ

او ترکردہ بھی فوراً از سر تخت
یہ بولا خیر ہی سنگ آمد و سخت

چلین تیار مردان نبرد خوار
کرین دامان صحرا خون سے گلزار

ادہر راجہ رتن اور وہ صاحب جنگ
ہوئی دونون مقابل بر سر جنگ

دو جانب سی تھیان سلحفراز
نکلکر بولے اہ مردان جانباز

بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے
کہ پاداش آفرین سارے جہان سے

تمہارا جگ مین ہو نام نکوئی
کرو میدان مین اپنی سرخ روئی

تو اپنے اپنے سردارون کے منہ پر
نظر کرنے لگے دونون وہ لشکر

کہ اسمین فوج کو دیو پال نے تمام
کیا راجہ رتن سے پہلے پیغام

تمہاری اور ہماری ہی یہی جنگ
کہ خون یکدگر سی ہو دین گلرنگ

اگرچہ پلٹنہ ہے مردمی کا
تو تنہا سامنے میدان مین آجا

مدد کا فوج کی اوس دلکو غم ہو
جو زور و مردمی مین آپ کم ہو

نکل آیا غرض کہکر یہ پرجوش
سلاح جنگ سب زیب بر و دوش

پلا ساقی شراب تند اور تیز
کہ چھیڑون یا نئی قصہ اور خونریز

پدم سے یون کہا اے نازپرور
قسم تیری ہی سر کی محبوب دلبر

سحر دم مین ہوئی وہ طالع داژون
کرون میدان کو اوسکی خون گلگون

اسی آتش سی ساری رات جلتا
رہا قہر و غضب سی بات ملتا

لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج
کہے تو قلزم ہستی کی ہی موج

کسینے جاکے اوسکو بھی سنایا
کہ لو تمسے رتن لڑنیکو آیا

ارادہ جنگ پر تو تھا نہ اپنا
اگر مرضی رتن کی ہو تو اچھا

غرض سامان جنگ آراستہ کر
مسلح ہوکے نکلا یہ بھی ایدھر

صفین دونون ہوئین آراستہ جب
کہ لڑنیکے سوا بنتی نہین اب

دم تیغ آج یان طعمہ چشک ہے
نکلکر کھائی تو شرط نمک ہے

کرو اب تیغ خون آشام روشن
کہ ہو جس سے تمہارا نام روشن

وہ کرکے ڈھاڑیون نے جو سنائے
جوانون کے لہو نے جوش کھائے

اشارہ ہم جو ٹک ابرو کا پاوین
تو پھر اکدم مین قتل عام کردین

مدد سی فوج کی ہو دست بردار
ہم اور تم کرین دونون جنگ و پیکار

خدا دی فتح جسکو سو تو پاوے
ہوس دل مین ولیکن وہ نجاوے

کہا سنکر رتن نے اوس سے کیا خوب
بدل یہ بات ہمکو بھی ہی مرغوب

لڑون تنہا جو رستم سا جوان ہو
سو تم کیا ایک زال ناتوان ہو

صف مردانسے وہ کھوڑا کو واکر
ہوا قایم مقابل اوسکے آکر

غرض چھیڑا اپنے اپنے رخش تازی — بہم کرنے لگے وہ نیزہ بازی — ختن کے نیزہ وہ دلچسپ خونخوار — سنان مژگان جاتا نسی نمودار

وہ گھوڑی باد پا کویا چھلاوا — وہ کرنا نیزہ بازی دیکے کاوا — انی کا نیزہ کے آنا بتا کر — نکل جانا وہ گھوڑیکو دبا کر

لگا نا آکے حربہ کا بصد کد — وہ کرنا دو سریکی صد حی کو رد — نظر مردم کی اونکی فن پہ قربان — کہے تو تھی ترنج نیزہ بازان

نہ آیا کام کچھ تیغ و تبر تک — نہ صدمہ یکدگر کا کچھ سپر تک — کہ زخم نیزہ با این ہوشیاری — لگا راجہ رتن کے دلپہ کاری

سنان دلپر رہی اوسکی گھسکر — وہ لے اوسنے بھی دو ناطیش کھاکر — کمال زور سے نیزہ اوٹھا کر

کیا دیو پال کے سینہ پہ اکوار — رتن سین کا پیمانہ عمر لبریز ہونا اور نا گمت — کہ نیزہ اوسکی چھاتی سے ہوا پار

وہ حربہ کیا تھا پیغام اجل تھا — اور پدم کا ستی بنکر جان کھونا — سنان کے ساتھ ہی نکلا دم اوسکا

کیا دیتا ہی جون پروانہ گر عشق عاشق کو — سر اپا شمع سنا معشوق کو بھی ہم جلاتا ہے — کہ نا کامان غم کا ہو چکا کام

شراب قسم اول دی وہ مجکو — دوبارہ جو کہ آتش پر کھنچی ہو — پدم اور نا گمت کا سوز جانی — کروں تقریر یا آتش زبانی

کہ جب جنگاہ سے آیا رتن سین — بدن زخمی سنان سے سخت بے چین — کیا گرچہ حریف اپنے کو مردہ — ولیکن آپ بھی جیون گل فسردہ

ہوا چتور مین ماتم دوبارہ — کیے جیب و گریبان سبنے پارہ — ہوئی تھی آنکی شادی جو گہری — سو عالم پر وہ شادی مرگ ٹھہری

خصوصاً نا گمت کا اور پدم کا — لکھون کیا ماجرا اونکے الم کا — کہ دیکھا جسگھڑی زخمی رتن کو — کیا صد چاک اپنی پیرہن کو

وہ رخسار ی طمانچونسے کیلال — بنایا ماتمی سب اپنا احوال — وہ گھر تھا یا کہ اک ماتم سرا تھا — کہ ہر سو آہ و نالہ ہو رہا تھا

اودھر وہ زخم سب راجہ رتن کے — پریشان حال ٹکڑے پیرہن کے — کوئی جراح کو جلدی بلا کر — دعائین مانگتا ٹانکے لگا کر

یہ تصویر اوسجگہہ کی ہی کہ راجہ رتن سین کا پیمانہ عمر لبریز ہونا اور نا گمت و پدم کا ستی بنکر جان کھونا



الٰہی اسکے جی کی خیر کیجو — ہمین داغ الم اسکا نہ دیجو — کلیجا پکڑے ادھر اوسکی مادر — اودھر کو دست بردال اوسکی خواہر

جہانتک اوسکے خویش و اقربا تھے — سبھی دام الم مین مبتلا تھے — مداوا اور دعائین گرم تدبیر — سبھی شے چارہ گر برعکس تقدیر

رتن پھر دیکھہ اپنی حالت زار — کہا اوسنے کہ ای یاران غمخوار — عبث تدبیر مین ہر سو دوان ہو — مین جینے کا نہین یارو گمان ہو



کہون کیا چرخ ناہنجار مت معشوق و عاشق مین — جدائی ڈالکر آتش مین ہجر انکی جلاتا ہے
رتن نے سنکے یہ دیو پال کا حال — سراپا قہر کی آتش سی ہو لال
نہ ماردن اوسکو مین جنگ مین نکام — تری بستر پہ لون اکدم نہ آرام
پدم نے اوسکو سمجھایا بہت سا — ولے وہ پر غضب مطلق نہ سمجھا
ہوئی صبح قیامت جب نمودار — ہوا طیار بہر جنگ و پیکار
مصمم بر سر خونریزی و جنگ — چلایا نیزہ رای برق آہنگ
اوتر کر وہ بھی فوراً از سر تخت — یہ بولا خیر ہی سنگ آمد و سخت
چلین تیار مردان نمک خوار — کرین دامان صحرا خون سے گلزار
ادھر راجا اور دھکر وہ صاحب جنگ — ہوئی دونون مقابل بر سر جنگ
دو جانب سی نقیبان سلفراز — نکلکر بولے اے مردان جانباز
بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے — کہ پاؤ آفرین سارے جہان سے
تمہارا جگ مین ہو نام نکوئی — کرو میدان مین اپنی سرخ روئی
تو اپنے اپنے سردارون کے منہ پر — نظر کرنے لگے دونون وہ لشکر
کہ اسمین فوج کو دیو پال نے تمام — کیا راجہ رتن سے پہلے پیغام
تمہاری اور ہماری ہی یہی جنگ — کہ خون یکدگر کی ہو دین گلرنگ
اگرچہ طنطنہ ہے مردمی کا — تو تنہا سامنے سیدا ہمین آجا
مدد کا فوج کی اوس کو نہ غم ہو — جو زور و مردمی مین آپ کم ہو
نکل آیا غرض کہکر یہ پرجوش — سلام جنگ سب بے برود دوش

پلا ساقی شراب تند اور تیز — کہ چھیڑون یا فلک قصہ اور خونریز
پدم سے یون کہا اے نازپرور — قسم تیری ہی سر کی مجکو دلبر
سحر دم مین ہوا لی ورده طالع داشتون — کرون میدان کو اوسکی خون سے گلگون
اسی آتش سی ساری رات جلتا — رہا قہر و غضب سی ہات ملتا
لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج — کہے تو قلزم ہستی کی ہی موج
کسینے جاکے اوسکو بھی سنایا — کہ لو تمسے رتن لڑنیکو آیا
ارادہ جنگ پر تو تھا نہ اپنا — اگر مرضی رتن کی ہی تو اچھا
غرض سامان جنگ آراستہ کر — مسلح ہوکے نکلا یہ بھی ایدھر
صفین دونون ہوین آراستہ جب — کہ لڑنیکے سوا بنتی نہین اب
دم تیغ آج یان طعمہ چشک ہے — نمکحرام کھائی تو شرط نمک ہے
کرو اب تیغ خون آشام روشن — کہ ہو جس سے تمہارا نام روشن
وہ کڑکی ڈھاڑیون نے جو سنائے — جوانون کے لہو نے جوش کھائے
اشارہ ہم جو ٹک ابرو کا پاوین — تو پھر اکدم مین قتل عام کردین
مدد سی فوج کی ہو دست بردار — ہم اور تم کردین دونون جنگ و پیکار
خدا دی فتح جسکو سو تو پاوے — ہوس دل مین ولیکن وہ نجاوے
کہا سنکر رتن نے اوس سے کیا خوب — بدل یہ بات ہمکو بھی ہی مرغوب
لڑون تنہا جو رستم سا جوان ہو — سو تم کیا ایک زال ناتوان ہو
صف مردانسے وہ کھوٹا کو دا کر — ہوا قایم مقابل اوسکے آکر

نہ کھانا مجکو بھاتا تھا نہ پینا — تصور سے تری ہوتا تھا جینا — خدا نے تیری صورت پھر دکھائی — تن بیجان مین گویا جان آئی

نہ تھی امید ملنے کی تو مجکو — کہون تھا دلمین کیونکر دیکھون تجکو — اگرچہ حال تیرا بھی اے مغموم — مری دل پر ہی روشن اور معلوم

ولے کچھہ کچھہ تو کہ تو بھی زبانی — کٹی کس طرح تیری زندگانی — کہا اوسنے مین اپنی حالت زار — کردن کیا تیرے آگے آج اظہار

تجھے بھی ہی یو جہ خوب روشن — کہ جان تجھہ مین وہان تھی اور سیان تن — نہ کھانا تھا نہ پینا اور نہ سونا — غرض تھا تیرے غم مین جاگ کھونا

جدائی مین تری بس ہر سحر شام — سوائے نالہ و زاری نہ تھا کام — تصور مین ترے مین کیا کہون بس — کھلین تھین آنکھین جیون نرگس نہ تھا بس

سدا مین آبشار اسا تھی نالان — برنگ گل تھا نت تکری گریبان — کھلا تھا غم مین تیری باغ حسرت — بسان لالہ تھی باداغ حیرت

غم دوری سے تیری مین جگر خون — ہوئی لاغر بسان بید مجنون — قدم گورا و بادل کے مین چومون — کہ بس ممنون اونکی مین بدل ہون

مری حالت پہ دونون رحم کھاکر — تمھین لائے بہر صورت یہ جاکر — سنو تم اور طرفہ ماجرا یہ — فلک کے دکھہ زدون پر یک جفا یہ

کہ تم قیدی ہوئی اودھر روانہ — ہوا تاریک مجھپر اک زمانہ — رہی مین خاک بر سر زار و نالان — بسان سنبل و گلشن پریشان

اوسی اندوہ مین اکدن مین ناکام — کھڑی تھی اتفاقاً بر لب بام — کوئی راجہ اودھر سے نام دیوپال — چلا جاتا تھا با صد جاہ و اجلال

نظر اوسکی پڑی مجھپر یکایک — رہا یکچند حیرت سے مجھے تک — یہ دیکھہ اوس تیرہ دلکی بیحجابی — اوتر آئی محل سے مین شتابی

گیا دن وہ اور آیا دوسرا روز — شب غم سے زیادہ تر غم اندوز — تو اوسنے ایک عورت عمر رسیدہ — بدافعال اور جوان دل نیک تقریر

بصد شوق اور بلا و سعاش بھیجی — باین پیغام میرے پاس بھیجی — کہ اے گلدستۂ باغ جوانی — عبث کھوتی ہی اپنی زندگانی

نہین آنیکا اب جیتا رتن سین — تو ناحق روز و شب غمسے ہی بیچین — بدل سب چیز کا ہی جگ مین ہونا — نہین ہوتا بدل پر زندگی کا

ترا یہ حسن اور یہ صاف صورت — غضب ہے تسپہ ہو غمکی کدورت — سجھے جسکا الم ہی وہ کہان ہی — عبث غمگین ہی جی ہی تو جہان ہی

ملاقات رتن پر تو نہ رکھہ دل — بدل عاشق ہون تیرا مجھسے آمل — ہی ایران جہان سیری سلامی — رتن کو فخر ہے میری غلامی

جوان ہون خوبصورت صاحب فوج — رتن سے بھی زیادہ تر مجھے اوج — جو ہوتا ہی علاء الدین کا قیدی — اوسے ہوتی ہی جانسے نا امیدی

کوئی جیتا نہین واسے پھرا ہی — وہ زندانخانہ گھر اک موت کا ہے — اوٹھا دل سے تو اب فکر رتن کو — زبان پر بھی نہ لا ذکر رتن کو

منور ساز از خود خانۂ من — بگن رشک چمن کاشانۂ من — غلام اپنا سمجھہ اے غیرت حور — قصور اسمین نہ کرنا تا بمقدور

غرض دیوپال کا پیغام وہ زن — لگی کہنے جو با تقریر روشن — یہ سنکر اوسکو مینے خوب مارا — کہے ایسی نہ باتین پھر دوبارا

لیے دل پر ہزاران درد افسوس — جہانکی تھی گئی وانکو وہ مایوس — مین اس آتش سے بھنتی اور جلتی — سراپا سوز سے جون شمع جلتی

کہ بیوارث سمجھکر مجھکو ناکام — کیا دیوپال نے یہ آج پیغام — سبا دا کل کو آوی بر سر جنگ — خدا نا خواستہ ہو جاے کیا ڈھنگ

کہا گورا و بادل سے یہ جاکر — کہ اپنا حال اور غیرت دلا کر — کہ یا تو تم رتن کو لاؤ یان تک — نہین تو مجکو لیجاؤ وہان تک

نہین کرتے جو تم مجھپر احسان — ہوئی جاتی ہون تو اب مین مسلمان — غرض تب تو یہ دونون ملیش کھاکر — گئے اک کرتا زہ یان بناکر

پھر آگے جو ہوا ہمکو ہی معلوم — کہ مین تمسے ملی اسطرح مغموم — تم آئے خیر سے بادل بھی آیا — مین روتی تھی سو آ مجکو ہنسایا

پراب گورا بھی خیر سے آوی — خدا آفت سے اوسکو بھی بچاوے

کشتہ ہونا دیوپال کا رتن سین کے ہاتھہ سے جنگ و جدال مین اور خود زخمی ہوکر پھر آنا رتن سین کا اپنے مشکوے اقبال مین

کہا لوگون نے اوسکو جاکی فی الحال — کہا ہی فخر جہان و نیک اقبال — بانیصورت رتن کو لیگئے وہ — شکست فاش ہمکو دے گئے وہ

سو وہ جاتی ہین لینا ہی تو لیجے — سلامت اونکی تین جانے نہ بچے — یہ سنتے ہی خبر وہ شاہ عالم — ہوا قہر و غضب سے سخت برہم

یہ فرمایا کہ ہو تیار لشکر — کہان جاوینگے وہ بکار اسپر — نہونے دونگا اونکی بن کے چیتے — یہ ممکن ہے کہ جاوین بانیسی جیتے

یہ کہا اور ساتھ لیکر اپنی اک فوج — بجا ہی اوسکو کہیے بحر کی موج — چلا بس قہر سلطانی سی جوشان — کہ جیسے سیر بکری پر خروشان

وہ جاتے تھے مظفر اور منصور — ظفر یابی سے اپنی سخت مغرور — گلستان عدو پر مثل صرصر

دکھاتے اپنی سب شان و حشم کو — اوٹھائے وہ جو جاتی تھے قدم کو — کیہ یہ بھی آئی پہونچی کیا سبکتر — کیا پھر سلسلہ لڑنیکا برپا

سلح وہ تو تھے لڑنے پہ یکسر — نہ تھا مطلق اونھین خبر کی کچھ ڈر — کہ سد راہ اونکے یہ ہوئے آ — نہین سجتی نظر آتی لڑائی

چلو تم لیکے راجہ کو شتابی — کہ رہنے مین ہی اسکے اب خرابی — کہا گورا نے بادل سی کہ بھائی — تو پھر راجہ یہانسی قید جاوے

سدھارو تم تو لے راجہ رتن کو — تسلی تا ہوا وس رشک چمن کو — سبا دا فوج شاہی فتح پاوے — چلا آونگا ہنستا اور اڑتا

اگرچہ تھا رتن کو ننگ آیا — تو یون گورا و بادل کو سنایا — یہان مین شاہ سی ہر طرح لڑنا — قدم لڑنے سے ہرگز نہین ہٹاوین

یہ کی گورا نی سنکر عرض فی الحال — مری غیرت نہین کرتی کہ جاؤن — کہ ہو لڑنی سی انکے کچھ ہمین غم

سلامت چاہیے صاحب کا اقبال — چلو تم گھر کو ہم بھی تو نہین کم — زبس جوشان خروشان ہیرا تنک

اودھر بادل کو کر راجہ نی ہمراہ — تھی فوج شہ جو آئی بر سر جنگ — ہوا بس مستعد مرنیکے اوپر

کہ اب لڑنی ہی انسے خوب گھر کر — مقابل کر کے اپنا شہ سی لشکر — دو جانب سے لگے چھٹنے گولی فی الحال

جسے ہو دیکھ قتال فلک دنگ — ہزارون ہی چلی توپ و شتر نال — اوڑی سر سے بر نگ طائران ہوش

ہوا اک زلزلہ روی زمین پہ — ہوئی اہل جہان کی گنگ سب ہوش — گٹھا مین جسطرح بجلی کا عالم

دھوئین سے ہوگیا عالم دھوان دھار — کڑک کربان کا آنا وہ اودم — دل عاشق پہ جن مژگان خنجر

دہان مارے سن کا اوگلنا — برسنا سیکڑون تیر و نکا ہر بار — ہزارون مردہ بی گور و کفن تھے

ہوا ہستی سی بعضون کا نشان گم — ہزارون ہی غرض مجروح تن تھے

رتن سین کا دہلی سے چیتور مین آنا اور پدم سے حال دیو پال کا سنکر نہایت طیش کھانا

غرض یون لڑتی لڑتے شام آئی — سحر پہ دوسری ٹھہری لڑائی

فلک نے شعبدہ بازی یہ اپنی بارہا کی — تو کیا نیرنگیان معشوق عاشق کو دکھاتے

پلا ساقی مجھے اک جام لبریز — کہ وہ شوریدہ سر ہجر انکا پامال

بخوبی ہو کے شہر اپنی مین داخل — کہا سبنی ہوا پھر چیتور آباد

بجا گھر گھر سبھونکے شادیانہ — کیے اوسپر تصدق لعل و گوہر

ہوا عالم کو حاصل راحت و چین — کہ پیدا ہونا ہی مرنیکا پیغام

خیال و خواب ہی آنا رتن کا — دکھائیگی مقرر پھر جدائی

نہین دیکھی ہے شادی مرگ ایسی — نہ پیراہن مین پھر پھولا سمایا

اوٹھائے تھے جو رنج و درد و کے بار — اوٹھائے رنج و آفت تیری غم مین

ہمسند خامہ کی تا کرکے مہمیز — سناؤن اب رتن کا تازہ احوال

ہوا گھر مین پدم سے جاکی واصل — سنے سر سے غرض ہو خرم و شاد

کہ آیا خیر سے رائے زمانہ — سبھی خرد و کلان نے شاد ہو کر

نئے سر سے ہوا پیدا رتن سین — نہ سمجھی ہای لیکن نگ وہ ناکام

سبب ظاہر ہی یہ رنج و محن کا — یہ شادی ہی جو مثل سیل آئی

فلک نے دی رتن کو موت جیسی — کہ جسدم وہ پدم کے پاس آیا

پدم سی کو سنایا سب بیان وار — کہ یون مرمر رہا تیرے الم مین

باین شہرت جو ہندوستا مین آئی
ہزارون گرد ڈولی اوسکی پاہم
خبر سلطانکو جلدی جا سنائی
مین کفر اور کافرونسے ہون گریزان
مجھے کہنا ہی جو کچھ کہہ سنا دون
یقین ایسا ہی شہ کو سنکے آیا
مری جانب سے بھی کہیو بصد شوق
ہوئی جو خود بخود ملنے کی تدبیر
رہونگا مین ترے محکوم فرمان
یہ سن شہ کا پیام از راہ اخلاص
کہ وہ ڈولی ہزارون جو میان ہین
رتن چنڈول مین جسوقت آوے
ہم اونسے پھر لڑینگے یا مرینگے
گیا چنڈول مین جسوقت راجا
دلے اوسدم ہوا اوسپر ہویدا
شہنشہ کے غلامان ہوا خواہ
ادھر زنجیر پا راجہ رتن کی
جو نکلی اوسکے پاؤنسے وہ زنجیر
کھڑا تھا جسطرف اپنے قدم بڑھ
وہ گھوڑا تھا کہ بادِ صبحگاہی
رقیبونکو ہوئی ڈیوڑھی پہ بھیڑ
ہی حکم شاہ اب کیجے نہ تاخیر
کہ ہر اک زور اور قوت مین رستم
خبر سلطان کو یہ ہونے نہ پائی
کوئی دم مین خبر یہ سنکے سلطان
چلو جبتک کہ وہ لڑنے کے تئین آوے
علاء الدین ادھر جو بے خبر تھا

اور اوسکا خاص ڈولا ساتھ لائے
کہ ہین اسمین پرستاران ہمدم
کہ پدماوت حضوری مین سے آئی
کرو تلقین طریق دین و ایمان
پھر آگے بندگی مین شہ کی ہون
نہ پیراہن مین وہ پھولا سمایا
کہ بیحد تیرے ملنے کا ہی دل شوق
تو میرے عشق نے شاید کی تاثیر
دم آخر تلک ممنون احسان
رتن کو لیگئے وان چند اشخاص
جنھو نمین وہ دو بھی پہلوان ہین
تو پردہ پر وہ تھوڑی دور جاوے
غرض جو کچھ بنے گا سو کرینگے
پدم کی جا پہ آہنگر کو پایا
کہ ہی میری رہائی اس سپیدا
رتن کو لیکے آئی تھی جو ہمراہ
اسیر دام یعنی بے وطن کی
تو یون راجہ نے کی چلنے کی تدبیر
برون تقریر ہی جسکی تگ و تاز
ہوا وہم و گمان سا دانسے راہی
لگے کہنے رتن ہوتا نہین سیر
حضوری مین کرو چلنے کی تدبیر
لگے لڑنے وہ اونسے ہوکے برہم
کہ یان آخر ہوئی انکی لڑائی
غضب ہے آپ مثل مار پیچان
ہمارا دور تک لشکر نکلجا ہے
پدم کے شوق مین آشفتہ تر تھا

رکھی پوشاک تھی اوسمین معطر
باین صورت غرض وہ فوج سکار
وہ مہ عشق مقدس دس سے بھرتی
رتن کو کیجیے رخصت تاکہ دو دم
خلامان وفا جو ساتھ آوین
کہالے جاؤ جلدی سے رتن کو
ہدایت کی خدا نے تجکو جانان
تری خاطر رتن کو ہمنے بھیجا
منور از قدم کن خانۂ من
سووان گورا و بادل نے بتدویر
پدم کا تھا جو وہ چنڈول پر زر
پھر آگے چڑھکے گھوڑے پر دوان ہو
بہم سب مشورت کر کر مقرر
اگرچہ تھا رتن کو بھی یہ معلوم
فریب تازہ گورا نے کیا ہی
رہی خیمہ کی ڈیوڑھی پہ کھڑی وہ
شتاب آہنگرون نے لیکی سو ہان
کہ وہ ڈولے جو رکھی تھے برابر
چڑھا اوسپر کی جو اوسنے مخت تھمین
کہ اسمین دور تک پہونچا رتن سین
کہو کوئی یہ راجہ جی کو جاکے
یہ کہتے تھے کہ بس خیمہ سے یکبار
سپاہ شاہ کم تھی اور وہ بیش
جو گورا اور بادل نے یہ دیکھا
یقین ہے آگے آپہی بر سر جنگ
یہ چل سکے غرض سب مشورت کر
جسے سمجھا تھا گل سو خار نکلا

بھنور قربان ہوتی جسپہ آکر
فرود آئی لب دریا جو یکبار
پس از آداب ہی یہ عرض کرتی
کچھ اوس سے ہمکو کہنا ہی کہین ہم
اوسی جولاہ ہین ویسا ہی جاوین
دکھا دو جاکے اوس رشک چمن کو
جو تو ہونیکو آئی ہی مسلمان
جو کہنا ہی سو کہدی پھر چلی آ
بلکن رشک چمن کا شائۂ من
یہ کر رکھی تھی آگے سے ہی تدبیر
برابر اوسکے رکھیے ہو ملا کر
جو چوکیدار ہین اونسے نہان ہو
سلح ہو رہے لڑنے پہ یکسر
کہ آئی میرے ملنے کو وہ مغموم
علاء الدین کو یہ دھوکا دیا ہی
غرض سب چوبدار آساڑی وہ
قدم سے اوسکی جلدی دور کی دوان
گیا تک دور تک اونمین نکلکر
ہوا وہ اسپ کرجست اور خیز
سوار بادپا صد راحت و چین
چلو جی سو رہی کیا گھر مین آکے
گئی سو اوسمین نکلے ہو تیار
ہوئے آخر گریزان سب بدرلیش
کہ یہ تھوڑے تھے سو انکو تو مارا
تو ہمپر ہوگی اپنی زندگی تنگ
برنگ صید خائف رو تھا پر
بجاے گنج دولت مار نکلا

سنا سنگھل سے یہ جوہین پدم نے | کہا پھر اوس مریض درد و غم نے | کہ اچھا کیجیے گورا سے تقریر
تماشا چرخ کی پیر مکر بازی کا دیکھو عاشق کو | گورا و بادل ہمشیرہ زادہ رتن سین کا | کہ لاوے جا کی اجہ کو بہ تدبیر
پلا ساقی شراب پرتگالی | دہلی مین جانا اور بزور و تدبیر | چھڑا کر یا سبھی قیدی بنا کر پھر چتوڑ جانا
پلا کر جام مے بس شاد کر دے | اوسکو چھوڑا کر چتور مین پہونچانا | کہ جس سے رنگ دو پر ہو بحالی
رتن قیدی رہا جو یان مہ چند | | کہ ہون محبوس غم آزاد کر دے
کہ دان درد رتن سی ہو کی بیتاب | پدم نے ترک کی تھی خورد و خواب | وبال جان تھی اوسکو زندگانی | اوسی آزاد کردون اور خرسند
نہ تھا اوس غمزدہ کو چین و آرام | تڑپنا اور رونا اوسکا تھا کام | رتن کے تھے جو دو ہمشیرزادے | کہ تھی اوسپر بلائے ناگہانی
اونھون کا نام تھا گورا و بادل | سپہ سالار منصف اور عادل | کہا اونسے یہ جا یون ہی پدم نے | سپاہی اور بڑے عالی ارادے
| | | اسیر پنجۂ درد و الم نے

یہ تصویر اوس جگہ کی ہی کہ گورا و بادل کا دہلی مین جانا اور رتن سین کو محبس سے چھوڑا کر چتور مین پہونچانا



کہا اے چشم و چراغان رتن سین | رتن بن کیونکر آتا ہی تمھین چین | کرین دشمن اسیر دام اسکو
حرارت مردمی کی تم مین گر ہو | تو ای فرزندو جا اوسکی خبر لو | تو میرے سر پہ رکھو اپنی ستار
جو میری اوڑھنی ہی سر پہ چادر | نہ نکلو گھر سے اور چرخہ سنبھالو | رتن کو لونگی یا مین جان دونگی
پہ پدماوت سے سنکر سخت گفتار | ہوئی فجلت زدہ دو نون وہ سردار | بہر صورت نہین اجہ جی کو لاتے
تسلی کر پدم کی قصہ کوتاہ | چلے اک فوج لیکر جانب شاہ | ہزارون میانہ مین دو دو بٹھا کر
پدم کا ساتھ لیکر خاص چندوال | کہ قیمت جسکی ہفت اقلیم کا مول | بٹھا کر اوسمین آہنگر کو نہان
پدم کی رکھکے اوسمین خاص پوشاک | فریب تازہ کرکے چست و چالاک | چلے دہلی کی جانب بادل تنگ
یہ شہرت دی سبھی شہر دنگر مین | پدم راضی ہی آتی شہ کی گھر مین | رتن سی ہا تھہ اوٹھا کر بادل جان

بڑا قصہ ہی میرا اور بڑی بات
بتاؤن کیا تجھے مین قوم اور ذات
مگر نا چار اتنا بولتی ہون
گیرہ احوال غم کی کھولتی ہون

مجھے جو دیکھتی ہو سینہ پر خون
سو مین اک خاندان محمد سے ہون
رہی تھی اپنی گھر مین خرم و شاد
سوا ہی عیش و عشرت کچھ نہ یاد

تھی مجھ مین اور بر شوہر مین الفت
سو ہم رہتی تھی نت سرگرم صحبت
سو عرصہ اک برس کا ہو چکا ہے
کہ مجھسے میرا شوہر گم گیا ہے

ہوئی مین عشق ہی اوسکے جو تلنگ
پھر آخر کر حیا و ننگ سے جنگ
نہ کھانا مجکو بھاتا ہی نہ پینا
ہی اوس بن بس مجھے دشوار جینا

لٹا گھر بار سنگے شکل جوگن
طلب اوسکی مین نکلی ہون بن بن
جہانتک ہین پہاڑ اور رتھاٹ
جنھین کہتے ہین تیرتھ شہر و ہاٹ

گئی اوسکی طلب مین جا بجا مین
کسی جاگہ نہ دیکھا نہ سنا مین
رہی اوسکی تلاشی ان مین پیہم
ورود اپنا ہوا دہلی مین صبدم

اسی صورت سے اکدن سیر کرتی
غم شوہر مین روتی اور مرتی
اگئی مین سیر کرتی وانپہ ناگاہ
جدھر کو تھا وہ زندان خانہ شاہ

ہزارون راج بنسی قید تھے وان
وہ زندانخانہ تھا اک چاہ کنعان
ہر اک نی کی بہت تعظیم و حرمت
فقیرانہ جو دیکھی میری صورت

جہانتک تھے وہان پر قید مغموم
دلے اونمین جو اک راجہ رتن ہے
غضب ہی اوسپہ کچھ رنج و محن ہے
کیا احوال سبکا مین نے مفہوم

اوسی چتور مین چل دیکھ لیجے
ہوئی دریافت اوسکی جبکہ مشکل
تو اوسکے غم مین میرا جی گیا دل
پہ ٹھانی یا نسے پھر اب سیر کیجے

رہے معشوق اوسکا کیونکہ خرسند
یہ جسکے غم مین یان قیدی ہوا ہے
کہ جسکا عاشق ایسا ہو یہان بند
بھلا اوسکا تو دیکھون حال کیا ہی

پدم سی تھا ادھر اک نالہ زار
سو تیرا دیکھنا تھا بس مجھے کام
اور ادھر جوگن تھی یون سرگرم گفتار
چلی مین یا نسے کیجے آپ آرام

بنونگی جوگن اور ملکر رہون گی
گرو تو بن مین اسی تیری ہون گی
سنا اوس نے پدم نے ای برو گن
چلونگی مین بھی بنکر شکل جوگن

تو دل مین خوش ہوئی مکار جوگن
ہوئی جو ہین پدم تیار رفتن
مجھے لیچل جہان ہو دے رتن سین
کہ اوس بن ہو نہین ہی آرام و بچین

اونھین نے دیکھکر یہ حالت غم
پدم کی تھین جو ہمزادان محرم
کہ چلنے کی پدم نے کی جو تدبیر
مری سحر و فسون نے کی ہی تاثیر

زبان مکر و فسون پر بند کھولو
کہا اوس سے کہ بس آگے نہ بولو
فریبندہ سمجھ جوگن کی باتین
سمجھکر اوسکی سحر آمیز گھاتین

یہ لاحاصل ہی کب ہم مانتے ہین
تمھارے مکر ہم سب جانتے ہین
اگر ہو بھیکھ لینا تمکو درکار
سدھارو لیکے اور لاؤ نہ تکرار

پدم ہی یون کہا تک کیجے غور
چلو تشریف یا نسے لی سدھارو
نکلو اگر غرض جوگن کو فی الفور
اسی مین خیر ہی بس دم نہ مارو

کیا چاہی ہی جوگن اور دیوانی
کہ ای رانی نہ جوگن ہی یہ جوگن
یقین ہے یہ زن مکارہ پرفن
تمھین یہ اشتعا لائی ہی رانی

تو اسکو دیکھ سر تا پا ضرر ہے
علاء الدین کی یہ بھیجی ہی آئی
تمیز و عقل سے تو بہرہ ور ہے
جو اوسنے اپنی صورت یہ بنائی

بظاہر بھیس لوگونکا بدلنا
یہ آیا کیا تمھاری فکر مین آج
فریب و مکر پر لوگون کے چلنا
کہ اپنا چھوڑ کر سب ملک اور راج

لباس نو سے کچھ حاصل نہین کام
سمجھکر بار دیگر ہاتھ مین ہاتھ
فقیری ترک پوشش کا نہین نام
نکل چلنا کسی مکار کے ساتھ

نہین پھرنے سے کچھ مطلب برآتا
کرو ظاہر مین تم بیٹھی اسیری
یہ ظاہر نفس کافر ہی پھراتا
ولی موقوف دل پر ہی فقیری

نہ دل پر آنے دو طول خیالات
فقیری چاہیے ہو آب و تاب مین
دھیان اپنا رکھو تم دل ہی ل مین
نہ سمجھو آشنا بیگانہ کی بات

فریب نفس امارہ عیان ہے
کدورت سی جو دل ہو صاف ای ماہ
یہ عورت جو بشکل جوگیان ہے
نظر آجاوی دل ہی دلمین دلخواہ

وہان البتہ اوس سے راہ تو پائی
کری گر نفس کافر پیشوائی
مگر رہبر کوئی ایسا ہی ہاتھ آئی
نہو منزل تلک ہرگز رسائی

یقین تو ہی کہ مطلب کو لگا پاؤ
چلو گورا و بادل پاس رانی
جواے رانی تم اونکی پاس جاؤ
کہو اونسے یہ سب غم کی کہانی

رتن کے قید سے مطلب نپایا — تب او سنے اور یہ حیلہ اوٹھایا — کہ اک عورت بلائی خوب ہشیار — نہایت زیرک و دانا و طرار
بسن چاردہ اور شکل مین حور — سراپا سے جھلکتا جوبن اور نور — کہا اوس سے کہ دونگا ملک اور مال — زمانے مین رہے جس سے تو خوشحال
ولے کچھ مکر کرتو یانسے جاوے — فریبون سے پدم کو لا ملاوے — دل و دیدہ کو ہووے چین و فرحت — جدا ہو ہجر کی دل سے یہ کلفت
وہ بولی اے شہ فرخندہ افعال — کہے قایم ہے تیرا جاہ و اقبال — مجھے ہی یاد ایسا مکر و تلبیس — کہ ہی شاگرد میرا جسمین ابلیس
غرض اس فن مین ایسی مون خرد سند — اگر کہیے کہ لا جا کر کوئی حور — قصورا وسمین نہو مجھسے بمقدور
زبس یہ فن ہے از جادوگری ہے — پدم کا جا کے لانا کام کیا ہے — نہ لاؤن مین تو میرا نام کیا ہے
فلک پر ہو تو مین لاتی ہون جا کر — سنا کر شاہ کو سب مکر اور فن — بنی القصہ وہ سکارہ جوگن
پہنکر سب لباس کہربائی — وہ حلقہ سر پہ جیسے مہ پہ ہالا — دل عالم ہو جسکا حلقہ در گوش
اور اک کاندھی پہ کھودگ چھالا — کہ آئینہ کا جسنے ہوش اوڑایا
ادھر اودھر فرہ سر کی بال چھوڑے — غرض دنیا ہی دونے سنہ کو موڑے — ہوئی چیتور کی جانب روانہ
پس از قطع منازل چند در چند — جو ہین چیتور مین آئی وہ خرسند — کہ اک جوگن ہی آئی رشک زہرہ
نہین دیکھی کسی نے ایسی جوگن — سراپا درد اور غم کی ہی گن — کہ تاراجہ کی ہو مشکل کشائی
کہ جو تازہ مسافر یان پہ آوے — مسافر خانہ مین ارام پاوے — رتن کی کچھ رہائی کی دعا دے
کوئی ایسا خرد ور ہاتھ آوے — کہ وہ تدبیر ملنے کی بتاوے — پدم کو سرگذشت اپنی سناتا
وہان آئی وہ جوگن رشک شمشاد — بظاہر یاد سی دنیا کی آزاد — جو بیٹھی جوگیا نہ مار آسن
بچھا کر مرگ چھالا اک جگہ پر — دھیان اور گیان مین کہتی تھی ہر ہر — کہ اک جوگن سراپا درد اور غم
تمہارے دھرم سالا مین ہی آئی — عجب ہے شکل کچھ اوسنی بنائی — سوا ہر ہر کے اوسکو کچھ نہین بات
دھیان اور گیان مین وہ نازنین ہے — کوئی دم یاد سی خالی نہین ہے — ہی ہر دم دل کو یاد حق سی بھرتی
جو اوٹھتی بیٹھتی وہ مہ لقا ہی — سہارے کو عصا یاد خدا ہے — اوسی اکتارکو ہر دم بجاتی
غرض جو چاہتی عشاق کے راز — لگاتی ہی اوسی پر لے آواز — سخن مین لاکھون عقدے کھولتی ہی
سنا رانی نے اوسکا حال جسدم — تو بولی اوس سے وہ مجموعہ غم — کہان ہی اوسکو ہاتھون ہاتھ لاؤ
اگر وہ درد دل سے آشنا ہے — تو میرے درد کی مشکل کشا ہی — کہے مجھسے وہ منزل اور مقامات
سخن کوئی مجھے ایسا بتاوے — کہ جو یہ پردہ دوری اوٹھاوے — اور اپنی اوسنے وہ صورت دکھائی
بٹھا کر اوسکو با اعزاز و اکرام — یہ پوچھا اوس سے پھر اے نیک فرجام — کہو تم پر وہ ایسا کیا پڑا دکھ
یہ صورت اور تمہاری نوجوانی — عبث کھوتی ہو اپنی زندگانی — اوٹھایا سر یہ کیون یہ روگ تمنے
کہان سے آئی اور جاتی کہان ہو — تم ایسی کسلیے بی خانمان ہو — حصول مدعا کی کہیے کچھ بات
تمہین جسکی طلب یہ جا بجا ہی — وہ کیا شی ہے تمہاری ذات کیا ہی — کہون کیا تجھسے مین اپنی کہانی

کہا شہ نے کہ لایا اسکو جان سے
عجب ہی پھیر کے اب جاوے یہان سے

دیا اپنا دوشالہ کی یہ تقریر
کہ بخشا ملک تجکو تا بہ کشمیر

تجھی دان دوستی خلاصونکی چھپائے
نکلتے ہی رتن کے گرد آئے

رتن تو سادہ دل تنہا وہان تھا
فریب شاہ کب اوسپر عیان تھا

نہ سمجھا تھا غرض وہ صاحب اوج
کہ ہی بیرون در پوشیدہ اک فوج

وبال جان غرض وہ سادہ پن تھا
والا ہاتھہ آتا کب رتن تھا

کیا دربانونے درپن فی الحال
کہ فوج سلہ نہ آوے اپنے دنبال

غرض لائے رتن کو قید کرکے
کہ جون صیاد لاوے صید کرکے

پدم نے یہ خبر جسوقت پائی
کہون کیا ایک حالت اوسپہ آئی

ہوا اعلی وادنی پر زبس غم
کہ سب دفتر ہوا یکبارہ برہم

ادھر انسے نہ بن آئی کوئی بات
کیا ہاتھہ تھونسے راجہ داہی سیہات

یہ ہیبت شاہ کی دل مین سمائی
کہ فکر ان سے نہ مطلق کچھہ بن آئی

رتن کو در مکان چند در چند
اسیرون کی طرح رکھا نظر بند

ہوا وصل صنم سے اپنے مایوس
کہون کیا تم سے مین اس چرخ کجرفتار کی گردش

جو گذرا قید مین راجہ کو یکسال
یہ ہیبت شاہ کی دل مین سمائی

کسی صورت یہ در سے ہو دے بیرون
کہون کیا شہ پس از قطع منازل

وہ نادان سادہ لوحی سے ہوا خرسند
رہا وہ بھی غرض جانا امیدی

کیا شہ نے اشارہ اونکو یکبار
بھیجنا بادشاہ کا ایک عورت طرار کو چتور کی طرف جوگن کے بھیس مین اور بسبب نہ ہاتھہ آنی پدم کے پھر آنا اوسکا اپنے دیس مین

یہ سچ ہی جو عدد کو دوست جانی
توجانو کر گیا تاثیر افسون

دگر نہ یان تلک وہ پا پیادہ
حصار شہر سے نکلا قدم چند

ہوا القصہ وہ جسوقت قیدی
کہ ہان فرصت ہی کر لیوین گرفتار

مبادا فوج شاہی یان کھس آوے
لگے گا آخر شکن ٹھکانی

اوسے لے بادشہ ادھر کو آیا
نہ تنہا آنے کا کرتا ارادہ

گریبان پھاڑ منہ سے خاک ملتی
اوسی جی سی ہوئی بس ناامیدی

کہون کیا اونکا مین حال پریشان
تو باقی ماندون پر پھیر لاوے

اودھر بادشہ راجہ رتن کو
ہوا وان قلعہ مین اک شور برپا

کہون کیا شہ پس از قطع منازل
شرار غم سے مثل شمع جلتی

رہا وہ بھی غرض جانا امیدی
کہ تھا چھوٹا بڑا حیران و ترسان

ہوا شاداں غرض وہ ملی مین داخل
چلا ہوشادمان اپنے وطن کو

بصد اندوہ حسرت ہو کے قیدی
ہوا شاداں غرض وہ ملی مین داخل

ملی تھا راتدن وہ دست بافسوس
بصد اندوہ حسرت ہو کے قیدی

یہ مایوس وصال یار کو پھر پھر ستاتا ہے
ملی تھا راتدن وہ دست بافسوس

کہا اکروز شہ نے ہو کے بیحال
یہ مایوس وصال یار کو پھر پھر ستاتا ہے



ہوئی فکر سخن مین طبع پھر کند — پلاوہ مے کہ ہو وی تیز اور تند — ہوا شہ کو جو شوق صحن اور بام — حقیقت مین نہ تھا کچھ سیر سی کام

مگر راگھو جو تھا ہمراہ آیا — سر فتنہ تھا یہ جسنے اوٹھایا — سکھائی شاہ کو تھی اوس نے یہ بات — کہ ہان جب کیجے سیر مکانات

کہو نمین جس جگہ وان بیٹھ جانا — اور اپنے آگے آئینہ منگانا — اوسی جا کیجیے یکچند آرام — کہ تا وہ مہر وش آوی لب بام

تماشا کچھ نیا ہوتا ہی جس جا — ہین آتی عورتین بہر تماشا — لب بام آئے وہ مہر درخشان — یقین ہی دیکھنے کو آئینگی وان

کئی ہمراہ ہونگین ماہ پارہ — ولی اوسپر ہین کردونگا اشارہ — پھر آگے جو کے بن آوی سو کیجو — غرض اس شکل اوسکو دیکھ لیجو

سو راگھو سے یہ کرکے مشورت شاہ — کہ تھی یہ مصلحت بس حسب دلخواہ — رتن کا لیکے اپنے ہاتھ مین ہاتھ — چلا سیر عمارت کی تئین ساتھ

مکان سب دیکھ جون گلزار رنگین — کری تھا موقع موقع سب پہ تحسین — کسی نقشہ کو کہتا خوب ہے یہ — ہمارے دل کو بھی مرغوب ہی یہ

غرض یہ دیکھتا ہر اک در و بام — پھری تھا سیر کرتا کام ناکام — کہ اسمین اک محل کے متصل آ — کیا راگھو نے آنکھو نسی اشارہ

سمجھکر اوسکو وہ شاہ خرد دور — ہوا کرسی نشین بس زیر منظر — کہ دیکھی جیسے بلبل بوستان کو

رتن سے کرکے فورا کچھ بہانہ — منگاکر جلد آئینہ و شانہ — کیا شانہ پھر اپنی باندھی دستار

وہ آئینہ کہ جام جم سے بہتر — رکھا اپنے روبرو آئینہ یکبار — کہ بھیدی گھر کا ہی لنکا کو ڈھاتا

نہ سوچا دل مین وہ کچھ خاک بر سر — اگر دیکھی تو حیران ہو سکندر — رکھا تو لاکے پر راجہ نہ سمجھا

کہ اس آئینہ مین کیا کیا ہین جوہر — غرض دستار کی بندش نہ بوجھا — بتا تا شہ کی پگڑی کا نہ سوجھا

کہان راجہ کو عقل اور نکتہ چینی — سمجھتا شہ کی جو وہ نکتہ بینی — غرض وہ سادگی سی فارغ البال — نگہ برپا کھڑا تھا شاد خوشحال

برنگ آئینہ باچشم حیران — ادھر یہ متنظر بیٹھا تھا سلطان — کہ اسمین وہ پدم کو شاد خرم — لگین ترغیب دینی اوسکی ہمدم

کہ اسی تصویر رشک چین و ارژنگ — نگہ کر تو برنگ چرخ نیرنگ — زمانے پر ہی کیا کیا رنگ لاتا — نئے نقشے ہی عالم کو دکھاتا

ذرا اسبات کو تو دل مین کر غور — کہان سنگل کہان دہلی و چتور — تو کس کس شکل سی سنگل سی آئی — کہ اوسکو جانتی ہی سب خدائی

کہان دہلی کا سلطان یا نگ آوے — عبث تیری لیے زحمت اوٹھاوے — کرا پنا ننگ شاہی مفت برباد — کوئی ونکو چلا جاویگا ناشاد

ہمین رہجائیگا دل مین یہ حسرت — کہ آیا شاہ پر آنکھون نہ دیکھا — وہ زیر غرفہ اب بیٹھا ہی آکر — چلو تو دیکھ لیوین اوسکو جاکر

پدم بھی سنکے بولی اس سے کیا خوب — مجھے بھی دیکھنا اوسکا ہی مرغوب — غرض لے ساتھ کتنی ماہ پارہ — لب بام آئی وہ مہر نظارہ

دریچی سی جو ہین چلمن اوٹھائی — سراپا صورت آئینہ مین آئی — کہ بس شہ کی ہوئی حالت دگرگون

اودھر تو دیکھ شہ کو وہ پریرو — مع ہمدم گئی باسپنے مکان کو — کہے تو ہو گیا پر یہ نکا سایا

رتن نے اوسکا وہ آنا نہ دیکھا — یہان سے جھانک کر جانا نہ دیکھا — لگا راگھو سے کہنے ہو کے مضطر

کہ باری کہ تو ای فرخندہ افعال — ہوا کیا قبلۂ عالم کا یہ حال — سو یہ غش انکو ہی گرمی سے آیا

غرض اک دیر مین آیا اوسی ہوش — کیا دو ناشراب عشق نے جوش — خرام ناز کا پر اوسکے پامال

ٹھہر کر اک دو ساعت اور نگا تخت — ہوا تشریف فرما وہ جوان بخت — چلا کتنے قدم از راہ خلت

گلے سی اپنے شہ نے جلد یکبار — دیا بس اوسکو مروارید کا ہار — قدم چندے چلا پھر اے چتور

کیا کچھ اور بھی تحفہ عنایت — اسی صورت غرض کرتی رعایت — لے آیا در تلک اوسکو بہر حال

ہراس شہ نہ فکر آب و دانہ — وہین موجود اشیای زمانہ — نہ ٹوٹی جبکہ وہ سد سکندر — ہوا لڑنے سی عاری شہ کا لشکر
اسی صورت غرض گذری کئی سال — کہ وہ سرکش ہوئی رفتہ پامال — بہ تنگ آئی نہ وہ اور یہ ہوئے تنگ — ہوئی وہ جنگ آخر باعث ننگ
کہا شہ نے کہ بے مقصود جانا — غرض ہونا ہی رسوائے زمانہ — فریب اوسکو کسی صورت سی دیجے — جو ہاتھ آوے تو اوسکو قید کیجے
بہر صورت اگر یہ ہاتھ آوے — تو ہارے کچھ ندامت ہمسی جاوے — وزیر و نسے بلا کر کے یہ تقریر — باین مضمون کرون فرمان تحریر
ہوا ہمکو بوجہ خوب اظہار — کہ پدماوت کا تو ہی عاشق زار — نہ تھا کچھ کام اوسکا گرچہ لینا — دل غمگین کو تیری داغ دینا
بدل تھا اوسکا لینا ہمکو مرغوب — ولی عاشق کشی ہوتی نہین خوب — تری ان محنتون پر اب نظر کی — طرف اپنے سے وہ رشک چمن دی
معاف اب ہمنی کی تیری خطا سب — حضوری مین بلاو سو اس آداب — ارادہ خود بدولت کا ہی بالجزم — کہ کیجے اپنے کشور کیطرف عزم
تو آداب بندگی مین جلد جوشحال — کہ خلعت ملک کا دین شجکو اور مال — تجھے وسواس ہوا فی سے آیا — تو ہو وین ما بدولت رونق افزا
روانہ کرکے راجہ کو یہ فرمان — چلے ملنے کو اوسکے آپ سلطان — گیا جب پاس اوسکے نامہ شاہ — کہ وہ فرمان تھا آب تیر درگاہ
کھلا اوسپر جو وہ نامہ کا مضمون — ہوئی سارے غرض دل مین کدورت — یہ جانا اب ہوئی بچنے کی صورت
کہ شاہ بحر و بر تنہا ہے آتا — نہ سمجھا یہ کہ ہی اقبال جاتا — سمجھ کے دور سر سے اپنی آفت — ہوا خوشحال مشغول ضیافت
کہ اسمین شاہ بھی با چند اشخاص — کرم فرما ہوا از راہ اخلاص — رتن نے بی تکلف دیکھا جب شاہ — قدم بوسی کو آیا بر سر راہ
سجایا تھا جو وہ دیوان خانہ — بٹھایا لا بآداب شہانہ — جو بیٹھا وان وہ شاہ بحر و بر — نثارا و سپر کیے لعل اور گوہر
ہزارون تحفجات ہفت کشور — کیے لا نذر شاہ دادگستر — ہزارون ترکی و تازی قدم باز — نسیم صبح سی خوش رنگ و تاز
کئی سو فیل منگوائی سبکرو — کجک سر پر چنبھونگی ہو سہ نو — ہزارون پارچہ وہ رنگ در رنگ — ہو جنپر نور باف چرخ بھی دنگ
غرض یہ بی حکایا جب بند رسلطان — رتن سی پھر کیا ارشاد اب ہان — عمارت اور مکان منزل بمنزل — دکھا چلکر کہ ہمکو یون چاہتا دل

پدم کا عکس پڑنا آئینہ مین اور ولولہ عشق پیدا ہو جانا
بادشاہ کے سینے مین پھر قصد ہو کر رتن سین کا دہلی مین
آنا اور پدم کا چیتور مین ماری عمگی حال تغیر ہو جانا

نئے نقشے اگر ہمکو نظر آوین — تو پھر ایسی ہی ہم بھی جاکی بنوا وین
کہون کیا عشق کی باتین کہ یہ بیدار شوقان — فریب و مکر کیا کیا عاشقونکو وہ سمجھاتا ہے
اوٹھ اب ای ساقی فرخندہ فرجام — کہ ماہ چاردہ ہے بر لب بام
پلا وہ مے کہ جسکا نشہ ای یار — بچشم دل دکھاوی روی دلدار



اگرچہ اوسکے دینے مین ہی تاخیر — تو کیجے جنگ کی پھر جلد تدبیر — گیا جب یہ رتن کو نائہ شاہ — ہوا وہ پڑھکا اوس مضمون سے آگاہ

رہا یکچند جون آئینہ حیران — غضب سی بر شمال سید لرزان — جواب اوسکا لکھا اوسنے اوسیدم — کہ ای فخر جہان وشاہ عالم

کمی یان فوج وحشمت کی تو کب ہے — تمہارا پر ہمین پاس ادب ہے — مین کچھ ایسا نہین کمزور محتاج — کہ جسکو آپ کر لیوینگے تاراج

ہی سنگل سے جدائی ماہ پارہ — طلب مین اوسکے تھا جو کچھ اشارا — یہ کہیے کون ایسا ہی وہ ناشاد — کرے نا موس ننگ اپنا جو برباد

نہین کچھ خوب ایسی بغور حرکات — اگرچہ جنگ کی جیمین ہی تدبیر — تو بسم اللہ کیجے پھر نہ تاخیر

جواب نامہ لکھکر بادل تنگ — تامل کرکے بہتر ہی کہو بات — ہوا طیار شہ سی بر سر جنگ

کیا سب بند وبست ایسا ہی لنخواہ — جو کچھ اسباب جنگی ہووے درکار — بنایا قلعہ کو آتش کا صندوق

رکھی چار و نطرف آتش کی وہ مار — نہ پاوے جس مین لشکر غیر کا راہ — لگا ہر سمت توپین اور بندوق

غرض فرسند وخندق کرکے پر آب — کہ جانا جسکے منہ پر سخت دشوار — بروج قلعہ پر لاکھون سپاہی

جواب نامہ سن یان شاہ فی الحال — جہیا جنگ کا کر سارا اسباب — سلح ہو رہی جتنے تھے باہم

شتاب اون کا فرونکو جا کیا مار — سراپا قہر کی آتش سے ہو لال — لگا کہنے کہ ہین یہ طفل ہیچمدان — کہون کیا مین کہ فوراً حسب ارشاد

جو ہو کر مستعد وہ بر سر جنگ — ہر اک کا بار سر تن سی اوتارین — چلی آئی سپاہ برق آہنگ

نقیبونکی صدا مین وحشت انگیز — وہ کڑکے ڈھاڑیونکی اور غرنیز — دو جانب سی ہوا ہنگامہ برپا

لگا چھٹنی ہر اک سو توپخانہ — ہراسان جسکی آتش سے زمانہ — خروشان عدسان آئین جون نزدیک

نکلتا توپ سی گولی کا رخشان — گھٹا مین جسطرح مہر درخشان — دو جانب کی صفین جون ابر تاریک

یہ گولہ سرخ نکلا تھا شتابی — شب یلدا مین جون تیر شہابی — دھوئی مین اسطرح اوڑ جا رہی بھک

کرون کیا دستہ ناوک کی تقریر — کہ پہلو اونسے تھی قندیل پر تیر — کہون کیا مین ہوا جو تیر باران — کہ شمشیر اجل مین اونسی تھی باڑھ

درآورده ہوئی لشکر وہ یکبار — لگی چلنے بہم دو نو مین تلوار — باین صورت غرض وہ جنگ کرتے — جوانون نے پیا بس آب پیکان

رہی باقی سو ہو کر سخت بیحال — ہوئی کفار کچھ لوگونسی فی النار — بہم زخمی ہو گرتے اور مرتے

ہوا از بسکہ غالب لشکر شاہ — شرار فوج شاہی ہی ہو بیتاب — ہوئی کچھ آب نوش تیغ خونخوار

نوید فتح شہ کو جو سنائی — کہ تھی یہ فوج سبکے حسب لنخواہ — اوڑی اپنی جگہ سی مثل سیماب

سو ہمنے ہی حصار شہر گھیرا — کہ جیتی غازیون نے جا لڑائی — بلا تکرار جنت کو سدھارے

شتابی شاہ نی سنگو اسوار — جو فرماؤ کرین اوسجا پہ ڈیرا — حصار شہر مین اب ہین وہ محصور

اودھر نی فکر وہ غازیان جنگ — کری چلنے کی اودھر کی تیاری — ہوئی اعلی وادنی خرم وشاد

اودھر سی گولیان ایدھر سی گولی — ادھر یہ فوج شہ آمادہ جنگ — ہوئی وہ غازیان جنگ خرسند

کیا گو آج دانہ اونکا مسدود — سحر سی شام تک کرتے رہے جنگ — نہ پہونچی جسپہ کچھ صدمہ نہ آفات

فلک درخیلش از جوزا کمر بند ظفر باشد تبغش سخت پیوند همه اسباب شاہی حاصل او نمانده آرزوے در دل او

جہان آباد مین وہ خاطر آباد اسی صورت رہی تھا با دل شاد کہ اکدن روبرو راگھو نی جاکے تماشائی طلسمی کچھ دکھاکے

کیا محظوظ شاہ تاجور کو دکھا کر خوب سا فضل و ہنر کو جو دیکھا شاہ نے مرد دانا حضوری کی موافق اوسکو جانا

رکھا اوسکو بصد اعزاز و اکرام کہا آیا کرے یان صبح اور شام جو صحبت شاہ سی اوسکی برائی تو وہ پازیب پھر اوسکو دکھائی

ہوا مشتاق اوسکو دیکھکر شاہ لگا کہنے اوسی اے مرد آگاہ یہ ہی پازیب کسکی کیونکہ پائی کہان سے سچ بتا یہ ہاتھ آئی

تجھے دی کسنے اور لایا کہان سے یہ تحفہ طرفہ تر اعلی جہان سے پری ہی حور ہی وہ یا کہ انسان بتا ہی کون وہ رشک گلستان

نشان اوسکا مجھے دے وہ جہان ہے اور اوسکی دوسری بھی کہان ہے جو دیکھا بادشہ کو اوسنے مشتاق کہا یہ بات ہے مشہور آفاق

کہ ہی چتور کا راجہ رتن سین زمانہ نے بھی بخشا راحت و چین یہان سے چھوڑ کر اسباب شاہی گدایانہ ہوا سنگل کو راہی

اوٹھا کر سیکڑون رنج و الم کو ہی سنگلدیپ سی لایا پدم کو کہون کیا اوسکا عالم قصہ کوتاہ کہ ہی روے زمین پر غیرت ماہ

سرایا رشک گل سرو رواں ہے اگر صاحب بھی اوسکو دیکھے پاوین یقین تو ہی بہت ساحظ اوٹھاوین

نہین صحبت سی اوسکی وہ بھی شیدا اوسی کیا قدر اوس نازک بدن کی ملی ہی زاغ کو صحبت چمن کی

یہ وہی ترغیب شاہ بحر و بر کو نہ تنہا عشق ازدیدار خیزد بسا کین و دولت از گفتار خیزد

درآید جلوہ حسن از رہ گوش زجان آرام بر باید ز دل ہوش چلا ہی بادشاہ نیک اقبال

لئی ہمراہ اپنے اسقدر فوج کہو تو بحر و بر پایان کی ہے موج فراسیسی و رومی اور فرنگی

سپاہ ہند لاکھون نہ املی تھے ہزارون اور زنگی کابلی تھے جدا ہر ایک کی ہر سمت کو ذیل

ہزارون توپخانہ اور شتر نال صدا سے جنکی ہو عالم مین بھونچال گیا چتور تک منزل بمنزل

قریب اوس شہر کے جب جا کی پہونچا کیا اک سمت دولت خانہ برپا کئی منزل تلک جنگل تھا گھیرا

کہا دستور سی شہ نی خرد ور رتن کو نامہ شاہی رقم کر جو ہوا رشاد عالی سب بجالاے

نامہ عتاب آمیز بھیجنا سلطان علاء الدین کا رتن سین کے پاس اور آمادہ جنگ ہوکر جواب لکھنا اوسکا بادشاہ کو بخوف و ہراس

ہماری بندگی سے گر ہوا انکار تو ہم آپہونچے بارے ہان خبردار

خداوند جہانکی بندگی مین جو نہ حاضر ہو تو فرمان قضا جریان اوسپر وانسے آتا ہے

الا اے ساقی سرمست خود کام نکال اب جملہ مینا سی اے یار اگر دیگا تو مین ممنون ہونگا نہین تو آخرش تجھسے لڑونگا

وہ دشت رزم جہانگی مست ہشیار رقم کرتا ہی نامہ ایک خونریز ہوا مامور شد سی جو دستور امور کیا نامہ رقم اوسنے بدستور

بس اب بیان سی دبیر شور انگیز بیان معنی مضمون لولاک کہ ہان اسی کو تو ال شہر چتور نہین رہتا فلک کا ایک سا دور

پس از توحید نعت سرور پاک تو سر آستان بوسی نہ آیا در دولت سے شاید تو پھرا ہے ہوا حاضر نہ موجب اسکا کیا ہے

ہوی یان مابدولت رونق افزا حضوری مین تو آیا خوش و فرزند اگر رہنا ہی تجکو جگ مین خرسند

اوسی سنتے ہین دانا اور زیرک حضور خود بدولت لا اوسی زود کہ تیری اب اسی مین بہگی بہبود

حریف اوسکے جو باہن تھے وہان اور — اونھون نے ازرہ تقویم کر غور — کہا راگھو سے اتنے قول بالجل — حضور راے کچھ رکھتا ہی حاصل

تری فکر اور طبیعت مین خلل ہے — کتابون مین قحط نادان و وجہ کل ہے — سنی یہ گفتگو راجہ نے جسدم — کہا راگھو سے فورًا ہو کے برہم

کہ اتنا جھوٹ کہنا کیا سبب ہے — مگر اے یاوہ گو تو بے ادب ہے — سولائی سر پہ اوسکے تازہ آفات

اگرچہ بات اوسکی وہ غلط تھی — سخن کی اسنے تسپر پرورش کی — کہا تقصیر اِن سبکی ہے فاسد

اگر سچ ہو تو ذلت انکو دیجو — نہین تو مجکو جو چاہو سو کیجو — غرض یہ کرکے اوسنے قول و اقرار — گھر آئے اپنے اپنے اہل و نار

جب آخر دن ہوا باصد تک و دو — بنا کر سحر سے راگھو مہ نو — لگا راجہ سے کہنے بندہ پرور — نظر تو کیجیے باہم فلک پر

نہین تقصیر مین میری خلل ہی — اونھین تو پوچھیو کیسی اونکی کل ہے — مری ذلت کے ناحق ہین درپی — وہی منصف ہوان اسکی آج کیا ہے

کہا اونسے حریفون نے ہو خرسند — کہ اے راجہ یہ ہی علم نظر بند — اگر یہ ماہ ہوتا آسمان پہ — تو ہوتی روشنی سارے جہان پہ

تمھین جو ماہ نو اسنے دکھایا — ہوا پر سحر سے ہے یہ بنایا — وہی سر تو ہی اسکا سات ہی گوس

نہو باور یہان سے لوگ جاوین — بجھا دس کوس تک تو دیکھ آوین — تو جانو راست راگھو کا کہا ہے

وگرنہ اسکی ہے سات ہی کوس تک حد — تو پھر ہی واقعی مین بات یہ بد — کہا اچھا اگر ین اسمین ہے تاخیر

شتابی لوگ جاوین دیکھ آوین — جو ہو وی واقعہ جلدی سناوین — کہ ناظاہر ہوا اوسکا صدق گفتار

کہا زنار داروں نے جہانتک — سبھون نے جاکے دیکھا دہان تک — کہ دیکھا ہمنے دس کوس تک جاکر

حضوری مین جوان سب نے کہا تھا — وہین یک ماہ نو کا پرتو تھا — ہوئی راگھو کو دو فی شہ یا

کہا سب نے رتن سے آج مہاراج — کہواب دوج کل ہی یا ہوئی آج — عبث تم نے کیا ہی اسکو دعا

نہوا ایسا کسی دن یہ بد اختر — بلائی تازہ لاوی تیری سر پہ — اے تم آستین کا سانپ جانو

یہ سن کر سخن وہ منفعل تھا — نکون سر اپنے کہنے ہی خجل تھا — نہ بن آتی تھی دان اوسکو کوئی بات

رتن کو سبکے کہنے سے ڈرایا — نہایت دل ہی دل مین خوف کھایا — ہی صحبت اسکی مجکو واقعی سم

کہو اس سے نہ میرے شہر مین آوے — کسی جانب کہے یہان سے جاوے — یہ کہکر دل مین اب رہنا نہین خوب

گئے افسوس باہم اپنے دل کے — چلا خجلت زدہ گھر سے نکل کے — کہ اس بستی سے نکلا آج راگھو

بلا کر زیر منظر اپنے فی الحال — لگی کہنے اوسے اے نیک افعال — کہ اے کی سر پہ تیری روز کالا

بہت کی مینے راجہ سے شکایت — ولی مانی نہ اوسنے کچھ حمایت — ولیکن مین خوشی راجہ سے ناچار

غرض کر اوسپہ دل سے مہربانی — لگی کہنے باشفاق نہانی — جواہر اسمین لاکھون کا لگا ہی

جہان تیرے تئین کچھ بن رہی ہو — بقیمت اوسکو دیجو جو ہری ہو — کہین تو بیچ لیوے اسکے

غرض رخصت ہوا پازیب لیکے — دعا خیر یہ پاوت کو دی کے — جہان آیا وہ

جو وان و رچ خلافت کا گھر تھا — صلاح الدین خلجی تاجور تھا — کرے تھا وہ پادشاہی

نہایت دادرس اور رکاوان تھا — عطا کا فضل عالم پہ عیان تھا — بجا ہے وہ

کہا راگھو سے اتنے قول بالجل — سنی یہ گفتگو راجہ نے جسدم — کہا راگھو سے فورًا ہو کے برہم

کہی تھی بے تامل اوسنے جو بات — سولائی سر پہ اوسکے تازہ آفات

کہا تقصیر اِن سبکی ہے فاسد — بدل یہ بدگمان ہین میرے حاسد

غرض یہ کرکے اوسنے قول و اقرار — گھر آئے اپنے اپنے اہل و نار

لگا راجہ سے کہنے بندہ پرور — نظر تو کیجیے باہم فلک پر

مری ذلت کے ناحق ہین درپی — وہی منصف ہوان اسکی آج کیا ہے

اگر یہ ماہ ہوتا آسمان پہ — تو ہوتی روشنی سارے جہان پہ

ہوا اپنے بنانے سے یہ بدذوس — وہی سر تو ہی اسکا سات ہی گوس

کہ اسکی روشنی دانتک بجا ہے — تو جانو راست راگھو کا کہا ہے

تو پھر ہی واقعی مین بات یہ بد — کہا اچھا اگر ین اسمین ہے تاخیر

چلے ہر سو پیادہ اور اسوار — کہ ناظاہر ہوا اوسکا صدق گفتار

سنایا سب نے راجہ کو جب آکر — کہ دیکھا ہمنے دس کوس تک جاکر

حریفونکی بن آئی بات ساری — ہوئی راگھو کو دو فی شہ یا

یہ سادر ہی قیامت اکن عمل باز — عبث تم نے کیا ہی اسکو دعا

کہا اسکا سنو ہر گز نہ مانو — اے تم آستین کا سانپ جانو

نہ بن آتی تھی دان اوسکو کوئی بات — کہ وہ سولایا اوسپر قہر کی رات

ہوا راجہ سے برہم — ہی صحبت اسکی مجکو واقعی سم

عالم مین وہ محجوب — یہ کہکر دل مین اب رہنا نہین خوب

ہوا معلوم جسدم یہ پدم کو — کہ اس بستی سے نکلا آج راگھو

تری تقدیر نے تجکو نکالا — کرا کی سر پہ تیری روز کالا

حق نہ است ہی تیرا ہم پہ بسیار — ولیکن مین خوشی راجہ سے ناچار

یہ جو پازیب میری ہی بہا ہے — جواہر اسمین لاکھون کا لگا ہی

بصد الطاف دی پازیب اسکے — کہین تو بیچ لیوے اسکے

ایل قطع منازل دی مرو پا — جہان آیا وہ

سفر اوسپہ تھی عالم پناہی — کرے تھا وہ پادشاہی

کرن کیا شان و شوکت اوسکی تھی — بجا ہے وہ

پدم کی چنپئی رنگت قیامت — اور اوسکا سانولا پن قہر آفت — ملی ہونے جو باہم دونو مین جنگ — بیان کیا کیجئے تھا کچھ عجب رنگ
پدم سی تھی وہ چنپئی طلعتی کھا کے — کہ جون صندل سے لپٹے ناگ آکے — غضب سے ہاتھ یون گرد نمین تھے خم — کہ دو شاخین لپٹ جاتی ہین باہم
کہون کیا اونکا لڑنا آفتی تھا — کھسل پڑنا ڈپٹنا دھپ دھپا دھپ — وہ رکھنا ناک پر اونگلی غضب سے — وہ دینا گالیان رنج وتعب سے
بکھر جانا وہ بالون کا قیامت — ہجوم درد وشعلے کی علامت — بلا کرتی کی دامن کا جھٹکنا — قیامت تسپہ آنکھون کا مٹکنا
غرض یون سانولی گوری سی پہچان — کہ نور روز وشب دست وگریبان — زبس تھمین گرم دونون برسر غدر — یہ روز عید تھی اور وہ شب قدر
رتن نے یہ خبر جس وقت پائی — کہ ہے دونو نمین باہم اک لڑائی — سر پر خاش ہین آہو رمیدہ — مہ وخورشید کے دونور دیدہ
یہ لڑتی تھین کہ وہ بھی اسمین آیا — غضب کا شعلہ دونو نسے بجھایا — ادھر اسکو اودھر اوسکو بٹھا کے — شرار قہر القصہ بجھا کے
منگا چنڈول دونونکی یہ یکبار — چمن سے گھر مین لایا کرکے اسوار — مرتب تھا جو اک کاخ طلائی — سنہری گویا جنت تھی بنائی
سوا اوسمین نا گمت کو جا اوتارا — کہا اوس سے کہ یہ گھر ہی تمھارا — رہو اسمین سدا باعیش وآرام — کسی سے مجھ سوا کہ کیا تجھی کام
ترحم خدمت سی مین کبھون گریزان — جو تو اس غم سی ہووے اشک ریزان — حق خدمت ہی دونو نکا برابر — نہ تو کم ہے نہ وہ تجھ سے ہی بہتر
صفائی گفتگو دیکھی رتن کی — کہ دورت مشکئی رشک چمن کی — پدم کا کاخ سیمین تھا جو تیار — منقش جس طرح ہو صحن گلزار
اوتارا وان اوسی لاکی باعزاز — کہا اوس سی کہ ای سرمایۂ ناز — تجھے ہی کام مجھسے ای خودآرا — نہ رکھہ مطلب کسی سے تو خدارا
فدا ای جان تجھ پہ مین بہل ہون — ولی اوس سے بظاہر منفعل ہون — زمانہ سازیان کرتا ہون اوس سے — بظاہر بازیان کرتا ہون اوس سے
کروننمین ایک شبستان بھی نہ آرام — تو مین تو ہون دونون ساتھ بدنام — مجھے گو شاق ہی اک آن تجھ بن — یہ اک شب یان ہون تو وان بھی اک دن
غرض کرچا پلوسی اور خوشامد — ہوا دیوان خانہ مین برآمد — معین کرکے پھر کچھ شغل اوقات — بخوبی کاٹتا تھا اپنی دنرات

داستان راگھو برہمن مصاحب رتن سین کی کہ راجہ نے خفا ہوکر شہر بدر فرمایا اور اوسنے پدماوت کو پہونچا کر اشتیاق پدم دلوایا

اسی صورت برآئی ایک درت — کہ رہتی تھی اونھون مین عیش وعشرت
ہوئی راجہ کی پھر دونو نسی اولاد — زمانہ اونکی شادی سی ہوا شاد
کہان جاوے کوئی اس چرخ ناہنجار کے ہاتھون سی — کہ یہ نیرنگ کیا کیا رنگ لاتا ہی کسکو دکھاتا ہی
پلادے ساقیا تو جلد اک جام — کہ ہی گردش مین جام چرخ ناکام
بنا کے ایک نقشہ ماہ نو کا — کہی ہے یہ حدیث سحر آئین
کہ تھا راجہ رتن کا محرم راز — یہ علم ساحری مین تھا وہ استاد
مصاحب جیسے راجہ کا بنا تھا — بدل اسکی تماشی مین تھا مصروف
برہمن اور بھی راجہ کے جو تھے — کہ ایسی ہاتھ آجاوے کوئی بات
اسے دربار مین آنے ندیتے — غرض ہم اس سیہ اختر کو ٹالین
کیا کرتے تھے باہم سب یہ تدبیر — ولی باطن مین صدآفات لاحق
کہ اکدن باہمنون سے آکی یکبار — عیان سازندہ راز نہانی
مجھے درپیش ہے یہ عقدہ لاحل — مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ہی آج

یہ ساحر آفتین کرتا ہی کیا کیا — کہین زنار دار کلک مشکین
برہمن نام راگھو سحر پرداز — اگرچہ بیدخوانی خوب تھی یاد
دکھاتا تھا سدا اسحر وتماشا — رتن تھا اوسکی جانب دلسی مائل
بدل بغض وحسد رکھتے تھے اوسسے — سدا اس فکر مین رہتے تھے دنرات
جو منصب اسکا ہیگا آپ لیجے — ذلیل اسکو کرین گھر سی نکالین
سوافق ہوگئی اک روز تقدیر — بظاہر تھی وہ تقدیر موافق
رتن نے کی سر دربار تکرار — کہ ای آگاہ علم بیدخوانی
بتاؤ آج ہوگا چاند یا کل — کہا راگھو نے اوس سے ای مہاراج

بلبل خوش گو نہین ای جان سنگل — یہ ہی بہتر کہ تو بھی جب سے مل چل — ملے کیونکر کہ ہی یہ بد تر از سوت — کہین ملتی سنی ہی سوت سی سوت

لگی کہنے گیا تو جسکے گھر شب — وہ ای مہ گھر ہی تجکو پر عقرب — تعجب ہی کہ تو ہی اوس سے مانوس — نجانا پھر کہ وہ ہی سخت سنموس

کلف ہی وہ مین ہون مہتاب انور — کہان مین صاف تن اور وہ مکدر — گل و بلبل ہین میرے عاشق زار — اور اوسکی شکل سی دیدہ پر از خار

دونون سوتون مین لڑائی ہونا اور رتن سین کا واسطہ صفائی ہونا

پدم ہون یان مین جیون طاؤس خرسند — وقار ناگمت پھر کہی تا چند

زبس ہاتھ تھونسے میرے اوسکی ہی سوت — کہ وہ ہو کر لگی ہی اب مری سوت

دلا تو چل ذرہ اگلشن کے جانب — کہ ہیگی آج سیر باغ پر تاک

پدم اور ناگمت کی یان لکھون جنگ — کہ رہتی ناگمت کی تھی وہ شاکی

کہ اکدن ایک عورت صبح آکے — سنا یون مینے اکثر کی زبانی

یہان ہی ناگمت کا تحفہ اک باغ — رتن سے جاکے کیجے حظ زندگانی

رتن سے جاکے سیر باغ کیجے — ہی اب مصروف سیر گشت گلزار

سنی یہ بات اوس سے جو پدم نے — چلی وہ ناگمت پر مثل طاؤس

نہان سوز و گداز اور ظاہر انار — ولیکن دل مین لاکھون رشک کی خار

ملے ظاہر مین اک گل پر دو بلبل — برنگ گل تھی ہوتی دو سبد م لال

حسد کی ناگمت کے دل مین تھی سول — ولے کرتی تھین سیر باغ باہم

کہ ناگہ ایک جا ہنسکر پدم نے — شناسا کچھ نہین تم نیک و بد سے

اگرچہ باغ ہے اچھا بنایا — او نھین کے پاس کہی اہلیان ہون

جہان خوش فرح آلقہ انگور ہو وین — یہ کیا لازم مقابل اوسکی ہو زاغ

نہال انبہ جس جا ہو وے خوشرنگ — ولی وہ گل جو ہو گلچین کا مرغوب

نہ دیکھی سیر جسکی مالک باغ — ہی بہتر انبہ سی جسمین کہ ہو ریش

زبس مطلوب از صد ہی جو کیلا — کہ تھی رمز و کنایت مین شکایت

اسی صورت سے جب خفگی بڑھائی — بجا ہی تیری دل مین غم سی ہو داغ

مین آہو چشم تو ہے گاؤ دیدہ — تو کیا ای ناگمت کالی سی ناگن

کہا اوسنے ہی میرا حسن نمکین — کہ آنکھون پر نہو اوسکا اگر تل

تو تیری رنگ کے مانند بی نور — کہ سر سے تا بپا کان نمک ہون

جو دیکھی ناگمت سی تر شروئی — کہ لڑیے تا بکے تیغ زبان سے

جو کچھ ہووے تو بس ہاتھو نسی کیجے — او دھر وہ رشک غنچہ یا دل تنگ

چڑھا کر آستین اور باندھ دامن — لگی ہونی بہم دونو مین کشتی

لڑین جون بلبلین در صحن گلشن — زبان تو اک طرف حرف درشتی

پدم کی چنپئی رنگت قیامت — اور اوسکا سانولا پن قہر آفت — لگی ہونے جو باہم دونو مین جنگ — بیان کیا کیجئے تھا کچھ عجب رنگ
پدم سی تھی وہ چنپئی طبیعت کھاکے — کہ جون صندل سے لپٹے ناگ آکے — غضب سے ہاتھ یون گر دونمین تھے خم — کہ دو شاخین لپٹ جاتی ہین باہم
کہون کیا اونکا لڑنا اونکی دربوش — کھسل پڑنا ڈپٹنا وہ بڑبڑانا — وہ رکھنا ناک پر اونگلی غضب سے — وہ دینا گالیان رنج و تعب سے
بکھر جانا وہ بالونکا قیامت — ہجوم درد و شعلے کی علامت — بلا کرتی کی دامن کا جھٹکنا — قیامت تسپہ آنکھونکا مٹکنا
غرض یون سانولی گوری سی پہچان — کہ نور روز و شب دست و گریبان — زلیں تھین گرم دونون بر سر غیر — یہ روز عید تھی اور وہ شب قدر
رتن نے یہ خبر جس وقت پائی — کہ ہی دو نومین باہم اک لڑائی — سر پہ خاش ہین آہو رسیدہ — مہ و خورشید کے دو نور دیدہ
یہ لڑتی تھین کہ وہ بھی ہمین آیا — غضب کا شعلہ دونو نے بجھایا — ادھر اسکو ادھر اوسکو بٹھاکے — شرار قہر القصہ بجھاکے
منگا چنڈول دونونکی بہ یکبار — چمن سے گھر مین لایا کرکے اسوار — مرتب تھا جھاک کا خ خلائی — سنہری گویا جنت تھی بنائی
سوا و سمین ناگمت کو جا و تارا — کہا اوس نے کہ یہ گھر ہی تمھارا — رہو اسمین سدا باعیش و آرام — کسی سے مجھ سوا کہ کیا تجھی کام
تری خدمت ہی مین کمر ہون گریزان — جو تو اس غم سے ہووے اشک ریزان — حق خدمت ہی دونو نکا برابر — نہ تو کم ہے نہ وہ تجھ سے ہی بہتر
صفائی گفتگو دیکھی رتن کی — کہ دورت مشکئی رشک چمن کی — پدم کا کاخ سیمین تھا جو تیار — منقش جس طرح ہو صحن گلزار
او تارا وان اوسی لاکی باعزاز — کہا اوس سی کہ ای سرمایۂ ناز — تجھے ہی کام مجھسے ای خود آرا — نہ رکھہ مطلب کسی سے تو خدارا
فدا ای جان تجھ پہ مین بدل ہون — ولی اوس سے بظاہر منفعل ہون — زمانہ سازیان کرتا ہون اوس سے — بظاہر بازیان کرتا ہون اوس سے
کرو نمین ایک شب یان بھی تو آرام — تو مین تو ہو دین دونون ساتھ بدنام — مجھے گو شاق ہی اک آن تجھ بن — پہ اک شب یان ہون تو وان بھی اک دن
غرض کر چاپلوسی اور خوشامد — ہوا دیوان خانہ مین برآمد — معین کرکے پھر کچھ شغل اوقات — بخوبی کاٹتا تھا اپنی دنرات

داستان راگھو برہمن مصاحب رتن سین کی کہ راجہ نے خفا ہوکر شہر بدر فرمایا اور اوسنے پازیب پدم کی سلطان علاء الدین کو پہونچاکر اشتیاق پدم دلوایا

اسی صورت برآئی ایک مدت — کہ رہتی تھی او نخصو نمین عیش و عشرت
ہوئی راجہ کی پھر دونو نسے اولاد — زمانہ اونکی شادی سے ہوا شاد
کہان جاوے کوئی اس چرخ کے ہاتھ سے — کہ یہ نیرنگ کیا کیا رنگ نیلو گھماتا ہے
پلادے ساقیا تو جلد اک جام — کہ ہی گردش مین جام چرخ ناکام
بنا کے ایک نقشہ ماہ نو کا — کہی ہے یہ حدیث سحر آئین
کہ تھا راجہ رتن کا محرم راز — یہ علم ساحری مین تھا وہ استاد
مصاحب جسسے راجہ کا بنا تھا — بدل اسکی تماشی مین تھا مصروف
برہمن اور بھی راجہ کی جو تھے — کہ ایسی ہاتھ آجاوے کوئی بات
اسے دربار مین آنے نہ دیجے — غرض ہم اس سیہ اختر کو ٹالین
کیا کرتے تھے باہم سب یہ تدبیر — ولی باطن مین صدآفات لاحق
کہ اگدن باحمنون سے آکی یکبار — عیان سازندہ راز نہانی
مجھے درپیش ہے یہ عقدہ لاحل — مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ہی آج

یہ ساحر آفتین کرتا ہی کیا کیا — کہین زنار دار کلک مشکین
برہمن نام راگھو سحر پرداز — اگرچہ بیدخوانی خوب تھی یاد
دکھاتا تھا سدا اسحر و تماشا — رتن تھا اوسکی جانب دلسی مائل
بدل بغض و حسد رکھتی تھی اوسسے — سدا اس فکر مین رہتی تھی دنرات
جو منصب اسکا ہیگا آپ لیجے — ذلیل اسکو کرین گھر سے نکالین
موافق ہوگئی اک روز تقدیر — بظاہر تھی وہ تقدیر موافق
رتن نے کی سر دربار تکرار — کہ ای آگاہ علم بیدخوانی
بتاؤ آج ہوگا چاند یا کل — کہا راگھو نے اوس سے ای مہاراج

بلبل خوش گو نہین ای جان سنگل — یہ ہی بہتر کہ تو بھی جب سے مل چل — ملے کیونکر کہ ہی یہ بدتر از موت — نہین ملتی سُنی ہی سو موت سی سو موت

لگی کہنے گیا تو جسکے گھر شب — وہ ای مہ گھر ہی تجکو پر جو عقرب — تعجب ہی کہ تو ہی اوس سے مانوس — نجانا پھر کہ وہ ہی سخت سنحوس

کلف ہی وہ مین ہون مہتاب انور — کہان مین صاف تن اور وہ مکدر — گل و بلبل ہین میرے عاشق زار — اور اوسکی شکل سی دیدہ پر از خار

دونون سوتون مین لڑائی ہونا اور رتن سین کا واسطہ صفائی ہونا +

پدم ہون یان مین جیون طاؤس خرسند — کہ رشک عاشقی دعندلیبون کو دلاتا ہی — پلا اک جام اے ساقی بیباک — وقار ناگمت پھر کہی تا چند

زبس ہاتھون سے میرے اوسکی ہی موت — کہ رشک سوت پن سے ہی بہت تنگ — حقیقت سن پدم سی دلربا کی — کہ وہ ہو کر لگی ہی اب مری سوت

دلا تو چل فرہ اگلشن کے جانب سیر دل یہ ہی — بیان کرنے لگی گھر مین پدم سے — کہ اے گلدستہ باغ جوانی — کہ رہیگی آج سیر باغ پر تاک

پدم اور ناگمت کی یان لکھون جنگ — کہ جسکے رشک سے لالہ کو ہی داغ — وہان سو جا کی اوسنے یہ ہی ٹھانی — کہ رہتی ناگمت کی تھی وہ شاکی

کہ اکدن ایک عورت صبح آکے — برنگ لالہ تجھکو داغ دیجے — رتن سے کیجے حظ زندگانی — سنا یون میں اکثر کی زبانی

یہان ہی ناگمت کا تحفہ اک باغ — تری آنکھون کی ای رانی سوہ خار — ہی اب مصروف سیر گشت گلزار — رتن سے جا کے سیر باغ کیجے

سنی یہ بات اوس سے جو پدم نے — بہل سوزان برنگ شمع فانوس — چلی وہ ناگمت پر مثل طاؤس — سنی یہ بات اوس سے جو پدم نے

نہان سوز و گداز اور ظاہر انار — نسیم آسا گئی وہ سوے گلزار — ولیکن دل مین لاکھون رشک کی خار — نہان سوز و گداز اور ظاہر انار

ملے ظاہر مین اک گل پر دو بلبل — اودھر یہ رشک کی آتش سی فی الحال — برنگ گل تھی ہوتی دو سبدم لال — ملے ظاہر مین اک گل پر دو بلبل

حسد کی ناگمت کے دل مین تھی سول — سو ہوتی زہر غم سے نیم کا پھول — ولے کرتی تھین سیر باغ باہم — حسد کی ناگمت کے دل مین تھی سول

کہ ناگہ ایک جا ہنسکر پدم نے — کہا اوس قیدی دام حسد سے — شناسا کچھ نہین تم نیک و بد سے — کہ ناگہ ایک جا ہنسکر پدم نے

اگرچہ باغ ہے اچھا بنایا — ولے بعضا شجر بیجا لگایا — اونھین کے پاس کہی اہلیان ہون — اگرچہ باغ ہے اچھا بنایا

جہان خوش فرح الفقہ انگور ہو وین — دھتورہ تلخ وان کا ہیکو بو وین — یہ کیا لازم مقابل اوسکی ہو زاغ — جہان خوش فرح الفقہ انگور ہو وین

تہال انبہ جس جا ہو وے خوشرنگ — وہان جا بن کے رہنے کا ہی کیا ڈھنگ — ولی وہ گل جو ہو گلچین کا مرغوب — کہا اوسنے کہ ہان کہتی ہو تم خوب

نہ دیکھی سیر جسکی مالک باغ — حقیقت مین ہی وہ گل بہتر از داغ — وہ جا من صاف اور نکلین زحد بیش — نہ دیکھی سیر جسکی مالک باغ

زبس طوب از صدہی جو کیلا — رہی تا دیر باہم یون حکایت — کہ تھی رمز و کنایت مین شکایت — زبس طوب از صدہی جو کیلا

اسی صورت سے جب خفگی بڑھائی — پدم بولی کہ مین ہون غیرت باغ — بجا ہی تیری دل مین غم سی ہو داغ — اسی صورت سے جب خفگی بڑھائی

ہوئی باتو نمین پھر ظاہر لڑائی — سراپا ناز نین طاؤس گلشن — تو کیا ای ناگمت کالی سی ناگن — ہوئی باتو نمین پھر ظاہر لڑائی

مین گل ہون نا رسیدہ تو رسیدہ — یہ میرے رنگ کی ہی قدر منزل — کہ آنکھون پر نہوا وسکا اگر تل — مین گل ہون نا رسیدہ تو رسیدہ

بہ از خوبی لیلی اور شیرین — نہ کچھ شیرین زبانین جو ملک ہون — کہ سر سے تا بپا کان نمک ہون — بہ از خوبی لیلی اور شیرین

رہا کرتی ہین انکھین سبکی پھر کور — پدم پہلے اوٹھی اپنی مکانسے — کہ لڑیے تلکے تیغ زبان سے — رہا کرتی ہین انکھین سبکی پھر کور

ہے سرگرم جواب تلخ گوئی — اوٹھی ایدھر غرض یہ برسر جنگ — اودھر وہ رشک غنچہ یا دل تنگ — ہے سرگرم جواب تلخ گوئی

کہ دشمن ہو تو اوسکی جان لیجے — زبان تو اک طرف حرف درشتی — لگی ہونی بہم دونو مین کشتی — کہ دشمن ہو تو اوسکی جان لیجے

لڑین جون بلبلین در صحن گلشن — چڑھا کر آستین اور باندھ دامن

بیان کیا کیجے اوسکی شان و شوکت — کہ تھی وہ سی زمین پر ایک جنت — جو پدماوت کی وان آئی سواری — اوسی رنگین محل مین جا اوتاری

باین آداب جب آئی سواری — ہوئی پہونچا کے رخصت فوج ساری — مبارک اور سلامت سے تھے سب شاد — نئے سر سی ہوا پھر شہر آباد

غرض نذرین لین ہر اک آدمی سے — ہوا داخل محل مین کس خوشی سے — گیا ضد تمین پہلے والدہ کی — کہ وہ مشتاق دیدار پسر تھی

قدم پر سر جھکا کر خوب رویا — غبار اوسکے جو دل پر تھا سو دھویا — بصارت بس کہ گریہ فی تھی کی دور — ہوئی دیدار سے بیٹے کے پر نور

پدم پھر سامنے مجرے کو آئی — لیا گھر بار پہلے منہ دکھائی — بہو بیٹے کو چھاتی سے لگایا — دل و دیدہ کو پھر اک چین آیا

پدم کو ساس نند دن نے جو دیکھا — کہ ہے اک حسن کی شعلہ سراپا — کہا آتی ہی اوس رشک چمن کی — یہ صورت حق بجانب ہے رتن کی

گیا راجہ رتن پھر نا گہت پاس — کہ تھی بیٹی کی اوسکی دل مین اک آس — یہ تھی مشتاق راجہ کی قدم کی

رتن نے جب قدم اپنی دکھائی — تواوسکی آنکھون مین آنسو بھر آئی — جلن تھی اوسکو بس نام پدم کی — نہ بولی منہ سے لیکن ہو کی مغرور

کیا ضبط نفس کو اوس نے تا دیر — ہجوم شکوہ نے لیکن لیا گھیر — تواضع کی بجا لائی وہ دستور — نہ آیا تجکو مطلق کچھ مرا درد

لگی کہنے کہ بس اے بیوفا مرد — مجھے یان غم نے دیوانہ بنا کر — تجھے اے بیوفا کسنے سکھایا — کہ میرا سب حق خدمت بھلایا

رہا یون غیر سے جا دل لگا کر — گیا تو غیر کے غم مین نکل کر — ہوئی مین خاک تیری غم مین جلکر

سو نکلی دل مین تیری غیر کی راہ — ہوا جا کر پدم کا تو ہم آغوش — غرض شکوہ کہ جو جو دل مین آئے — کہون کیا مین رتن کو کچھ سنائے

مجھے کر یک بیک دل سے فراموش — ہوئی اے جان تیری قدر نزدل — کہون کیا مین کہ جاتی ہی مرا دل

رتن بولا کہ شاکی ہی بجا تو — ولی ہرگز نہوا اتنی خفا تو — تو پہلے سب سے میری بیاہتا ہے — حق خدمت سی تیری منفعل ہون

کنہیا ہو نہین اور تو رادھکا ہے — ترا محکوم فرمان مین بدل ہون — جو ہو وے چاہ کا حق تو نے چاہا — محبت اور عشق اپنا نبا ہا

رہی تو رات دن بس بیخور و خواب — مری دوری سی مضطر مثل سیماب — مجھے یان غم نے جیسے رنج اور غم — اوٹھائی تو نے ویسے رنج اور غم

رتن نے کہکے تب لفظ صفائی — کدورت اوسکی دل سے سب مٹائی — منائی جبکہ وہ روٹھی رتن نے

کہا پھر اوس سے اوس رشک چمن نے — کہو تو بارے کیا کیا چین پائے — گدایانہ ہوئے تم یان سے راہی

کہ تم جوگی کے یون پردیس چھائے — نہایت رنج اور محنت اوٹھاکر — ملا پھر کیونکہ تمکو تاج شاہی

وہ پدماوت جسے لائی ہو جاکر — کیا مجھسے سوا اوس سے بھی کریگا — جہان ہی ایسی کیا انکی پدم ہی

پڑا بس تجکو بھونری کا سا جسکا — تو پھر ایسا ہی اوسکا حال ہوگا — نہ بھولی وہ جسے لایا ہی تو بیاہ

سنے گا ذکر خوبی پھر کسو کا — کہی تو بلبل غمگین چمن سے — ہی سیرت تو نی بھونری سی اوڑائی

ملی تھی بسکہ مدت مین رتن سے — پدم کی کیا کہون مین بیقراری — رہی تا صبح او نہین وہ حکایت

انھین اسطرح گذری رات ساری — سحر تک تھی عجب غم سے گذاری — کہ معنی جسکے مضمون شکایت

کہ اوسنی رات کر اختر شماری — گل نرگس مین جون قطرات شبنم — جدائی ایک تو تھی ہی رتن کی

بھری آنکھون مین آنسو تھا یہ عالم — تمھاری مجکو کچھ بھاتی نہین بات — سحر گاہان رتن وان سے جب آیا

کرو نہ مجھسے نہ کچھ حرف و حکایات — ببل عاشق ہون تیرا مثل ببل — سحر آسا رتن کو دیکھ خندان

کہا اوسنے پدم سی ہنس کے ای گل — ولی اسمین تو ہو دیگی نہ بدنام — نہین خوش ہین چلو آگے نہ آؤ

رہے تھے رات جس جا وانہ جاؤ — رہو نہین پاس اوسکے کام ناکام — تو ہی خود آپ دانا ای خردور

کہ ہی یہ بات تیری حق مین بہتر

پلا اے ساقی فرخندہ فرجام — کہ بر آیا دل ناکام کا کام
سمندر سی وہ رخصت لیچکا ہی — وطن کے سمت کو اپنی چلا ہی
پھرا اک مالا دیا روشن چوا ختر — ہر اک موتی خراج ہفت کشور
دیا فیل سفید اور اک شتر مست — بلندی جسکی آگے کوہ کی پست
جو ہو رو سے زمین پر گرم رفتار — دھمک سی ہو نہ چونٹی بھی خبردار
جو ہو را لب کے دل مین فکر یہ تھا — تو وہ مرکب ہو گرم جست اور خیز
غرض دیکر کے اسباب زمانہ — کیا سمت وطن اوسکو روانہ
غرض شادان پسر انہ قطع منزل — گیے سب کام خاطر خواہ حاصل
ہوئی چتور کو قاصد روانہ — کہ آتا ہے رتن راے زمانہ
اکابر شہر کے سب عام اور خاص — گیے آگے باستقبال و اخلاص
گیے لینے اودھر ادنی و اعلا — ہوئی یان شہر کی خوبی دوبالا
ہوئی گرم تماشا مرد اور زن — خزان دیدہ ہوا بازار گلشن
کہ آگی سب سے تھی پیادونکی اک فوج — کہے تو قلزم ہستی کی ہے موج
نشان نوبت مراتب اور ماہی — جلو مین حاضر اوسکے شاہ شاہی
جہانکو اپنا سب عالم دکھاتے — سواری سے بڑھی آگی تھی آتے
ہوئی اسمین سواری بھی نمودار — کہ جسکی سیر ہے از سیر گلزار
پکارین ہین کہ باگین پھیر لیجاؤ — تقاضا تا ورا دب سے ہان بڑھ جاؤ
وہ نقارہ پہ لگنا چوب کا یون — گہ گونج تھا صدا سے جسکے گردون
کہون کیا مین کہ بیرون از بیان تھین — وہ نوبت مین جو روشن چوکیان تھین
ہزارون رخش کوتل بس قدم باز — مرصع اور طلائی جنکے سب ساز
وزیر عمدگان شہر باہم — مرصع پوش ہمرہ شاد و خرم
ادھر اودھر فقیرون کو برابر — بجاے سیم و تیا لعل و گوہر
پدم کی اسمین بس آئی سواری — چلے ہی جس طرح باد بہاری
پرے باندھی برابر بیش اور پس — ہر اک صورت مین ماہ چار اور دس
اونھون کے درمیان چندول اوسکا — مغرق لعل و گوہر مین سراپا
جلو مین سیکڑون ڈولی طلائی — جنھون پر آنکھ سورج نی لگائی
غرض اک اژدحام حسن ہمراہ — اور اونکے درمیان راجہ کی دلخواہ

شتابی سیکشی کی کر تیاری — کہ ہوتی ہے رتن کی اب سواری
سمندر نے کیا رخصت رتن کو — کہ تارا ہی ہو وہ اپنے وطن کو
ہزارون درج پر از لعل رخشان — فدا جن پر سدا جان بدخشان
بلندی جسکی آگے کوہ کی پست — سبکرو جیون خیال و وہم دانا
دیا اک اسپ تازی وہ سبکرو — برون تقریر ہی جسکی تگ و دو
ہزارون تحفجات اوسکے سوا اور — کئی اقسام کی اچھی نئی طور
لیی ہمراہ اپنی شان شاہی — ہوئی راہ تری سی پھر یہ راہی
ہوئی دار دوہ اپنی ملک مین جب — کیا منزل پہ ڈیرہ ایک دو شب
ہوئی خرد و کلان سب جمع و شاد — کہ اب حق نے کیا چتور آباد
تو شل مین جو اوسکے اقربا تھے — کوئی شادان تھی اور کوئی خفا تھے
زحد قلعہ ہو مردم فی خرسند — کیا سب شہر کو بس آئینہ بند
سواری شہر مین اوسکی جب آئی — کہون کیا مین کہ تھی شان خدائی
پرے لاکھون سوارونکے برابر — سراسر اسپ سبکے غرق زیور
غلاموں کے وہ دستہ چند در چند — ہر اک خدمت مین چیون چنر اکمر بند
اسی صورت سے جو دستہ ہی آتا — تماشائی کہین اسمین ہے راجا
فقیب و چوبداران خوش آواز — جدا اونکا سواری مین اک انداز
صدا نوبت کی وہ دھیمی سہانی — عجب ہی چین سے کانو نمین آتی
ہوا عشرت کدہ بس اک زمانہ — کہ وہ گاتے تھے شہنا مین شہانا
مرصع سیکڑون ہی پالکی تھین — جلو اونکی مین لاکھون نالکی تھین
جلو کی فوج اکثر بادلہ پوش — پرے باندھی برابر دوش بر دوش
اور اونکے درمیان بازینت و زین — چڑھا فیل سفید اوپر رتن سین
بیان سی ہے یہ باہر مین کہون کیا — ہوا داخل وہ اپنے قلعہ مین جا
پرستارین جلو مین وہ پریزاد — کہ جنکی شکل رشک فکر بہزاد
یہ کہتے جاتے تھے وہ ہر کسی کو — سواری سے بڑھوا گی پرے ہو
بحضور تہمانہ تھے کچھ اونپہ قربان — فدا ہوتی تھے اوسپر انس اور جان
اونھون مین اسکی ہمسن اور ہمزاد — سراپا ناز اور حسن خداداد
عمارت تھی جو رنگین اور اعلا — ارم سی حسن و خوبی مین دوبالا

مکان یہ کسنے ہی تجھکو دکھایا — نہ آتا ہی نہ کوئی یان ہے آیا — تو یان آیا ہی اوڑکر یا کہ ہرکر — اور آیا ہی تو پھر کیون ہے مکدر
بیان کر اپنی کچھ قسمت کی رشتی — کہین اسمین تری ڈوبی ہی کشتی — کوئی دلبر تر ایان ہے گیا ہے — جواسسے یان تو تنہا رہگیا ہے
مین ہون یان بحر و بر سے خوب آگاہ — کہ ہی معلوم مجکو رسم اور راہ — تو مین اوسکو جہان ڈھونڈھ لاؤن — ہو زندہ یا کہ مردہ پھر ملاؤن
عبث ضایع نکر تو اپنی جانکو — یہان سے اوٹھ کی چل میرے مکانکو — رفیق ایسا رتن نے جبکہ پایا — تو پھر اوس خستہ جان مین ہوش آیا
بیان کی سب حقیقت اپنی غم کی — رفاقت اپنی اور فرقت پدم کی — اگرچہ اوسکو تھا معلوم سب حال — ضرور اس طرح پر سنتا تھا احوال
غرض اپنے مکانمین اوسکو لایا — نہایت عزو حرمت سے بٹھایا — کہا اے نوجوان آج ایک گلفام — نہال گلشن خوبی پدم نام
بھی جاتی تھی اک تختے کے اوپر — اوسے دریا سے ہم آکر سو لیکر — یہ وہ خورفتہ تن غش مین ہے ہر — بہوش اگر کرے تو یہ کہے ہے
خداوندا رتن سے یا ملا دے — کہ قید زندگی سے تک چھوڑا دے — کہانتک اوسکے غم کی کیجئے تشریح — رتن کے نام کی بھی اوسکو تسبیح
سنا نام پدم جو ہین رتن نے — نوید وصل جان یعنی کہ تن نے — ہوا بیخود سنا نام پدم کو — دل و جانسے بھلایا درد و غم کو
نہایت مضطرب بیتاب ہوکے — لگا کہنے وہ پھر با چشم گریان — کہ اے شفق مین تیری جان کے قربان
سو میری ہمدم و مونس وہی ہے — رتن ہو نمین اوسی کا عاشق زار — مری محبوب ہی وہ رشک گلزار
دل پہ خون مریض درد و غم نے — اوسی یا تو وہ بیہوشی غش تھا — ہوا یا سنتے ہی فورا افاقا
کہ تب جانون وہ جب آوے مرے پاس — کہا تب ٹکیون نے کھا کی سوگند — کہ تو اے رشک مہ ہوا تو خرسند
رتن آیا گئی شام غریبی — ہے مطلب تو نے خاطر خواہ پایا — یہ فرمایا کہ اب دوگی ہمین کیا
فدا یہ جان تمپر سے ہماری — فدا تمپر سدا میرا دل و جان — جیون گی جب تلک مانونگی احسان
ہوئی دور دور سے کلفت و غم — رتن سے جب پدم نے وصل پایا — سنا احوال باہم اور سنایا

رتن کا پدم کو لیکر باشان و شکوہ چیتور مین آنا اور اہل شہر کا شاد و خرم ہو جانا



خدا جانے وہان کیا اوسپہ گذرا | کہین کو یہ گیا ہی یا کہ ڈوبا | کمال درد غم سے بھر کے پھر آہ | ہوئی بیخود یہ کہکر اونسے وہ ماہ
نکالا تمنے کی اور سرفرازی | کیا احسان اور بندہ نوازی | ولی یہ عرض ہے تمسے کہ مجکو | اسی دریا مین مجکو پھر بہادو
سنین ہی زندگی کچھ مجکو مطلوب | ڈبو دینا ہی میرا ہی نسب خوب | کوئی ممکن ہی ہین تمہارتن سے | جدا ہوکر جیون رنج و محن سے
سنی اوس شیفتہ کی جو زبانی | کہ تھی غم کی سراسر اک کہانی | ہوئی حالت یہ اوسکی اگر بیان | کیا رو رو کے برپا ایک طوفان
اوٹھا کر اونسے پھر اوس خستہ جانکو | لے آئین شاد شاد اپنے مکان کو | ولی یہ غم تھا ہر اک گلبدن کو | کہ اب ڈھونڈھین کہان اسکا رتن کو
خدا جانے کہ مین ڈوبا وہ جاکے | کہین یا گی کہین اہرن بہاکے | غرض اس غم سے غمگین دخترشاہ | پرستارون کو لیکر اپنے ہمراہ
پدم کے پاس جاکی اوسنے فی الحال | کیا اوسکا مفصل عرض احوال | کہ مین ساحل پہ بہر سیر دریا | گئی ہمدم سے تھی گرم تماشا
کہ اسمین ایک صورت غیرت ماہ | نظر دریا مین آئی دور ناگاہ | قریب آئی جو تختے پر وہ بہتی | نہیب صدمۂ امواج سہتی
اوسی دریا سے فوراً مثل گوہر | نکالا اگر مین لائی ہون مکان پر | دوا کی مینی اوسکی جب بتدبیر | بہوش آکر ہوئی وہ مثل تصویر
ہوا دریافت وہ رنج و محن ہے | کہ شوہر اوسکا اک راجہ رتن ہے | غرض اوسکی یہ ہی قسمت کی خوبی | کہ کشتی اونکی ہی دریا مین ڈوبی
سو یہ جب ہوش مین اونکے آئی | تو یہ کہکے بیخوش ہین ڈب جاتی | رتن ہی یا کوئی مجکو ملادو | نہین دریا مین پھر مجکو بہادو
مین اس غم سے بہ تنگ آئی ہون جانسے | کہ لاؤن ڈھونڈھکر اوسکو کہان سے | تمھارے لوگ بہتر ہین کہ جاوین | ہوا جیتا کہین پاوین تو لاوین
سنا بیٹی سی قصہ اوسنے جبدم | یہان بعضی کہین ہین بلکہ اکثر | نہ تھا یہ بادشہ تھا خود سمندر | نہ تھا یہ راجہ تھا اوسکو دیا تھا
یہی برہمن کی صورت آپ بن کے | غرور رہنے جو دولت کا لیا تھا | جواب تلخ تر اوسکو دیا تھا
اسی کھونا نہ تھا اونکی تو جانکا | چکھانا تھا مزا لیکن زبان کا | کہ اوسکو کبر زیبا ہی مقرر
غرور انکا انھین کو سب دکھایا | بڑا بول انکا آگے انکے آیا | برہمن وضع پھر ہوکر سمندر
تجسس ہو گیا اوسخستہ جان کی | کہ دیکھی جسنے یہ دولت زبان کی | کہ وہ آوارۂ غم مثل گیسو
نہیب موج سی ساحل پر آیا | گویا ہے دور سی منزل پر آیا | ولے اوسکو نہ تھا معلوم اصلا | برآیا مین کہ یا مطلب برآیا
یہ جی مین فکر کرہ رشک مجنون | کہ یارب مین نہایت سخت جان ہون | باین صورت ہوا دریا کا راہی | اوڑی قسمت سی سیر مرغ و ماہی
فلک نے مجکو دریا مین بہایا | نہ ڈوبا نہ کسی مچھلی نے کھایا | سب آفت واسطے جسکے اوٹھائی | ہوئی اوس سے بھی آخر یون جدائی
پدم ہاتھون سے میرے یون ہوئی تو | نہ آئی مجکو آئی موت کو موت | بغیر از دوست ہی ہے بیت دشمن | یہ سر بس ہیگا تن پہ بار گردن
جہان ڈوبے جہاز باد پیما | ہزار افسوس واں مین بھی نہ ڈوبا | سواب مرنی کی اور ہی فکر کیجی | پن آوی جسطرح سے جان دیجے
نہین بن اوسکی اب مجکو گوارا | گذر جانے سے سر کے ہی گذارا | یہ جیمین ٹھان کر وہ غیرت ماہ | دل پر داغ سی وہ کھینچ کر آہ
کر ے کھینچکر اک خنجر تیز | برنگ برگ بید سبز خون ریز | یہ چاہی تھا کہ اکدم مین وہ سفاک | کرے تا سینہ بسمل اپنا شکم چاک
کر کے پر خون سراسر تیز خنجر | دکھاوے عاشقی کے اپنے جوہر | کہ اسمین وہ برہمن پاس آکر
لگا کہنے کہ سن اے میر نادان | نہین یہ کھتی ہی اپنا کچھ بدل جان | عبث ناحق ہی اپنی جان کھوتا
یہ تیرا حسن اور یہ نوجوانی | غنیمت جان اپنی زندگانی | تجھے ایسا یہان کسکا الم ہی | جوانی مغموم یون تو چشم نم ہی

یہ تصویر اوس جگہ کی ہی کہ جانا سمندر کا لباس پہن ہمن مین اور تلاش کرلانا رتن کو واسطے اطمینان پدم کی



کہون کیا ناخدائے عشق کی تب کشتی چلائی ہم
بہاکر کشتی عاشق کو ساحل پر لگاتا ہے

سخن کی ناؤ ساحل پر لگاؤن
رتن کو اور پدم کو پھر ملاؤن

ولے بہتر یہی ہی حسن انسان
لگی تختی پہ جون تصویر بیجان

کہا اون لڑکیون نے دخت شہ کو
کہو تو لین نکال اوس مشک مہ کو

کہا اوسنے کہ مین بھی جانتی ہون
اسی جلد لیجے لی آؤ مین دیکھون

لیا وہ کھینچ تختہ تھا جو بہتا
کہ وہ تختہ سیار تخت پری تھا

گئی اور دیکھتی ہی سب کے پھر ہوش
کہ سر سے پا ملک ہی بادلہ پوش

کوئی بولی کہ یہ ہی دخت شاہی
کہ آئی اسکی کشتی پر تباہی

پڑی تھی یا تو بیخود دبے سر پا
کہ اسمین یک بیک کر چشم کو وا

سُنا جو نام اورون نے رتن کا
ہوا معلوم حال اوس گلبدن کا

رتن خاوند اوسکا ہی طرحدار
کہ ہی جسپر یہ دل سب عاشق زار

ہی دریا مین مصیبت انپہ آئی
ہوئی دونو نمین سو باہم جدائی

کہ ای خورشید رو رشک ستارا
ذرا آہوش مین یان دل ہی ہارا

تجھے تو ہمنے دریا سے نکالا
کہ تو بہتی تھی اک تختے پہ تنہا

کہین کیا ہم دعا و ہم دوا سے
شفا چاہی تری ہمنے خدا سے

پلا اک جام اے ساقی سرشار
کہ بحر غم سے ہو نمین تیرے پار

ہوا نزدیک وہ حسن خداداد
تو کیا دیکھے کہ ہی اک آدمی زاد

کہون کیا رنگ اوس مشک پریکا
طپش سے غم کے بس نیلوفری تھا

بقید زندگی ہی یا ہی بیجان
ملے گا اجر اسکا ہوگا احسان

غرض وہ ہمدمان دختر شاہ
گئین اوس مہروش کے پاس جون ماہ

زبس اوس مہروش کو چند دختر
دُر آئین جیسے دریا مین سے گوہر

وہ سر سے پاؤن تک تھی غرق زیور
نگہ کیجے تو کم ٹھہری ہی اوسپر

غرض اوسکی حفاظت خوب سی کی
کہ وہ خود رفتہ تھی اپنی مین آئی

کمال درد دل سے آہ بھر کے
لگی کہنے رتن پانی پلا دے

کہ یہ مشتاق ہی دریا کی راہی
پڑی ہی اسکی کشتی پر تباہی

وہ سوداگر تھا یا راجہ تھا یا شاہ
کہین جاتا ہوا سکو لیکے ہمراہ

کہا اوس عاشق بیخانمان سے
سنا نام رتن جسکی زبان سے

ترا کیا نام اور کس جا وطن ہے
کہان تو ہی کہان تیرا رتن ہے

نہ تھا از بسکہ تجھ مین ہوش اوزم
تری خدمت کرین ہین پر سی ہم

غرض سوچی یہ جسدم وہ جگر خون
رتن سے واقعی ہم جدا ہون

بھینگن نام سر تا پا سیہ فام — نگہبانی لنکا اوسکا تھا کام — نظر آیا جہاز اونکا اوسی وان — تو انکو دیکھ پھر وہ ہوکر رقصان
چلا اونکی طرف کو ہوکے بس گرم — کہ پائی آج مدت مین غذا نرم — نکالے دانت باہر سنہ سی سارے — دکھاتا آنکھین وشن جون انگارے
یہانتک شکل سی لیکے یا پاؤن — یہی کہتا ہوا جی مین کہ کھاجاؤن — قریب اون باہر دونکی وہ آیا — کہ جیسے ابر کا انجم پہ سایا
رتن کے روبرو آکر وہ مکار — نیاز و بندگی کر خوب اظہار — لگا کہنے زبس شیرین زبان سے — کہان جاتے ہو اور آئے کہان سے
جدھر جاتی ہو یہ رستہ نہین خوب — کہ اس جاگہ پہ ہین لاکھون گے ڈوب — یہان مین راہ سی ہون خوب آگاہ — دکھاتا ہون سدا بھولونکو مین راہ
مجھے دی ہی یہی خدمت خدا نے — لگاؤن یعنے بھولونکو ٹھکانے — تمھین مین جلد یہانسے پار کردون — ولی محنت بھی مین اپنی بھی لون
کہون کیا مین جو شفقت اوسکی پائی — سبھونکی جان مین کچھ جان آئی — مثل کہتی ہین کیا اعلی و ادنا — کہ ہی اہل غرض مجنون ہوتا
رتن بولا کہ اچھا خیر آلے — جہانتک لے سکے اچھا اوٹھالے — گذرنا ہو ولی یہانسے تو آسان — کہ ہین ہم نیمجا نسے بس ہراسان
سلامت گر ہوئی دریا سی ہم پار — سدا مانینگے ہم احسان ترا یار — کہا اوسنے اجی یہ بات کہو تم — بلا وسواس آگے کو چلو تم
فدا تمپر مرا یہ جان اور دل — کیے دیتا ہون اب آسان مشکل — چلے ہمراہ اوسکے شاد و خرم — کہ اب ہم پار اوترینگے بیکدم
رفیق آسا جو اوس دریا مین آیا — زہی قسمت کہ ہمنے خضر پایا — نہ سمجھے پر غرور اپنا وہ نادان — چلے باتون پہ اوسکی شاد و شادان
لئے کشتی کو وہ دیو آدمی خوار — ادھر دریا مین تھا گو ہات دار — اودھر کو لیگیا رستہ بھلا کر — کہ تا کھاجاوے اونکو وانپہ جاکر
غرض گرداب مین کشتی جو آئی — برنگ چرخ گردش خوب کھائی — رتن بولا کہ اتنی بیوفائی — خدا سے ڈر نہ کر یہ ناخدائی
دغا ایسی بھی کرتا ہی کوئی یار — نہوا ہی آشنا بیگانہ کردار — وہ بولا تب یہی ہی کام میرا — یہی مکر و فسون ہی دام میرا
مری قسمت سی یہ کشتی ہی آئی — کہ تمسے ہی خدا نے نرم پائی — تمھین اسواسطے لایا ہون نمین پھیر — کہ ہونگا آج مدت مین شکم سیر
کھڑا ہنس ہنس کے اور ہو شاد شادان — بہم کہتا تھا اوسی ہو کر رقصان — قضا را ایک طائر آگیا وان — بجا ہی اوسکو کہیے کوہ پران
اگر وہ دیو ہی کو دیکھ پاتا — کسی کو اوسکے ہوتے پھر نہ کھاتا — کہین ہین راج بھنگی اوسکو اکثر — نہایت تیز پر اور کوہ پیکر
بھبھیکن پر گرا یہ سچ ہی یا جھوٹ — کسی پر جون گری ناگہ فلک ٹوٹ — کہون کیا تھی جو کشتی مین وہ محبوب — گیا اک ایک کا بس دیکھ ہی ڈوب
جو کی جنگل مین لیکر اوسنے پرواز — کبوتر کے تئین لیجای جون باز — گئی کشتی ہوا سی اوسکی بس ٹوٹ — گئی تختونکی باہم وصل چھوٹ
پڑی کشتی بھنور آکر تبا ہی — ہوئے تختے ہر اک جانب کو راہی — کوئی ڈوبا کہین کوئی ہو گیا تھا — کوئی تختے سے لپٹا رہ گیا تھا
تبا ہی جبکہ اوس کشتی پہ آئی — رتن سے اور پدم ہوئی جدائی — جدا دو تختون پہ دونون دو طرف کو — ہوئی فرخصت بہم آپسمین رو رو
سنی اوسنے نہ اوس سے پھر کبھی کچھ — خبر باہم نہ دونونکی رہی کچھ — پدم کا اسمین تختہ بہتے بہتے — نہیب موج دریا سہتے سہتے
تلاطم سے گیا ہی اک طرف کو — کہ تھا نزدیک جس سے ایک ٹاپو — جزیرہ وہ عجب فرحت فزا تھا — نمونہ کہیے جنت کا بنا تھا
وہانکا تاجور تھا خود سمندر — سوا و سدم اتفاقا اوسکی دختر — لب دریا برائے سیر ناگاہ — گئی تھی لڑکیونکے ساتھ وہ ماہ
پدم کا اوسمین تختہ آگیا وان — ہوئین وہ لڑکیان سب دیکھ حیران — کنارے رہی تھوڑی وہ جب دور — کوئی بولی پری ہی اور کوئی حور

پدم کا حال بیٹی کی زبانی گوش زد بادشاہ سمندر کے ہو جانا اور سمندر کا پھر لباس برہمن پہنکر رتن کو اطمینان پدم کے لیے تلاش کر لانا



ہوا بحر جہا مین عشق جسکا آشنا اکرم
قواہ سپر موج غمسے افتین کیا کیا اوٹھاتا ہم
پلا ساقی مجھے جام اک شتابی
کہ آتی ہے کوئی دمکو خرابی

رتن ہوتا ہی اب دریا کا راہی
بیان اوسکی کرون ساری تباہی
وہ لے اسباب سب باہر یہان سے
چلا الفصہ رخصت ہوکر یہان سے

پس از قطع منازل چند و چند
لب دریا سے شور آیا وہ خورسند
سمندر شکل بامہن کی بنا کے
رتن کے سامنے فی الفور آکے

لگا کہنے یہ اوس سے اے مہاراج
دے اپنے مال سے مجھکو کا تو آج
غرض ہی مالدارون پر مقرر
کہ ہوتی ہی زکات مال بہتر

سدا ہوتی ہے اس سے دولت افزون
گھٹے ہرگز نہ تل ہو صد سہا فزون
کہا راجہ نے چل لے دان کیسا
لٹا دون گھر نہین فیاض ایسا

نیا آیا ہے تو دانی کہان سے
یہ سنکر گفتگو سے کوتہ اندیش
کیا وہ خیر خواہ و عاقبت کیش

ادھر لے لشکر و بنگاہ سارا
اوتھون نے کی جہاز و نین سواری
جہاز و نکے دی سب بادبان کھول

غرور اپنا بنا کے خضر و ہادی
چلے جسوقت یہ در جوش شادی
جہاز و نمین کہ ڈولی چنڈ ول
کہ ہی حرف تکبر عین طوفان

گئے جب نصف دریا کے طی راہ
ہوئی باد مخالف پھر تو جانکاہ
نہ سمجھے یہ غرور اتنا وہ نادان
گئے اوڑ ناخدا کی دیکھکر ہوش

پکارا وہ پٹک کر دو رہین کو
کرو وا یہ یا رب العالمین کو
اوٹھا اک سمت سے طوفان پر جوش
کہ دریا مین تھا ہر سو شور و غوغا

کہون کیا مین کہ تھا ایسا ہی انھیر
جہاز و نکو کیا جسنے زبر زیر
وہ طوفان کیا تھا اک حشر برپا
کہ جس سے کشتیان تھین زیر و بالا

جہاز و نمین جو تھا اسباب شاہی
سر طوفان یہ اک موج دریا
نہ پایا کچھ نشان جون و نایاب

ہوا کی ٹھوکرین لاکھون ہی سہکر
ہوا اسباب لشکر سب کا غرقاب
کیا اکو تا تھا اکثر صید ماہی

سر اوسکے پانچ اور بارہ ہی بھی تھی دس
ادھر کو روز شب اک دیو راہی
کہ اپنی آگ مین تھا آپ جلتا

بیان کیا تھا کروان او سکا کہان تک
سدا منہ سے تھا وہ آتش اوگلتا
کہے تو کوہ یا ہم شجر سے

زمین سے کوہ آسا آسمان تک
وہ ہوی ہر پریشان سر بسر تھے

شمال و مغرب مین ہی وہ جو باب — نجاؤ اوسطرف اے صاحب
شمال و شرق کا اوسط نمایان — کہے ہی خلق جسکا نام ایسان
جنوب و شرق کے مابین اظہار — ہی اگنی نام اوسکو بیان اوار
سوا اوسکے کمونین اور یہ صاف — اگر چاہو کہ کیجے سیر اطراف
سہ شنبہ چار شنبہ ہین شمالی — نجانا تو ادھر ہرگز لابالی
یہ اونکا ہی حساب اے صاحب نام — ہی گردش ہی اونکو روز و شب کام
اگر ہو پشت پر جانا ہی تو خوب — کہ ہین آتا ہی سب کا سو نکا سلوب
جو انکے راست چپ قاصد کے ہو سیر — اگرچہ اسمین شر بھی ہی ولی خیر
محبت دل سے سنگل کی اوٹھا کر — ہوئی رخصت سبھو نسی گھر مین جاکر
صلاح کار تو یون ہی ہماری — اور آگے جو کہ ہو مرضی تمھاری
نمانا اوسنے آخر کی تیاری — کہ اب یا نسے اوٹھی قسمت ہماری
ہوئی رخصت پدم تب محرمون سے — انیس و اور اون ہمدمون سے
کہ مین تم مین رہی اور ساتھ کھیلی — ہوئی اکدم نہ مین تم سے اکیلی
ہماری آخری ہی یہ ملاقات — کہ پھر دیدار کو ترسو گی دن رات
نہ کیجو نامہ کا شکوے سے مذکور — کہ ہی سسرال سے بیکار بس دور
غنیمت سمجھو یہ ملنا ہمارا — کہ یہ دم مین خیال و خواب ہوگا
گلے لگ لگ کے سب نے زار نالان — کیا آنکھون سے بر پا ایک طوفان
برادر اور خویش و اقربا سب — بہم گریان و نالان آہ بر لب
پدم رخصت ہوا مادر اور پدر سے — کہون کیا مین کہ گھر مین یکدگر سے
کھڑی تھی جو وہان بادیدۂ تر — کیے اشکون سے وان گوہر نچھاور
مصاحب سب رتن کی ایدھر اودھر — جلو مین ماہ کے جیسے ہون اختر

بھوبیس اور تیسوین تاریخ یا پنج — اودھر البتہ ہی قاصد کے تئین رنج
جھٹی اکیسوین یا بست ہشتم — اودھر جاوے تو وہ کرتا ہی دم گم
نوین یا سولھوین یا بست چارم — اگر ہووے نہ جانا اوسطرف تم
نجا شنبہ دو شنبہ شرقی ایماہ — نہ یکشنبہ نہ جمعہ غرب کی راہ
اگر ہووے تجھے عزم جنوبی — ہر روز پنجشنبہ کیا ہی خوبی
جدھر کو آپ عزم سیر کیجے — رجال الغیب کا دن دیکھ لیجے
اگر ہو سامنے انکا گذارا — تو بہتر ہے کرے انسی کنارا
غرض باتین پنجم سی یہ سنکر — دن اور تاریخ اچھی کر مقرر
پدم نے بھی کہا ہر چند بیت چل — کہ ہر رہنے کو بہتر ملک سنگل
محبت ملک کی اپنی اوٹھانا — جہان جاؤگے ہمکو ساتھ جانا
کیا پردیس مین بس خوب آرام — اب آیا خانۂ اصلی کا پیغام
لگے مل مل کے آپسمین وہ رونے — گھر آنسو کی ملکا پون پر پرونے
سواب قسمت مین ہمکو وان ہے جانا — نہین ممکن جہان سے پھر کے آنا
دعا سے ہمکو اکثر یاد کیجو — سنایا کچھ کہا ہو بخش دیجو
کہ ہائل درمیان ہین ہفت دریا — نہین وہان سے کوئی ایدھر کو آیا
سنی جب اوسکی ہمزاد دنے یہ بات — کہ اسدم ہی دم آخر ملاقات
پدر مادر جدائی سی بدل خار — بسان عندلیب سوختہ زار
غرض کرتا تھا ہر اک آہ و زاری — کہ آحاضر ہوئی در پر سواری
سبھو نسے ملکے اور آنسو بہاکے — جو ہین چنڈول مین بیٹھی وہ آکے
پرستاران ہمدم وہ پریوش — کہ جنکو دیکھکر ہووے پری غش
نشان و نوبت و فیل عماری — کہی تو عید کی جیسے طیاری

برہمن کے بھیس مین سمندر کا دان مانگتے ہوئی آنا اور رتن سین کا اوسی خیال مین نہ لانا اور دریا مین صدمے اوٹھانا اور پدم کا بہتے بہتے ایک تختہ پر لب دریا آجانا

کہا مینے کہ اچھا ای مین جاؤن — خبر اوسکی مین بہتا ہی تو لاؤن — سو یار واوسنے اک نامہ لکھا ہی — مرے بازو مین دیکھو یہ بندھا ہی

خدا جانے کہ وہ بے رحم و بے درد — ملے گا کس جگہ ہون مین جہانگرد — کہون کیا تمسے اوسکی حالت زار — کوئی دم کی ہی مہمان اب وہ بیمار

نہ کھاتی ہی وہ غمگین اور نہ پیتی — بیان کیا کیجی مرتی ہے نہ جیتی — سنا جب یہ رتن نے حال سارا — غم الفت نے پھر اک جوش مارا

کہا اوسنے طائر تنگ شکر سے — رفیقان وطن کے نامہ بر سے — کہ اے طائر مین تیرا ہمو طن ہون — وفا سے دور تیرا راجہ رتن ہون

وہ نامہ دے مجھے ای نیک فرجام — کہ مجکو بھی نہین ہی اوس بن آرام — مرا مطلب بر آیا حسب دلخواہ — سواب ہم تم چلینگے جلد ہمراہ

غرض دیکر کے وہ نامہ رتن کو — اوڑا یہ کہکے پھر اپنے وطن کو — مجھے صحبت ہے اوسکے ہی زبس داغ — نہو جسکو تمیز کوئل و زاغ

اوسے ہر چند راجہ نے بلایا — ولے وہ تیز پران پھر نہ آیا — کہون کیا مین کہ اک دکھ دی گیا وہ — قرار و تاب و طاقت لے گیا وہ

رتن آتا تھا یا تو شاد و شاد ان — پھرا اوسدن جو گھر کو تو پریشان — ہوا خط پڑھکے اوسکا اور ہی طور

پریشان حال تھا از بس رتن سین — ہوا خرد و کلان ہر ایک بیچین — ہوا مغموم کیون اب حال تمہارا

رہو تم میری آنکھون مین مرے پاس — کہ یہ اندر ہی تمسے بزم کیلاس — جوای نور بصر تو یان نہو گا — ہمین ہوگا جہان اندھیر سارا

رتن نے عرض کی ای صاحب تاج — رہی قائم تمھارا ملک اور راج — کہ یان مطلق نہین مقدور میرا

اگر ہر موے من گردد زبانے — نیاید از تو گفتن دا ستانے — اگر ہر بال تن پر سو زبان ہو — یہ تیرا شکر مجھسے کب بیان ہو

عناصر جب تلک میرے بہم ہین — رہونگا دور یا نزدیک مین یان — ولے تا زیست ہون تیرا ثنا خوان

وہی ہی میری اسمین اب یہ بہبود — کہ یانسے جاؤن مین چیتور کو زود — بنے غم اپنے ہین بعضے جو حاسد

اونھون نے وان کیا ہی فتنہ برپا — خبر لایا ہمارا آج قاصد — کیا چاہی ہی سبکو زیر دامان

جہان آباد وان سے متصل ہے — سوا اسکے علاء الدین سلطان — جو ہو بیدار فتنہ تو سلاؤن

جو دیکھی رای محکم سنے اوسکی — ہمارا حکم اوسکا خار دل ہے — جو فرماؤ تو مین جلد یہ جاؤن

سوا اسکے جو کچھ جب او لوطن ہے — تو راجہ کو سبھون نے مصلحت دی — خلش ہوتی نہین آپسمین زیبا

کہا راجہ نے اچھا خیر بہتر — کہ انکا خار بھی اوسکو چمن ہے — اسی رخصت کرو جاوے یہ دلدار

بلا کر اہل تقویم و برہمن — کرو ہمراہ انکے فوج و لشکر — جو ہو اسباب انکا سب منگا دو

اونھون نے دیکھکر تقویم فی الفور — کہا دیکھو تو ساعت سعد و حسن — ستارون کی بتاؤ نیک ساعات

رجال الغیب کا ہیگا یہ احوال — کہا کر نجم سعد و نحس پر غور — سفر کیجے گا ان روز و نمین یا سیر

ارادہ سمت مغرب کے اگر ہو — کہ وی گردش مین ہتی ہین سوال — سفر جسکے تئین درپیش آوے

سفر کیجی مشرق کی جانب کو جاوے — تو چوتھی بار ہوین ہرگز نہ جاؤ — بری ہی ہین یہ بھی تار یخین سنو تم

اگر کیجے کبھی عزم جنوبی — تو ہفت اور چاردہ کو وان نہ جاوے — جو ہو بائیسوین اور تیسوین یار

جو ہے سمت شمال سے تو انوسی — نہین ہی تین گیارہ بیچ خوبی — اٹھارہ اور چھبیسین ای خرد ور

جنوب اور مغرب مین ہی جو کنارا — ہی نیرت نام اوسکا اسکارا — نجانا دوسری ستر ھوین اور دس

جنوبی سیر کو کہتے ہین بدتر — نجانا تیسوین اور اوتیسوین مین ہے — بری پچیسوین بھی ہی نجا بس

ہر اک جا رنگ عالم مین تھا اور راگ — دل و دیدہ مین میرے خون اور آگ — عبیر اور قمقمہ رنگ کے اوڑاتے

ہوئی جب چیت کی آمد نمایان — پھلے پھولے سبھی برگ درختان — کشیدہ خط گل طغرا بطغرا

ہوئی ٹیسو شگفتہ بن مین سارے — درختون پر گویا پھولے انگارے — نہال اسہ پر پھر سورا آیا

غرض بیسا کھ مین بھی تجکو ترسی — کہ تھی مجھپر فلک سے آگ برسی — کہ میری آگ سی جلتا تھا خورشید

ستارے عرش پر ہینگی یہ روشن — یہ جلتی آتش غم سی تھی جاوید — سو اوس سے ہی قمر کے داغ بر دل

جلا آتش سے میرے کوہ صحرا — طپش میری کمین پہونچی ہی اک تل — نہ آیا جیٹھ کا لیکن برادر

لگین اوٹھنی جو میری گرم آہین — ہوئی سب خشک جلہ اور دریا — ہی ٹھنڈی چھانو تجھ بن تر از دھوپ

مسافر کی ہوئین مسدود راہین — ہوا بھی گرم اور سورج کا یہ روپ — وی مین تو پڑی پھرتی ہون بن بن

فراقنامہ ناگمت کا پہونچنا رتن سین کے پاس اور طیاری سفر کی بول دینا اوسکا چتور کیطرف بے اندیشہ و وسواس

خدا جانے ترا کس جا ہے مسکن — کہ آیا خانۂ اصلی کا پیغام — سوا اوسکے کہا کچھ کچھ زبانی

غرض جب لکھ چکی سوز نہانی — گدائی کر چکے اور بادشاہی — چلو اب ملک مالوہ کی پھر غیبت دلا ہے

رہی بھولے ہوئے کس شہر بیگانہ مین اے عشرت — پس از مدت وہ طی کر کوہ و صحرا — پر اب بہتر ہے ہونا گھر کو راہی

پلا ساقی مے الفت کا اک جام — تو بس پرواز کو کھولی پر و بال — نواح شہر سنگلدیپ پہونچا

سہنگم نے لی اوس نادی کو فی الحال — تھی اوس صحرا مین چند اشجار باہم — لیا اوسکے تلے آکر لیا دم

کروون کیا حسن اوس صحرا کی تحریر — رتن بھی اتفاقاً سو کے صحرا — کہ بیٹھا تھا جہان آکر سہنگم

چلا کرتا تھا منزل سے یہ ناکام — لیا اک دم شجر پر بیٹھ آرام — کہ ای بھائی ہوئی تم کیون سے اقام

جو تھے اشخاص آئی اوسکے ہمراہ — جدا ہوا اونسے وہ یکیارگاہ — کہ ای یہ گھس گئے اوڑتے پر و بال

رہے تھے اوس شجر پر طائر چند — ہوا سے وانکی خرم اور خورسند — زبس سرسبز ہی فردوس کے طور

کہان جاتے ہو اور آئی کہان سے — سہنگم سی وہ بولے نیک فرجام — بنا کے شکل جوگی چھوڑ کر راج

ہی مغرب سمت ملک ہند مشہور — نشان دو ہمکو تم نام اور نشان سے — ویا جون قیس ناحق خاک اوڑائی

ہی مالک اوسکا اک راجہ رتن سین — کہون کیا مین کہ یان سے ہی بہت دور — ہی اوسکی تلخ اوس بن زندگانی

غرض ادھر کو وہ غم کا ستایا — وہان اک شہر رنگین نام چتور — رہی آوارہ بنکے شکل مجنون

نہین معلوم تب سے اوسکا احوال — کہ وہ غمگین ہے اب تک یا خوشحال — کہ بس روتے ہین تنجا لے زبان پر

سنا ہے مضطرب ہی مثل سیماب — نہایت مضطرب ہی مثل سیماب — وہان آئی کہ جس جنگل مین مین تھا

نہ اوسکو راتدن ہے چین و آرام — کہ بس رونے سوا اوسکو نہین کام — دم گرم اوسکے سی اکثر گئے جل

کہان تک نا کہان وہ مضطرب حال — بجان و دل غم الفت کی پامال — کہون کیا مین کہ میرا جی تمھین حال

یہ آہین کھینچتی تھی وہ مشوش — طپان آتش ہی غم کی برق آسا — غرض پوچھا مین اوسکا ماجرا سب

نظر آتا ہی میرا جی تمھین حال — کہ گرتے تو ہو گیا سب دشت آتش — سمجھ دلسوز اونسے ماجرا سب

سو میرے جلگئے اوسدن پر و بال — درخت و برگ و بار و گاہ جنگل — جو اونسے حال اپنا کہ سنایا

جو دیکھا اوسکو مثل مرغ بسمل — کہون کیا مین کہ میرا جگمیا دل — کہون کیا مین کہ مجکو رحم آیا

کہون کیا جب سارؤ آیا ستابی
پڑی دل پر مرے برق خرابی
سفر سے آکے صورت ہین دکھاتے

صدائے رعد ہر سو ابر برسے
دلے تجھ بن کہون کیا جی ہی ترسے
تھی جان و دل مین اک آتش لگاتی

نہ آیا اوس مہینے مین بھی تو پاس
رہی ساون مین تو بھی آنی کی آس
کہ شاید اب بھی آجاوی تو آوی

رہی مین منتظر اوسمین شب و روز
برنگ برق سوزان و وحشت اندوز
شرار درد غم میرا بجھاوے

ہماری چشم نے رینی چوائی
سوا اشک سرخ مین پوشش رنگائی
پہن کرتا لباس سرخ آئین

پہونچتی اوڑکی تیرے پاس خوشحال
اگر پاتی کسی صورت پر و بال
دلے تجھ بن مین نے انواع دل مہمات

گئی وہ دلسے تھی جو آس باقی
نہین ہی اب یہان ہونا ملاقی
کہون کیا مین کہ کیا کیا دکھ اٹھایا

نظر چار دن طرف کرتی تھی روزو
دلے دیکھا نہ مینے آہ تجکو
فقط مین اور شب تاریک ہجران

صدائے رعد تھی وہ یا کہ کیا تھی
تری فرقت مین اک وحشت فزا تھی
دل و جان مین مرے آتش لگائین

گھٹا آیا گھٹا عالم مین چھائی
گویا فوج الم نے کی چڑھائی
بجھی دل کی نہ میری آگ اصلا

صدائے رعد ہر دم یون سناتا
کہے تو طبل جنگی ہے بجاتا
پکارین جو نقیب فوج ہر دل

چمک بجلی کی تھی ہر دم ڈراتی
کہے تو ہی گھٹا رنجک اڑاتی
گھٹا ماری تھی مجھ پر تیر و گولے

جلاتی تھی اودھر کو برق رخشان
مقابل تھی ادھر یہ آہ سوزان
کرے جو غمزدون پر تیر باران

رہی برسات مین مجھ مین لڑائی
ولیکن تجکو میری سدھ نہ آئی
ادھر باران اشک و آہ و نالہ

سو میرا غم تری دل مین نہ آیا
کہ ایسا دور جا پردیس چھایا
کہ ہوتا موسم برسات پھر ساتھ

نہین ہوتی وہان برسات کی دھوم
گھٹا آتی نہین ہے واان مگر جھوم
نہین برسات کا موسم یہ ہوتا

نہ ادھر کی تجھے یاد تو ہوس ہے
کسیکے یاد تو در بند قفس ہے
نہ وان جگنو چمکتے ہین صد افسوس

نہ آیا سو تو کا تک مین بھی ایماہ
رہی مین راتدن تکتی تری راہ
کہ پانی لے زمین تا آسمان تھا

وہ ٹھنڈی باد اور وہ چاندنی رات
تری بن بد تر از دوزخ تھی ہر بات
تھی اے مہر مجھے ہر رات کالی

جہان تھا میری نظر وہین اندھیرا
ولیکن تو نہ اے دلدار آیا
جہان تھا میری نظر وہین اندھیرا

اسی صورت غرض اگہن بھی آیا
بڑھا کے رات جسنے دن گھٹایا
سراپا داغ مین سر و چراغان

ہوئی عالم کو سردی زیر افلاک
ولے تو بھی مین جل جل ہو گئی خاک
ہوئی دشوار کتنی رات تل تل

کہون کیا حیف ہے افسوس صد آہ
کہ آگہن دن گیا اور ساتھ یون پوس
ہوئی تجھ بن مین فنی اور سوز ان

لگی جب برف پڑنے ماہ آیا
سوا اوسنے اور بھی دنا جلایا
سدا روتے ہی اپنی عمر کھوئی

ہوئی جل جل کے جسنے غم مین راکھ
مری دم سے تھا ماہ و پوس سا کھ
مجھے غم نے تری آتش لگائی

بسنتی خلق نے پوشش رنگائی
یہ مینے زرد سب صورت بنائی
ولے دونا ہوا تجھ بن مجھی غم

ہوا پچھا گن کا جب ایام برپا
جلا آتش سے میری دشت سارا
سلگتی دل مین تھی آتش نہفتہ

بسنت آیا ہوا شاداں اک عالم
شگوفہ دیکھکر ہر جا شگفتہ
مجھے غم نے تری ہولی جلائی

سبھون نے پہنی پوشش بنائی
سبھون نے جگ مین کھیلی ہی ہولی

کہ طوطی کو مری جلدی منگاؤ — وگرنہ ہی جہان و ان تم بھی جاؤ — جو ہیرامن کو پاؤنگا نہ مین زار — تمھین جیتا نہ چھوڑونگا خبردار

سنے کلمات جو ہین سخت اوس سے — گئے تو اور ڈر گئی تھے میرے طوطے — کہا تب مینے راجہ سے کہ اے ماہ — مین نے دیکھی تھی تمھاری الفت و چاہ

منگا دیتی ہون مین طوطا تمھارا — ہوا معلوم ہمسے ہے پیارا — گئی تب دائی کے گھر مین وہ دلربا تب — کہا سب واقعہ آیا جو در پیش

وہ بولی سن مری غم کی کہانی — کہا تھا تمسے مین آگے ہی رانی — نہین غصہ مین اوسکا مارنا خوب

مری اس بات مین اب کیا ہی تقصیر — کہ یہ طوطا ہی بس راجہ کو مرغوب — کہا جیتا ہی طوطا نوش مت کر

غرض وہ لا دیا طوطا دوانے — بتاؤن کیا تمھین مین اوسکی تدبیر — پھر آخر رحم کھا دائی نے مجھپر — کہ ای آرام جان کیا تجھ پہ گذرا

بچایا جان سی مجکو خدا نے — رتن نے پھر تو اوس طوطے سی پوچھا — کہا راجہ سے اوس نے حال سارا

بلا و سواس ظاہر کہ تجھسے — کہون کیا قصہ کوتہ مین دو بارا — جو مین سوچی تھی باتین منھ پہ آئین

پدم کی خوبیان ساری سنائین — غرض گھر گھر کہ نکی باتین سوجھائین — طلب مین اوسکی جیسے وہ گیا ہے

غرض جب عشق اوسکے دل مین آیا — تو اوسنے آپکو جوگی بنایا — گیا سنگل کو وہ جوگی ہو جب سے

نہین معلوم کچھ احوال تب سے — وہ آوارہ ہی جیسے مثل مجنون — مین اوسکے غم مین جوگن ہی ہون

بھنگر نے سنا یہ حال سارا — زمین پر اپنے سر کو دو ہن مارا — جواب نامہ تیرا اوس سے لاؤن

نا گمت کا نامہ رتن سین کے واسطے لکھوانا اور اپنا برہ گ بارہ مانسہ مین سنانا

زبانی اوسکی لاؤن سین پیغام — کہ دل کو ہو تری صبر و آرام — کسی صورت سی نامہ اوسکو پہونچاؤ کیونکے

جو کوئی ناگمت کے حال پر کچھ رحم کھاتا ہے

دی اے ساقی مجھے وہ جام مینا — جسے پیکر لکھون خط ناگمت کا — مین اوسکے دل طرسی دلسوز کی تقریر — کیا یہ نامہ جانسوز تحریر

رفیق دستگیر جان ناشاد — رتن شادن سلامت دہ ہماباد — پس از عرض نیاز و صد تمنا — برای روشنت باد امید ما

کہ ای تاراج تو ہوش و قرارم — پریشان کردہ تو روزگارم — نہین آرام تسکین مجکو اک آن

برنگ لالہ ہو نمین داغ بر دل — ہی درد دل سی دم لینا بھی مشکل — پھری ہون مثل بابا مین دوانی

جو یاد آوے ہی تیرا سرو قامت — تو مجھپر ہوتی ہی بر پا قیامت — ہوئی جیون نرگس گلشن مین بیمار

نظر آتا ہے تجھ بن جب مجھے باغ — ہزارون دل پہ پڑتی ہین مرے داغ — کہ ہووے دل نہ میرا جس سے پر خار

فزون ہی دمبدم اب بیقراری — برسان ابجو ہین اشک جاری — ہر اک قطرہ ہی جسکا اشک خونین

گیا تو بن کے جیسے تسکل جوگی — مین جوگن ہو تری غمکی بروگی — گیا اے بیمروت تو فی جیسا

گئے جوگی ہزارون ساتھ جیسے — کوئی کرتا بھی ہی کام اسطرح کا — یہان مین مرگ ہے ہون و ہوش بر دوش

ہی تو ہمراہ اورون کے بگلزار — مین خار رشک سے مجروح افگار — یہان مین یاد سی تیری ہم آغوش

وہان تو غیر سے بارے خندان — مین یان تجھ بن بہاتا تھا چشم گریان — طبیب غیر وہان تو یہان مین بیمار

تو بزم غیر مین اوسجا قدح نوش — شراب غم سی تیری یان مین بیہوش — سراپا مثل مجنون یان مین عریان

انیس وقت میرا ہے الم یان — ہوا اغیار کا تو تاج مہروان — مین ہون جیسے گیا دشت اوسکی ای

جلایس بزم تیرا کون ہے وان — ہوا ہے جیسے تو اودھر کو راجی — کہ تو نی دولت مکلیون بہلایا

وہ آتش ہی مرے سینہ مین سوزان — بیان کیجے تو ہو اک خلق حیران — آتش کیونکہ میرے دلکی جاوے — مگر اللہ ہی اوسکو بجھاوے

کرون شکوہ مین کیا بخت سیہ کا — بدولت جسکے ایسا روز دیکھا — یہ حالت اپنی جو مجھپر عیان ہے — سو باعث اسکا میری ہی زبان ہے

زبان ہی میری میری دشمن فال — کہ یان تک جس سے پہونچا میرا احوال — یہ میری ہی کہانی کر اسے غور — کہ اک ہے شہر اسجا نام چتور

عجب نقشہ کا وہ دلکش مکان ہے — نمونہ جسکا اک باغ جنان ہے — وہانکا ایک راجہ ہی رتن سین — جہانکی دلکو جس سے راحت وچین

سراپا حسن مین رشک پریزاد — غرض حسن مجسم ہی خداداد — کوئی ثانی نہین اوس ماہرو کا — زبس ہی حسن و خوبی مین بھبھوکا

فراغت سی تھا اوسکا ملک مین راج — کوئی بستی مین اوسکی تھا نہ محتاج — کہ ناگہ ایک دن وان اک برہمن — بظاہر دوست پر باطن مین دشمن

لیے ہمراہ اپنے ایک طوطا — بہت خوشرنگ پرک اور دانا — وہ طوطا تھا قیامت بسکہ طرار — نہایت دلفریب اوسکی تھی گفتار

ہوا بس سنکے راجہ اوسکا مشتاق — کہ طائر ایسے کم ہونگے جہان مین آفاق — غرض شادان ہو الطوطی کو لیکر

زبس وہ طائر شیرین نوا تھا — زنن کا بس مصاحب بنا تھا — دیا اوس برہمن کو مال اور زر — تو ہوتا تھا نہایت سحت بیچین

ہوا موقوف اوسپر اوسکا جینا — نہ اکدم دیکھتا اوسکو تن سین — محل مین چھوڑا اوس طوطی کو وہ ماہ

کہ اوس بن خوشنہ تھا کھانا اور پینا — ہوئی اک روز ناگاہ — کہون کیا مین کہ اک جانب رکھا تھا

ہوا تھا سوے صحرا عازم صید — قفس یا طائر شیرین نوا کا — زمین پر جیون پری کا ہو اوتارا

کہ ہی دس لکشا نخچیر کی قید — سو لو سدن مینے اپنی تئین سنوارا — مرصع پوش سر تا پا قیامت

بقصد عیش و طرب ہتی سرافراز — لباس فاخرہ کر زیب قامت — لگی طوطی سے کرنے جا بہ تکرار

کہ جیسے کوئی دولھن ہو دل افروز — غرور حسن مین آکر مین یکبار — کہ دانکا حسن ہی آشوب عالم

نہا دھو کے بنی ایسی مین اوس روز — سنا کرتے تھے سنگار پ کو ہم — ہوا جیون طائر تصویر خاموش

ہوئی مین حسن اپنا دیکھکر نازان — کہین نہ دیکھا ہی کوئی تو مجھسا — وگرنہ مارتی ہون اب مین تجکو

سنگار آئینہ بار دی شادان — جو تو نے دیکھا ہو مجھسے بیان کر — جواب اسکا تو دی جلد مجکو

کہ ای شیرین نوا و دشت پیما — یہ سنکر وہ پرندہ غارت ہوش — تری منہ سی ہی بہتر پانون اوسکا

برابر میرے کوئی ہی وہان پر — کہا مینے اوسے پھر یہ دوبارا — کہ سب بحر ندامت مین ہی غرق

یہ سنکر ہنس پڑا وہ فتنہ انگیز — ہوئی مین مثل آتش اور بھی تیز — لگا تب کہنے جسکے پاس مین تھا

نہین ہی کوئی جگ مین اوسکا ثانی — تجھے کیا نسبت اوس سے اے دیوانی — یہ سنکر آگیا میرے تئین عرق

ندامت اک طرف یہ مجکو سوجھی — کہی راجہ سی گر یہ بات اوسکی — تو بس یان قول حامی راست ہووے

نہ تنہا عشق ازدیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد — ز جان آرام بر باید ز دل ہوش

تو پھر معلوم ہو گا راحت و چین — یہ جیمین سو چکر مینے خفا ہو — کہا فی الحال بس اپنی دوا کر

کسی گوشہ مین جا پانونسی ڈال — اگرچہ دائی سمجھاتی مجھے تھی — دی پھینک اوسکی تھی اک آتش غضب کی

جو یلی مین رکھا اوسکو چھپاکر — کہا مجھسے کہ اوسکو مار ڈالا — بلائے خانہ کو گھر سے نکالا

نظر کے سامنے طوطا نہ پایا — اوڑا فی الفور اوسکا طائر ہوش — ہوا در پائے غم یکبار پر جوش

لگا کہنے کہ یہ کیا سن ہوا کیا — کہا مینے کہ وہ کمبخت طوطا — مری آگے بدی تقصیر کی تھا

مجھے بھی کچھ کہے تھا نا سزاوار — یہ کہنا کیا تھا بس ہو غضب وہ — لگا کہنے بصد رنج و تعب وہ

کبھو منہ ڈھانپ اپنا وہ رقی — تڑپتی اور بلکتی جان کھوتی — کبھو دیوانہ سان بکتی وہ دلگیر — کبھی خاموش رہتی مثل تصویر
کبھو مقنع سی اپنا منہ چھپاکے — بیا کرتی تھی یون آنسو بہاکے — جلا کے مجھکو غم سی مثل دھونی — گئی جوگی منڈھی کیون کر کو سونی
نہ دیکھا نہ سنا ہی جوگ ایسا — کہ جوگی چھوڑدی جوگن کو تنہا — بسان آئینہ وہ خاک لیکر — بھبھوت اپنی ملی تھی تن کے اوپر
کبھو بیتاب ہوکر در پہ آتی — جگر تھامی ہوئی پھر گھر مین جاتی — بسان مہر جلتی تھی وہ بیتاب — برنگ ماہ ہر شب بی خور و خواب
اوسی غم سی کہ تھی حیران و نالان — ہوئی صبح وطن شام غریبان — اوسی از بسکہ دیکر غم گئے تھے — کہون کیا مین کہ جوگی رم گئی تھے
غرض اوسکی جدائی مین شب و روز — گذرتی تھی نہایت باغم و سوز — خیال اکدن یہ اوسکے جیمین آیا — کہ دل بہلاؤن اپنا باغین جا
تصور دل مین کر قد و تن کا — تماشا دیکھیے سرو و چمن کا — عذار و لعل نوشین یاد کراب — گل و غنچہ سی کیجیے دل کا مطلب
نظر آتی نہین چشم و تن سین — تو دیکھون چشم نرگس کو مین بیچین — جو یاد آویگی وہ زلف پریشان — تو سنبل پر کرونگی جان قربان
چمن مین جاکے اپنی داستانمین — کرون سب جاکی سوسن سے بیانمین — یہ جیمین بٹھا نکر وہ غیرت باغ — برنگ لالہ گلشن لیے داغ
محل سے آئی گلشن مین خرامان — کئے مانند گل ٹکڑے گریبان — کہی تو عندلیب بوستان تھی — زبس غمسے وہ سرگرم فغان تھی
غرض آئی تھی بہلانیکو وہ دل — ہوئی سوا کے دونی مرغ بسمل — قد اوسکا یاد کر وہ رشک شمشاد — ہوئی سوا اور بھی وان گرم فریاد
جو دیکھی سو بسو نہرین وہ جاری — تو پھر کرنی لگی وہ اشکباری — کسی سایہ تلے ہوکے نکلتی — چنار آسا کف افسوس ملتی
قریب سرو پھر پھر کے جو آتی — تو لاکھون سرد آہون کے بھاتی — بسان قمریان کو کو سراوہ — پھری تھی باغ مین بس جا بجا وہ
یہ آہین کھینچتی تھی وہ مشوش — فلک پر پہونچتی تھی جسکی آتش — یہ گرمی اوسکی آہون سی تھی پیدا — کہے تو باغ سارا جل گیا تھا
جلے تنہا نہ کچھ گل اور شجر تھے — کباب سوختہ ہر جانور تھے — گئی اوسدم جو وان سے سوے صحرا — نسیم سرو وانکی راحت افزا
حرارت اوسمین تھی بس تا سمائی — کہ جسنے آگ صحرا کو لگائی — برنگ غنچہ ہو گل من سے دلتنگ — چلی صحرا کی جانب کرکے آہنگ
بگولے کیطرح وہ مضطر حال — پھری تھی بس غم الفت کی پامال — یہ آتش اوسکی آہون سی تھی پیدا — کہ جس سے دشت سارا جل گیا تھا
ہوا سرکش جو دود آہ اوسکا — سوا تا شک سیہ گردون سراپا — سوا سیل اشک چشم گریان — طپش سے اوسکی دریا خشک تھے وان
چنار آسا کف افسوس ململ — جلاتی آتش غم سے وہ جنگل — جو تھے وحش و طیور اوس دشت مین وان — شرار آہ سی تھے اوسکی دہان
اونھون نے ایک طائر یاد پیما — بہنگم نام تھا اوسجا پہ بیٹھا — نہایت دیکھکے اوسکو مضطر حال — لگا یون کرنے استفسار احوال
تو ایدل سوختہ ہی کون آئی — کہ آتش تیری آہون نی لگائی — تجھے کسکا الم ہی ای غم اندوز — کہ پیہم کھینچتی ہی آہ جانسوز
ہمارا کیوا سطے اے ماہ پیکر — بتا کسکا ہی تیری داغ دل پر — بنایا کس نے کہ یہ حال تیرا — تو ای خانہ بنشین ہی دشت پیما
تو ای لیلی روش بارو ی گا گون — ہوئی آوارہ کیون مانند مجنون — ہی جیون فرہاد کسکے غم سی غمگین — جو یون کھوتی ہی اپنی جان شیرین
تجھے گردون نے کیا آفت دکھائی — جو تو نے اپنی یہ حالت بنائی — کسی ظالم نے تجکو یا ہی لوٹا — جو تجسے ہے ترا گھر بار چھوٹا
کہ او سکے غم سی ہے تو جان ناشاد — کسیکی ہی تو عاشق ای پریزاد — کوئی پردیس کو تیرا گیا ہے — طلب اوسکی تجھے اب جا بجا ہے
مجھے احوال اپنا کہہ تو سارا — بجا لاؤن جو مجھسے ہوسکیگا — فذاکر آنسو ونکے اوسپہ گوہر
لگی کہنے کہ اے مرغ وفادار — کہون کیا تجھسے اپنی حالت زار — زبس ناگفتنی ہے حال میرا — نہ مجھسی پوچھ کچھ احوال میرا

وہ آتش ہی مرے سینہ مین سوزان — آتش کیونکہ بیرے دلکی جاوے
بیان کیجے تو ہو اک خلق حیران — مگر اللہ ہی اوسکو بجھاوے
کرون شکوہ مین کیا بخت سیہ کا — بہ دولت جسکے ایسا روز دیکھا
زبان ہی میری میری دشمن حال — یہ میری ہی کہانی کر اسے غور
عجب نقشہ کا وہ دلکش مکان ہے — وہانکا ایک راجہ ہی رتن سین
سراپا حسن مین رشک پریزاد — کوئی ثانی نہین اوس ماہرو کا
فراغت سی تھا اوسکا ملک مین راج — بظاہر دوست پر باطن مین دشمن
لیے ہمراہ اپنے ایک طوطا — وہ طوطا تھا قیامت بسکہ طرار
ہوا بس سنکے راجہ اوسکا مشتاق — غرض شاداں ہوا طوطی کو لیکر
زبس وہ طائر شیرین نوا تھا — تو ہوتا تھا نہایت سخت بیچین
ہوا موقوف اوسپر اوسکا جینا — نحل مین چھوڑا اوس طوطی کو وہ ماہ
ہوا تھا سوے صحرا عازم صید — کہون کیا مین کہ اک جانب رکھا تھا
مین اوسکی رانیون مین بس تھی ممتاز — زمین پر جیون پری کا ہو اوتارا
نہا دھو کے بنی ایسی مین اوس روز — مرصع پوش سر تا پا قیامت
ننگا کر آئینہ بار دی شادان — لگی طوطی سے کرنے جا بہ تکرار
کہ ای شیرین نوا دوست پیما — کہ دانکا حسن ہی آشوب عالم
برابر میرے کوئی ہی وہان پر — ہوا جیون طائر تصویر خاموش
نہ چپ رہنا ہوا مجکو گوارا — وگرنہ مارتی ہون اب مین تجکو
یہ سنکر ہنس پڑا وہ فتنہ انگیز — تری منہ سے ہی بہتر پانون اوسکا
نہین ہی کوئی جگ مین اوسکا ثانی — کہ بس بجز ندامت مین ہی غرق
ندامت اک طرف یہ مجکو سوجھی — تو بس یان قول حامی راست ہووے
نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — جہان آرام بر باید ز دل ہوش
نحل جاوے جو جوگی ہو رتن سین — کہ اس کمبخت فتنہ گر کو فی الحال
مری آگے سے لے دائی نے جا کر — بلاے خانہ کو گھر سے نکالا
رتن باہر سے جسدم گھر مین آیا — ہوا دریاے غم یکبار پرجوش
کچھ اپنی دل ہی دل مین سوچ راجا — مری آگے بدی تیری کری تھا
مجھے بھی کچھ کہے تھا نا سزاوار — لگا کہنے بصد رنج و تعب وہ
سوہان مینے اوسی ڈالا یہان مار — لگا کہنے کہ بہر اسن ہوا کیا
کہا مینے کہ وہ کمبخت طوطا — ہوا درپاے خم یکبار پرجوش
یہ کہنا گیا تھا بس ہو غضبناک — اوڑا فی الفور اوسکا طائر ہوش

کبھو منہ ڈھانپ اپنا وہ رتی
کبھو مقنع سے اپنا منہ چھپاکے
نہ دیکھا نہ سنا ہی جوگ ایسا
کبھو بیتاب ہوکر در پہ آتی
اوسی غم سے کہ تھی حیران و نالان
غرض اوسکی جدائی مین شب و روز
تصور دل مین کر قدرتن کا
نظر آتی نہین چشم رتن سین
چمن مین جاکے اپنی داستانین
محل سے آئی گلشن مین خرامان
غرض آئی تھی بہلانیکو وہ دل
جو دیکھی سو بسو نہر مین وہ جاری
قریب سرو پھر پھرکے جو آتی
یہ آئین کھینچتی تھی وہ مشوش
جلے تنہا نہ کچھ گل اور شجر تھے
حرارت اوسمین تھی بس تا سمائی
بگولے کیطرح وہ مضطر جال
ہوا سرکش جو دود آہ اوسکا
چنارآسا کف افسوس ململ
اونھون نے ایک طائر یاد پیما
تو اے بیدل سوختہ ہی کون آئی
خدا کیوا سطے اے ماہ پیکر
تو اے لیلی روش بارو ہی گاگون
تجھے گردون نے کیا آفت دکھائی
کسیکی ہی تو عاشق ای پریزاد
مجھے احوال اپنا کہو تو سارا
لگی کہنے کہ اے مرغ وفادار

تڑپتی اور بلکتی جان کھوتی
بیا کرتی تھی یون آنسو بہاکے
کہ جوگی چھوڑدی جوگن کو تنہا
جگر تھامی ہوئی پھر گھر مین جاتی
ہوئی صبح وطن شام غریبان
گذرتی تھی نہایت باغم و سوز
تماشا دیکھیے سرو چمن کا
تو دیکھون چشم نرگس کو مین بیچین
کرون سب جاکے سوسن سے بیانین
کئے مانند گل ٹکڑے گریبان
ہوئی سوآکے دو نی مرغ بسمل
تو پھر کرنی لگی وہ اشکباری
تو لاکھون سرد آہون کے بناتی
فلک پر پہونچتی تھی جسکی آتش
کباب سوختہ ہر جانور تھے
کہ جسنے آگ صحرا کو لگائی
پھری تھی بس غم الفت کی پامال
سوا بتکہی سیہ گردون سراپا
جلاتی آتش غم سے وہ جنگل
بہنگم نام تھا اوسجا پہ بیٹھا
کہ آتش تیری آہون نی لگائی
بتا کسکا ہی تیری داغ دل پر
ہوئی آوارہ کیون مانند مجنون
جو تو نے اپنی یہ حالت بنائی
کہ اوسکے غم سی ہے تو جان ناشاد
بجالاؤن جو مجھسے ہوسکیگا
کہون کیا تجھسے اپنی حالت زار

کبھو دیوانہ سان بکتی وہ دلگیر
جلاکے مجھکو غم سی شعل دھونی
بسان آئینہ وہ خاک لیکر
بسان مہر جلتی تھی وہ بیتاب
اوسی از بسکہ دیکر غم گئے تھے
خیال اکدن یہ اوسکے جیمین آیا
عذار و لعل نوشین یاد کرکے
جو یاد آویگی وہ زلف پریشان
یہ جیمین بٹھانکر وہ غیرت باغ
زبس غمسے وہ سرگرم فغان تھی
قد اوسکا یاد کرکے وہ رشک شمشاد
کسی سایہ تلے ہوکے نکلتی
پھری تھی باغ مین بس جابجا وہ
یہ گرمی اوسکی آہونسی تھی پیدا
گئی اوسدم جو وانسے سوے صحرا
برنگ غنچہ ہو گلشن سے دلتنگ
یہ آتش اوسکی آہونسی تھی پیدا
سوا سیل اشک چشم گریان
جو تھی وحش و طیور اوس دشت مین وان
نہایت دیکھکے اوسکو مضطرب حال
تجھے کسکا الم ہی اے غم اندوز
تو اے خانہ نشین ہی دشت پیما
ہی جیون فرہاد کسکے غم سی غمگین
کسی ظالم نے تجکو یا ہی لوٹا
کوئی پردیس کو تیرا گیا ہے
کلام طائر دل سوز سنکر
زبس ناگفتنی ہے حال میرا

کبھی خاموش رہتی مثل تصویر
گئی جوگی منڈھی کیون کر کی سونی
بھبھوت اپنی ملی تھی تن کے اوپر
برنگ ماہ ہر شب بی خور و خواب
کہون کیا مین کہ جوگی رم گئی تھے
کہ دل بہلاؤن اپنا باغ مین جا
گل و غنچہ سی کیہیے دل کا مطلب
تو سنبل پر کرونگی جان قربان
برنگ لالہ گلشن لیے داغ
کہی تو عندلیب بوستان تھی
ہوئی سوا اور بھی وان گرم فریاد
چنار آسا کف افسوس ملتی
بسان قمریان کو کو سراوہ
کہے تو باغ سارا جل گیا تھا
نسیم سرو وانکی راحت افزا
چلی صحرا کی جانب کرکے آہنگ
کہ جس سے دشت سارا جل گیا تھا
طپش سے اوسکی دریا خشک تھی وان
شرار آہ سی تھی اوسکی دہان
لگا یون کرنے استفسار احوال
کہ ہیہم کھینچتی ہی آہ جانسوز
بنایا کس نے کہ یہ حال تیرا
جو یون کھوتی ہی اپنی جان شیرین
جو تجسے ہے ترا گھر بار چھوٹا
طلب اوسکی تجھے اب جابجا ہے
فداکر آنسو دنکے اوسپہ گوہر
نہ مجھ سی پوچھ کچھ احوال میرا

جدھر دیکھو زمین سرسبز یکسر ہو رہی ہے — جھکا چاروں طرف ابر سیہ ہے — ترشح گاہ گہ گہ شور باران — صدا ہی رعد کی ہم برق خشمناک

ہوائے مرد خوشبو اور ملایم — اودا اودا دل سی بس یک لخت جھوما — چمن مین جا بجا رنگین ہندولے — کہ جیمین آ پکو نت حسن تو لے

ابر رنگ نار بنگلہ وہ سراپا — اداؤن پر موقع موقع کا رسیا — بناتی اونکی پوڈی سرخ رنگین — سراسر گرد جنکے کار زرین

ہزارون جانور دستانسرا کے — لٹکتے گرداون بنگلونکی پنجرے — غلاف اونکے ہزارون رنگ درنگ — کہ نیرنگ فلک ہووے دیکھکو دنگ

صدا کطوطیان سرخ منقار — برنگ نیر بس چھاتی دی ہو پار — فصیلون پر ہم طاؤس قصاں — صدا ہے جنکے کوچ ہی گلستان

پپیہونکی صدا مین وہ پیارے — کہ پی پی کی بندھی ہی اونکی اک لے — سیہ بادل مین بگلونکی قطارین — کہے تو آب حیوان کی ہین دھارین

مکان لاکھون بلند و پست ایسے — انیس ہمدم و دولھہ دولھن کے — رہی اونمین ہم سب سیر کرتے — دم خدستگذاری اونکا بھرتے

جدھر دیکھو قدم تک سر سے یکسر — کسیکی چھپھی پوشاک اکثر — کوئی پہنے ہے اودی سرخ پوشاک — اور اونمین آپ جیسے برق چالاک

کسی کا رنگ ملبوس سبز دھانی — کسیکی زرد پوشش شوخ گہری — کسی کا ہی لباس سبز دھانی — کہ جس سے سبز ہو باغ جوانی

باین عالم بہم کے سب یہ ہمدم — رہین خدمت مین جلو شاد و خرم — دولھن دولھہ جہان چاہین ہین اون — کہ تھے سب اونکے خاطر باغ و بستان

بہم دولھہ دولھن نے ہر سحر شام — کیے کس کس طرح سے چین و آرام — مجھے رہ رہ کے یان حیرت ہی آتی — کہ ظاہر ایسی ہی قدرت خدا کی

کسی کو خوش تھی سیر باغ اور گل — کسیکو باغ گل ہی داغ اور گل — کسی جاگہ بہار بوستان ہے — کسی کو پھر وہی عالم خزان ہے

یہی عالم بھی ہر شام و سحر ہے — کوئی خندان ہی کوئی نوحہ گر ہی — اسی مین یہ جو ہی برسات آئی — کہین بارش کہین آتش لگائی

بیان کیا کیجی اس مجمل کی تفسیر — نائکہ رانی کا یاد رتن مین صحرا کو جانا — ہی اس احوال کی یہ جاے تقریر

وہ ہنسنا مسکرانا اونکا ہمدم — اور اپنا حال پر ملال سہنگم نامی طائر کو سنانا — تو پھر وہ یاد آنا اونکا ہمکلامی کی ہمارے

الا اے ساقی یار غریبان — انیس ہمدم آفت نصیبان — پلادی مجکو وہ اک جام لبریز — ہو جس سے آتش دل اور بھی تیز

بس اب یہانسے دبیر طبع اپنا — لکھے ہی داستان وحشت افزا — کہ یعنی ہو کی جوگی جب وہ راجا — لیے ہمراہ لشکر جوگیون کا

ہوا تھا سوی سنگلدیپ رخصت — اوٹھا کر یار کی دل سے محبت — یہان تھی اک جہان پر بیقراری — تھی جیون در یا سبھونکی اشکباری

دلی رانی کا اوسکی کیا کہون حال — کہ اوسکا تھا یہانتک تنگ احوال — کہ اوسنے مثل گل اپنا گریبان — کیا تھا چاک لیکر تا بدامان

جگر تھامی ہوئی غمگین و بیتاب — پھری تھی لوٹتی مانند سیماب — یہ تھی پر جوش اوسکی چشم گریان — کہ ہر گوشہ مین اوسکے لاکھ طوفان

کبھی وحشت مین آ باہر نکلتی — اوٹھا کر خاک گاہے منہ پہ ملتی — کبھو زانو پہ سر رکھکے وہ ناچار — کسی جا بیٹھ رہتی شکل بیمار

یہ تصویر اوسی جگہہ کی ہی کہ نائکہ رانی نے بیاد رتن مین صحرا مین جاکر اپنا حال پر غم سہنگم نامی طائر سے ظاہر کیا



گھڑی اک بیٹھکر اپنے خسر پاس — پھر آیا اوس کا نہیں اوسکی تھی ساس — سلام و کورنش تسلیم اسے یار — جو ہون آداب رایان جہاندار

بجا لایا موذب ہو کے یک یک — کہ اوسکو دیکھکر سب رہ گئے تک — وہان پھر آیا وہ رشک پریزاد — جہان تھی وہ صنم حسن خداداد

عجب عالم ہین عالم اوسکا دیکھا — کہی تو ہو گیا آنکھون کو سکتا — یہ سر سے تا قدم تھا حسن زیور — نظر خورشید کی ٹھہری نہ جسپر

لباس نو عروسانہ وہ رنگین — کہ جس سے حسن وہ چندا ہو تمکین — نہ تھی کچھ احتیاج حسن زیور — ہر اک اعضا تھا اوسکا جس سے بہتر

صفائی تن نہ میلی ہونے پائے — نگہ زیور سے پہلے پانون پوجے — غرض آکے یہ بیٹھا پاس خاموش — کہ اوسکے اور نگی تھے دیکھکر ہوش

دلی اوسکا بھی یہ عالم بنا تھا — کہ تھا یہ حسن کا شعلہ سراپا — پدم کو شرم تھی گو ہمسیونکی — دلی گھونگھٹ سی وزدیدہ نگہ تھی

یہ کھڑا اوسکا گھونگھٹ سی نمایان — کہ جیون ابر بیناک ہین مہر تابان — نہ آپسمین اشارہ اور نہ تقریر — کہ ہونی سے ہمارے ہین یہ خاموش

سہم بیٹھی ہین دونون شکل تصویر — یہ دیکھا اوسکی وہ ہمراہان باہوش — چلی آئین اونھین تنہا بٹھاکے

مکان خالی اونھون نے جبکہ پایا — طعام خاصہ دونونکو کھلایا — کہا جاتا نہین بولین سو کیا ہم

اسی صورت رہے پھر روز و شب وہ — سہم خوشحال ہر صرف و طرب وہ — کیہو جو مرضی دونون کی باہم — ہوئی سو چین و راحت کے اونھین گنج

جنھون نے ساتھ اوسکا تھا نباہا — اونھین بھی ہوم سے پھر وان بیاہا — اوٹھائی جس لیے تھی درد اور رنج — غرض اک سال اوسجا دن بیاہ وصل — کہ کس کس چین سے گذری اونھین فصل

کہ جب ہنگام سرما سر پہ آیا — سہم دونون نے کیا کیا چین پایا — وہ رہتی گو ہر اک خلوت سراگرم — بچھی وہ فرش مخمل جا بجا نرم

لباس پہنے اقسام اقسام — سبھون کے زیب قامت ہر اک رام — ہر اک پوشاک تحفہ ریشمی تھی — کہون کیا ہین کہان کسکی کمی تھی

ہزارون پارچہ اپنے وطن کے — نئی پر وازکے چین اور دکن کے — دوشالے کھینچے تختونکی وہ تصویر — ہوئی جنکو دیکھ حیران اہل کشمیر

زبس رنگین شالی ہر رضائی — جنھونکی ملک سرامین دوہائی — رتن نے یہ دیا اپنے سبھونکو — پدم نے اپنی محرم ہمدمونکو

گئی سردی ہوا گرمی کا موسم — بیان کیا کیجی اوسکا تم سے عالم — تلے اونکے یہ تہ خانہ بنائے

کہ خاطر خواہ خنکی خانہ سجائے — یہ فرش صندلین ہر جا بچھایا — کئی من جسمین عطر خس لگا تھا

کہ جنکو دور سے یہ دیکھ پاوے — دل و دیدہ کو بس آرام آوے — لگائے جا بجا تھے لعل و گوہر — حرارت جنکی آب و رنگ سے دور

بجای شمع تہ خانون کی اندر — رہین روشن وہ مثل شمع کافور — وہ چھٹنا چادرونکا اور چھڑنے

گلاب ایسا بھرا حوضونمین تھا صاف — کہ جام چشم عاشق جیون لبالب — وہ فوارونکی ہر دم جوش بھرتے

جو دیکھی سو کہی ہے یہ طلسمات — کہ یان باہم ہین جاڑے اور برسات — ہزارون جا یہی عالم مکان کا — گویا نقشہ تھا وہ باغ جنان کا

رہے اوسجا غرض وہ خرم و شاد — بسان حور و غلمان شاد آباد — قوسل مین وطن وطن کے جو تھے — اونھونکو بھی مکان ایسے ہی بخشے

ہوا برسات کا موسم نمایان — کیا ایدھر اونھون نے اوسا نا — مکانونمین بچھائی فرش رنگین — کہ جنکے عکس سے ہو عرش رنگین

بلندی مین مکان جو تھی ہوادار — کیے رہنے کو اپنے پھر وہ تیار — چھتین پردی لگائی سمت ہر جا — کہ ہے برسات مین عالم یہ بھاتا

برسنا مینہ کا عالم گھٹا کا — نہین تحریر مین آتا لکھون کیا — کہ ہی کالی گھٹا اودھر کو چھائی — جھڑی یان مینہ نے ہیگی لگائی

پہ پردیون کی ایدھر سبز پوشاک — ہر رنگ برق ہر اک چست چالاک — وہ خانہ باغ مین جو سیر کرنا — وہ بالا خانو نسے گاہی اوترنا

کرون کیا واسکا عالم تمسے اظہار — کہ تھی کس لطف سے بس سیر گلزار — زبان کو تازگی جسکی ثنا سے

ہنیا بان مہین یہ سبز و شاداب — طراوت سی ہو جسکی چشم سیراب — درختونکی وہ سبزی سرخ وہ گل — گویا لعل و زمرد کے ہین بالکل

ہوا بس گریزان مثل سیماب — برآیا نیر مشرق جہانتاب — رہا سو اور اک خلوت مین آکے
پدم کے پاس آئین محرم راز — شریر و شوخ دلبر اور طناز — گل باغ حیا نو خاستہ کا
کہ بادام سیہ اوسکی خوش آئین — برنگ نرگس شہلا ہین رنگین — کہ رنگ سرخ تن اب چنپئی ہی
جو ملبوس عروسی زیب تن ہے — سو لیکر سر سے پاتک پرتسکین ہے — کسی جاسی گئی چل چین پشواز
جو ٹوٹی موتیون کے ہار تھے سب — پڑے ہین گرد مہ کی جیسے کوکب — سو ہیگا روی فرش اوس سے افشان
بیان کیا کیجی اوسکی زلف کا کل — پریشان ہین سراسر مثل سنبل — برنگ غنچہ و مانند گل لال
مگر در پر اوسی کھینچا تھا بس تنگ — کہ تن سی اوسکے بستر پر چوا رنگ — کہ شب باشی مین گل جاتا ہی مرجھا
غرض یون نازنین تھی سر سے تا پا — اوٹھا کر ہاتھ انگڑائی تھی وہ ماہ — گویا لیتی تھی بحر حسن کی تھاہ
یہ دیکھ اوسکے مصاحب اور ہمدم — کنایہ سی غرض آپسمین باہم — کہون کیا مین کہ گھونگھٹ مین ہنسانی
کوئی منہ دیکھ اوسکو مسکراتی — مقابل کوئی آئینہ دکھاتی — جماتی تھی کوئی ٹیکا جبین پر
کوئی کہتی ذرا تو اپنا منہ کھول — تجھے میری قسم اے غنچہ لب بول — ولے وہ شرم سی تھی سر بزانو
وہ ماں اوس گل کے جسدم پاس آئی — تو دیکھا اوسکو نہ پھر بھولی سمائی — کہون کیا مین سہاگ اوسکا عیان تھا
بنا کر بیڈیان میوہ کی اور گول — اور اوسکے ساتھ بانٹا سبکو تنبول — کہون کیا مین غرض کہ وہ سب کین
دولھن کو لیگئین حمام مین سب — دیا غسل اس طرح اوس گل بدن کو — کہ جیسے آب سے تارہ چمن ہو
بدن پر تھا یہ بس پانیکا عالم — ٹپکتے تھے یہ قطرہ موے سر سے — سحر دم جسطرح سی ابر برسے
کھلے بالونمین چہرہ یون نظر آے — گرا بالونسے جو پانی زمین پر — کہے تو تھا وہ عطر مشک و عنبر
نہائی بسکہ جتنے آب مین تھی — زبس خوشبو سی وہ تمام سارا — بیان کیا کیجی شیشہ عطر کا تھا
نہا دھو کی وہ نوشہ خانہ مین آ — کرا اوسکو سر سی پاتک زیب قامت — بنی گویا سراپا آگ قیامت
رکھا بس کشتیو نمین لاکے زیور — غرض پوشاک و زیور زیب تن کر — سر نو پھر بنی کی شکل بن کر
زبس آئی کل یون دانسے یکبار — ہوئی آراستہ ایدھر وہ مہرو — کی آرایش اودھر خلوت سرا کو
کہ جو فرش و فروش اوسجا بچھا تھا — اوٹھا کر اوسکو تھا بھیتر بچھایا — بچھایا اونکی آسایش کو جاکے
قرینہ سی وہ مسند تھی بچھائی — سکان کی شکل جنت کی بنائی — کیا سب موقع موقع جاکی تیار
غرض اسباب جب سب کچھ بنایا — پدم کو اوس مکان مین پھر بٹھایا — پتنگ آسا مصاحب گرد سب جمع
وہی اوس بن تھا اوسکی دلہین سجنی — ملے کب مجھسے وہ ماہ دل افروز — تھی بس خاموش بیٹھی سر بزانو
کوئی ہمدم جو بولے تو وہ بولے — نہین تو شرم سی منہ کو نہ کھولے — دیی ہر اک کو زیور اور پوشاک
جواہر کی ہزارون کشتیان دین — کہ وہ اوسکی رفاقت مین تھین — کہ تھا وہ رشک مہ اک مہر طلعت
مصاحب اوسکی بھی ہمراہ جو تھے — سو گھوڑے اور جوڑے اوسکو بخشے — ہوا سمت محل تشریف فرما

چورائی سب بدن اور منہ چھپائے — غرض مسند پہ بیٹھی جب وہ آکے — لحاظ و شرم سے بیٹھی وہ خاموش
نہ آپسمین اشاری اور نہ تقریر — گویا خاموش دونون شکل تصویر — شراب عشق سے لیکن بدل جوش
ائیس جزم اوسکی وہ خوش آئین — بٹھائی اونکو اوٹھکر سو خوش آئین — گئین ہٹ وانسی دی ہر اک بہانہ
قدم پر سر کو رکھہ آنسو بہاکے — ندیکھا غیر کوئی اوسکی جب ساتھہ — رتن نے پاکے تنہا اور لی ہاتھہ
کہ تیرے غم نے تھا جوگی بنایا — کیا تقریر اوس سے اپنا احوال — جو گذرا حادثہ تھا ماضی و حال
پھر آکے طوطے تنگ شکر نے — کہون اونکی سو کیا اے ماہر وبات — جو دیکھین وزرشب تجھہ بن صعوبات
رہا مین یان پہ جس سطرح مغموم — غرض سب حرف حرف اگر کی تکرار — سنائی داستان عاشق زار
کہ اپنا کیا کہون مین تجھسے احوال — کہون کیا سن چکی جب یہ زبانی — تو بولی وہ گل باغ جوانی
بہانہ کر پرستش کا صنم کے — کہ سنکر حال تیرا ہوگی بیتاب — نہایت مضطرب مانند سیماب
تو پھر ایسا ہوا بیہوش اکبار — ہوئی عاشق مین تجکو دیکھہ اوسجا — کیا تجھپر فدا مین نقد دل کا
وگرنہ ہار مین دیتی گلے کا — فدا گو تجھہ اوپر میری نگہہ تھی — حیائے ہمرہان پر سدرہ تھی
وہانسے ہوکی مین ناچار آئی — تری چھاتی کو صندل مین لگایا — پہ تو ایسا ہی سویا پھر نہ جاگا
نہ کھانا خوش مجھے تھا اور نہ پینا — بظاہر تھی حیا و ننگ و نامیں — کہ جلتی تھی برنگ شمع فانوس
بصد ناز و ادا مسند سے اوٹھہ کے — بہم جب کہہ چکے حال دل زار — کہ نکلے پاے دل سے درد کے خار
کہون کیا کیا گذرا وہ مثل بلبل — گرا دین چاہتین جبتھین خوش اسلوب — کہ بعضی جا پہ ہے پردہ بہت خوب
بناطوق کمر وہ ساق سیمین — بہم دونون وہ مصروف طرب تھے — کہ بس سینہ بسینہ لب بلب تھے
غرض ہوا باغ باغ اور شاد و خرم — بزانو مستعد ہوکر وہ مائل — کر اپنے دست اوس مہ کی حمائل
بھری اوس رنج سے سر بستہ مین گوہر — ہوا پھر جوش جب ابر گہربار — کیے زیب صدف پھر در شہوار
بیان کیا کیجے وسدم حال کیا تھا — جو تھا وہ راز مخفی در نا سفت — بسان دو ہلال نو بہم جفت
کسی کے بند جامہ کے گئے ٹوٹ — نہال آرزو تھا دور از آب — ہوا بار ہی وہ تازہ اور سیراب
کہون کیا سیکڑون دلکی امنگ سے — کسی کا رنگ رو مہر شفق تھا — کسی کا رنگ جیون مہتاب فق تھا
بہم تقریر و ایما اور اشارات — ملا دل دل سے تن سے تن ملا تھا — تھی لیل القدر یا دن عید کا تھا
دولھن دولہ نے خاطر خواہ پائی — کھلے دل وصل سے ہو شاد و خرم — تو پھر مسند پہ بیٹھے آکے باہم
جو تن مین خاک مین اپنا ملاوے — برآیا بسکہ اونکا کوکب وصل — کہ بعد روز ہجران تھی شب وصل

بیدار ہونا صبح کو اون دونون آفتاب حسن و جمال کا اور بسر کرنا عیش و کامرانی مین ماہ و سال کا

فلک پر عکس ظالم سے بڑھا کر درد ہجرانکو — کیا تھا جسکے واسطے ترک — ہوا سو آخر کار اوسکا سر تاج
دے اے ساقی مجھے جام لبالب — کہ توڑون مین خمار شب کے تئین اب — تو مطلب جیون زر گم گشتہ پاوے
دولھن دولہ کو سوتے سے اوٹھاؤن — شب وصل صنم بس بات کہتے مین کٹتا ہے
جو آرایش ہوا اونکی پھر بناؤن

عجب صورت سی آئی وہ پریوش — کہ جسکو دیکھکر آیا اوسکی تئین غش — کہون کیا ہین وہ مکھڑا غیرت بدر — وہ سوی سر سر نگ لیلۃ القدر

قیامت پیٹو نمین مانگ تھی واہ — شب دیجور مین عاشق کی جیون ماہ — وہ ما بین السما مین کہکشان ہے — ویا ظلمات کا رستہ عیان ہے

وہ ڈھیلے پیچ اور عبد معطر — زبس خوشبو مین جیسے مشک و عنبر — نظر جو پڑی یہ اوسکی پیٹھہ پر آئے — کہ لوح صندلین پر سانپ لہرائے

سیان سرخ رزین یہ نمایان — گھٹا کے ساتھہ جیسے برق رخشان — نہین ہین زلف دو ہین سست بیہوش — کہ چلتے ہین سدا وہ دست بردوش

وہ یا ہین نردبان حسن بر پا — کہ تا عاشق کی نظر نا شکیبا — وسیلہ سی اونھونکی منہ تلک آئے — اگر لغزش بھی کھاوے تو ٹھہر جائے

جبین وہ لوح سیمین مین کہون کیا — قیامت چین مثل موج دریا — کمان یا تیغ ابرو ہین کہ کیا ہین — ہلال نوک محراب دعا ہین

وہ مژگان تیر ہین یا خنجر تیز — سنان نیزہ جیسے ہین دو خونریز — دو بادام سیہ یا چشم جادو — ہین صیاد جہان آنکھین کہ آہو

عذار صاف رشک فکر بلبل — قیامت گوش مثل خندہ گل — یہ بینی حسن و خوبی مین ہی یکتا — الف ہی نقشی وحدت کی کھینچا

دہن غنچہ کہ نقطہ یا کہان ہے — دل عاشق سے پوچھو تو کہان ہے — وہ اوسکے لعل لب ایسے عیان لال — ثنا مین جنکی ہی میری زبان لال

مسی مالیدہ لب وہ اور دندان — تہ ابر سیہ برق درخشان — ذقن وہ مغز خوبی چاہ بابل — نہ نکلی جسمین گر کی پھر کبھو دل

نگاہ اوس چاہ غبغب پر جو جاوے — ملک کے منہ مین بھی پانی بھر آوے — جو آہو گردن اوسکی دیکھہ پاوے — سر اپنا پھر نہ خجلت سے اوٹھاوے

ڈھلی سانچی مین خوبی کی بر و دوش — برابر اور گول اوسکے وہ بازو — کہ جنسے رنگ گل ہو ہمتر ارزو

قیامت صاف وہ نازک کلائی — نہ دل کو جسکے بن دیکھے کل آئی — حنا بستہ کف اوسکے صاف خوشرنگ — شفق مین مہر جنکو دیکھہ ہو دنگ

سر انگشت مثل غنچہ ای یار — گل و بلبل ہین جنکے عاشق زار — حباب چشمہ خوبی وہ پستان — ویا ہین دو انار باغ رضوان

یہ اودھری ہین کہ جب اونپر نظر آئی — تو غیر از اونکی سب دل سی اوتر جائے — وہ اودی ٹہنیو نکا ہی یہ چوبن — کہ شرمندہ ہو جنسے رنگ سیوسن

بیس کچھہ چھپا تیو نیر وہ دکھائین — کہ درج حسن پر مہرین لگائین — شکم وہ دور جس سے حرف سختی — قیامت صاف اک صندل کی تختی

صفای چشم رشک فکر بلبل — کمر نازک زیادہ از رگ گل — کہ دو موتی ہین اک رشتہ مین باہم

ہی اب مقراض خوبی قاطع ہوش — دیا یک غنچہ نشگفتہ خاموش — صفا رانو کی اوسکی یہ قیامت — کہ آوے دیکھہ آئینہ کو حیرت

وہ سیمین ساق مثل شمع کافور — بلورین یا ستون تر شی ہین پر نور — وہ ایڑی گول اور رنگین بالکل — کنول کا پھول یا گنبد یکایہ گل

وہ فندق اور کفک اوسکی یہ رنگین — کہ ہو سرسبز جنسے باغ پائین — قدم تک سر سے لیکر بادلہ پوش — کہ مہر و ماہ کی بھی جائین اوڑھہ ہوش

بھری یہ مانگ موتی ہی سراسر — شب یلدا مین جیون تابندہ اختر — وہ ٹیکا اوسکی پیشانی پہ آفت — بہم مہر و مہ آثار قیامت

یہ آویزے وہ گوہر کے خوش آئین — سحر دم جس طرح سی عقد پروین — وہ نازک کانمین جو بالیان ہین — جھکی پھول اور پھلو نسی ڈالیان ہین

چمکتے تھے یہ نگ جگنو کی سارے — گلے مین ماہ کے گویا ستارے — زمرد کی وہ ہیکل اسقدر سبز — قدم تک حسن پور جس سے سرسبز

بیان کیا کیجی مروارید کے ہار — خراج ہفت کشور در شہوار — غضب بھیجہ بند آفت نور تن تھی — بہم دل لینے کو یکجان و دتن تھے

وہ نازک کھینچیان اوطرفہ توڑے — کہ خوبی اونکی آگے ہاتھہ جوڑے — وہ رنگین اور سبک مینی کے چھلے — ہر اک چھلا دل عاشق کو چھلے

جڑاؤ وہ کڑے تو ڑی طرحدار — بصد مشت پڑی پاؤ نمین وہ یار — اگرچہ ٹھا یہ زیور زیب قامت — یہ کی خلخال نے بر پا قیامت

ستارو نکی بھری وہ جھانجہ پاپوش — کہ اوڑھا جاوین فلک کی دیکھکر ہوش — وہ اس عالم سی کا فر جبکہ آئی — نظر آئی رتن کو اک خدائی

کدھر ہی ساقی سرمست خود کام — مے عشرت سی بھر دی مجکو اکجام — لکھون تعریف کیا حسن حصین کی — سنا بعد اوسکے پھر اوسکے مکین کی

مکین یعنی پدم رشک چمن کی — شب وصل اوسکی اور راجہ رتن کی — مکان خاص مین اپنی پھر آیا

جو بیٹھا آکے وہ سرو خوش آئین — رفیقون یارون نے نذرین دکھائین — کہ جب کر عذر خسروسی وہ راجہ — کیا وہ روز آئی وصل کی شب — کہ اوس بن تلخ جان تھا وہ شکر لب

مقرر تھا مکان اک ہفت منزل — بر نگ چرخ چڑھنا جسپہ مشکل — نہ پہونچی جسپہ ہرگز وہم چالاک — کہ تھی وہ ہفت منزل ہفت افلاک

عجب رنگین منقش تھا بنایا — جواہر جسپہ تھا ہر جا لگایا — مصفا خشت ہیرہ سی تھی وسکی — گلاب و عطر آگین آب و گل تھی

یہ قلعی سوتیونکی تھی سراپا — ہوا یون صندلی فرش اوس زمین کا — کہ عالم تھا وہ لوم صندلین کا

بر نگ آئینہ رخشندہ شفاف — جو دیکھے اوسکو دیکھے آپ کو صاف — جواہر اوسمین تھی یا تھی لگی دل

تمامی بادلہ کا جا بجا فرش — رہی جس سے منور منزل عرش — فلک پر قطب جیسے ہو درخشان

دکھاتی اوسکو منزل اور مکان سب — گئین القصہ وہ اوسکو وہان سب — گیا جب منزل مقصود پر وان — نہ دیکھی لیک مہوش جلوہ گر وان

کہ بہر اشتیاق عاشق زار — وہ ہمزادین جو تھین اوسکی حارس — اوسی جا اک مکان مین شاد و خندان — کیا تھا اوسکی بس نظر نے نہان

مگر عالم جو دیکھا اوس مکان کا — ہوا شوق طپش اوسکو وبالا — کہ روشن تھا زبس یہ حسن اور نور — جہان کا نور نور شمع کا فور

جواہر کی جھلک جیون برق کی کوند — نظر کو آتی تھی جس سے چکا چوند — فرشتہ بھی جسے ہو دیکھ شیدا — کہ تھا دیوار و در سی حسن پیدا

یہی دیکھی نظر جا وی جہانتک — مرصع اور منقش اور مشبک — زمین تھی سب مصفا اور رنگین — نہ اوسکو احتیاج فرش قالین

تمامی بادلہ جسپہ بچھا تھا — زمین کا روپ کیا کہیے کہ کیا تھا — چھپر کھٹ وہ مرصع کارنایاب — نگہ کو جسکے دیکھی آئی تھا خواب

بچھی مخمل کی جسپر صاف توشک — کہ نرمی سی نہ تھی کچھ جسمین یونشک — یہ چادر اوسپہ پھولونکی بچھی ہے — کہ اک گل کی بچھونڑی ہی رگ و پے

کھنچی چادر کسی کسنے وہ اوسپر — تکے تکمونمین جسکے لعل و گوہر — گر گل تکیہ کہ گل تکیہ تھی کیا تھے — تھی گل اوس سے تو گل تکیہ صفا تھے

اوپر چھپر کھٹ وہ جھلا جھل تھی تمامی — جہان کمخواب کو حکم غلامی — وہ گرداگرد اونکی لعل و گوہر — نظر کیجے تو کب ٹھہری ہی اونپر

زمرد کے تھے بی جوڑا اوسکی قلاب — سراسر لعل کے استادے نایاب — کہون کیا مین کہ وہ رنگین پالے — خدا جانے کہانسے ہاتھ آئے

بیان کیجے چمک اور کیا صفائی — کہ وہ چھپری تھی ہیرے کی بنائی — چمک مین وہ خلاق پرتو جیون برق — سراپا وہ چھپر کھٹ مطلع شرق

بچھی اک سمت کو مسند مغرق — سراپا لعل و گوہر مین مغرق — ہر اک تکیہ جو وہ اوسپر رکھا تھا — بجاے پنبہ جسمین اوس مین بھرا تھا

زمرد کا جو ترشا پیکدان تھا — رکھا مسند کی کونی پر عیان تھا — جیون آب پیکدان رنگ و سکا تھا لال

رکھا اوسکے برابر ایک تنبول — رکھا تھا اوسپہ اک ململ کا رومال — کہ جنکو دیکھہ ہون اہل طلب دنگ

تصاویر اور گلدستہ بہر طاق — لگے آئینہ آدم قد بہر رنگ — تمنا وصل کی لیکن وبالا

جو اوسکی ہمد مین تھین سیر و قامت — ہوا مسند پہ بس وہ جلوہ فرما — بہم ہنستین تھین کچھہ باتین بنا کے

جو یہ کہتا تھا اونسے مسکرا کے — وہ کرتین چہلین خاطر خواہ آکے — کوئی کہتی کہ لو جی آپ ہین گرم

کوئی کہتی کہ تو جوگی جتی ہے — کوئی کہتی کہ ہو دولہا کی تین شرم — کرین ہم اوس سے پھر یہ عرض احوال

چھپائین بس اوسے چہلون مین سارا — کہ لیل القدر آئے شکارا — پدم کو اوس مکان مین محرم راز — رتن کے پاس لائین پھر بصد ناز

دیا پھر اوسنے اوسکو آب بھر کر — مبارک یعنی مین ہون تیری سریہ — غرض ہاتھو مین دولہ کی دیا وہ — بجان قبول اوسنے لیلیا وہ
اجابت ہوچکی اونکی وہ جسدم — ہوا ادنی دا علی شاد و خرم — شہ زرین کلاہ چرخ چارم — ہوا رونق فزاے تخت عالم
عروس لیل باصد شوکت وجاہ — چھپے لے خیل انجم اپنے ہمراہ — پدم جائے دگر ہوئے در آمد — رتن دولت سراسے کر برآمد
سریر بادشاہی کے اوپر آ — بصد خوبی ہوا جب جلوہ فرما — جہیز ایسا دیا اعلی جہان سے — بروں تحریر اور افزون بیان سے
ہزارون فیل مستانگ و نسی سبک رو — گئی لکھ اسپ تازی خوش تگا دو — شتر ایسے یہ جنکی غز و شان ہے — ستون آسمان کوہ روان ہے
ہزارون پالکی لاکھون ہی چنڈول — خراج ہفت کشور جنکا ہو مول — کہون کیا مین وہ ملبوس شہانہ — بھرا جس سے یہ صندوق زمانہ
نہ تھی بس و انپہ قدر سیم اور زر — بجا اوسکی دیے تھے لعل و گوہر — پر ستارین ہزارون وہ پریوش — کہ جنکو دیکھکے ہووی پری غش
غلام مہروش وہ چند در چند — بخدمت روز و شب حاضر کمر بند — ہزارون نافہ ہاے مشک تاتار — کئی من زعفران انبار انبار
گلاب و عطر کے شیشے وہ لاکھون — معطر جس سے مغز دوستان ہون — سپر تیغ و کمان کے لاکھون صندوق — ہزارون ظرفہ لاہوری وہ بندوق
کمان چاچ اور نیزہ ختن کے — ہزارون تحفہ جات اپنی وطن کے — طلائی نقرئی چینی سبھی ظرف — کئی اونپر جواہر تھی زبس صرف
مقرر کر مکان اک نیک منزل — جہیز اوسکا کیا واں لیکے داخل — نہین تحریر مین آتا لکھون کیا — خسر کے جب کہ وہ مجریکو آیا
بآئین ادب وہ سرور عنا — بجالایا غرض آداب سارا — تو گلبدھ رپ سین نے آگے بڑھکے — بہت سا رو رو اور چھاتی لگا کے
کہا اے راحت جان اور دیدہ — بہ تن مانند جان منزل گزیدہ — دل و دیدہ ہوئی روشن مری آج — مبارک ہو یہ تجکو تخت اور تاج
جو دیکھا ہمنے اپنے دل مین کیغور — تمھارا دور ہی بس ملک چتور — محاصل کیجیے سنگلدیپ کا تاج — کہ ہی یہ بھی تمھارا ملک اور راج
رتن نے دست بستہ عرض کی تب — کہ ہی لطف و عنایت آپکی سب — اگر ہر موی تن میرا زبان ہو — تنا تو بھی تمھاری نہ بیان ہو
یہ تمنی کی ہی میری پرورش مین — کہ جیسے مور پر لطف سلیمان — جلاتی تھی مجھے جو نار دوری — بنایا خاک سے تنے سونفوری
ہوا تھا بسکہ مین بد تر زحیوان — کیا صد شکر تنے مجکو انسان — بنایا قطرہ کو جون بحر عمان — کیا ذرہ کو تنے مہر تابان
در دولت یہ تیرا اے یگانہ — مکان شنکھنڈہ مین رتن سین کا آنا اور — ہے میرا اور مسجود زمانہ
میسر جسکو وصل یار ہوا یدل اسود نیا مین — شراب وصال پدماوت سی لذت اور سرور پانا — برنگ عندلیب فصل گل تک چین پاتا ہے



کمانچہ اور سارنگی بناکر — موافق اونکے سب تب مین ملاکر — ستارونکے ملاکر تار اکبار — بناکر ٹھاٹھ کر رکھتے ہین طیار
ھما بتخانے سر طبلون کے کھینچے — کہ وہ جاتے فلک گردونسی نیچے — مجیرون کے لیے وہ جوڑیان ہاتھے — کہ جھنکار اونکی گوش زہرہ تک جاتے
وہ منہ چنگین رکھی منہ پر پریزاد — سنے سی جنکے دل گرتا ہی فریاد — وہ عود و چنگ و سوسیقار اور بین — کہ دل عالم کا لیوین سر بسر چھین
جہان مین جو غرض ساز طرب تھا — اونھون کیا مین جیا واں ہی سب تھا — جو ارباب نشاط القصہ وان ہین — سرور خاطر پیر و جوان ہین
مصاحب آئی وان جسدم رتن کے — بہم کر مشورت آپسمین یہ خوب — سنی جس جسکو جو ہو راگ مرغوب
گئی خیمہ مین کھل تختی چمن کے — کلانوت اچھی اچھی اونمین چھانٹے — وہ اہل جھنڈ اور بر بند باندھے
اونھونمین جو کہ تھے دیرینہ دانا — پسند آیا اونھین گانا پرانا — کیا اپنی جدی محفل کا سامان
پسند آیا اونھین جو گیت سنگیت — تو کی جاری قدیمی رسم اور ریت — کہ تھی اک چلچلاہٹ آب و گل مین
خوشی آئی جنکے تئین قانون کے بانی — جمی اونکی بھی بزم شادمانی — زمانے سے گئے رنج و تعب بھاگ
اونھونکے سر جدا عالم نشہ کا — جدا اک سمت کو جلسا جایا — صدا اسی بھر گیا گردون دوار
رکھے تھے سب درست اپنی جو کر ساز — لگے گانے ملاکر ساز و آواز — کہ ساری بزم تھی اک بزم تصویر
کھڑے ہوکر بجایا راگ جسدم — اوکھاڑا دل سے ساری خلق کا غم — کیا تھا ضبط دل کو جسنے پامال
جو بیٹھا تھا سو بیٹھا رہگیا تھا — کھڑا تھا جو کہ سو حیران کھڑا تھا — اوڑا رکھی تھی ساری بزم کی ہوش
اسی صورت ہزارون رنڈیان تھین — وہ پریان بزم کی اندر عیان تھین — نکالی لیتے تھے قالب سے جانین
کسی جانب وہ لونڈی برج باسی — دلونسے دور کرتے تھے اداسی — کہ بس پامال ہوتا تھا زمانا
ادائین اونکی وہ غارتگر جان — قیامت جان لے آفت غضب جان — دلونکی پار ہوتی برچھیان تھین
وہ پائون کی تھپک کیجے بیان کیا — کہ تھا ہر ہر او پیچ مین ناز بر پا — سیان کی روح بھی پکڑی تھی اون کان
اوٹھا کر ہاتھ آتا ہا ہے ہا ہے — بھلا کیونکر نہ دل ہاتھون سے جائے — بلا تشبیہ کہتے ہے کرامت
اگر ہیجو دوہ جلسہ دیکھ پاتا — نظر آتی جو خسرو کو وہ صحبت — کہ ہیجو دوان پہ ہر پیر و جوان ہے
تما وہ سور بھی گر دیکھ پاتا — کنہیا کا وہ سب جمکا بھولاتا — سنو پھر اب محل کی چہل ساری
اکھاڑا دان پہ اندر کا خجل تھا — نکیسا بار بد بھی سنفعل تھا — کہے تو اک فلک زرین بنا تھا
اودھر نوشہ گیا تھا جب محل مین — تھین سمین آئینہ کیا کیا محل مین — نیا سونیکا باکار مرصع
یہ جھالر موتیونکی تھی نمایان — کہے تو جیون شعاع مہر خشان — گویا جسمین بھرا تھا آب حیوان
بچھی مسند رکھی تکیے زبس نرم — صفا سی جسکی مخمل کے تئین شرم — بٹھائی لاکی جسدم وہ پریوش
غرض جاکر یہ بیٹھا تخت اوپر — پرستا نمین گویا آیا ہی اندر — کھلے دل سبکے ہوکر شاد و خرم
ادا ہونی لگین سمین جو طرفین — ہوا حاصل دلونکو راحت و چین — گلی ڈالین ہین یکدیگر طرحدار
ستاری پر ہمن نے چندگن کر — پڑھی اشلوک جو تھی وہ مقرر — اشارہ کر زحسن زندگانی
بہم ہوا ایک مجاوہ مہورت اور ماہ — لئی پھیری پھری باعزت و جاہ — دولھن نے لیکے ہاتھون مین وہ پانی

چلی آفتابہ لیکے آئی — تھے جنپر نگ جواہر کی لگائی — سراسر ہاتھہ سب کے بیش بہا کی — بچا موقع سی خاصہ پھر منگا کے
طلائی نقرہ رنگین سبھی ظرف — جواہر تھا کیا اونکی اوپر صرف — طعام خاصہ اونمین بھر کے آیا — سلیقہ سی ہر اک کے آگے رکھا
وہ پوری اور برنج اور شیر شکر — رکھے آگی سنگا کی سب سراسر — جلیبی برفی و نقل و بتاسا — جنھین دیکھی سی جی چاہی کہ کھا جا
وہ شیرینی لطیف اور چند در چند — بیان مین جسکے ہوتی ہی زبان بند — بسا خوش فائقہ شیرین و نمکین
جو اک لقمہ کوئی اوسمین سے کھاوے — زبان پر لذتین لاکھون اوٹھاوے — نگاہ ناظران جن پر مگس وار
اچار ایسے جو اونکو دیکھہ پاوے — مربہ ہر طرح کی چاشنی دار — کہ وہ تازہ ولایت سی تھی آئے
یہ سب تھا پر نہ تھی واں اک گاتی — تو منہ مین پانی ہر اک کی بھر آوے — ہزارون قسم کی میوی رکھائے
براتی اور مصاحب تھے جو بیٹھے — کہ راجہ راگ بن ہی کچھہ نہ کھاتی — کیا جب نوشجان اوسنے کچھہ وان
دقیقہ کوئی ہمسے کم ہوا ہے — سبھون نے اپنے اپنے ہاتھہ کھینچے — ہر ہمن دست بستہ روبرو آ — لگے کہنے کہ موجب اسکا فرما
ویا کھانا نہین ہی حسب دلخواہ — کہ جس باعث سی تو برہم ہوا ہے — ہی کیا مطبوع خاطر شربا اکل — نہین پایا ہی جسنے رد و بدل
ہوا وہ درفشان اپنی زبان سے — نہین ہی اشتہای صاف ای شاہ — جو فرماؤ منگاوین ہم ابھی دد — وہ کیا ہی جس سے دل تیرا ہو خوشنود
یہ عقدہ مجکو ہی درپیش لاحل — کہا جلدی گروہ بیدخوان سے — کہ اے آگاہ علم بیدخوانی — عیان سازندۂ راز نہانی
ملے ہین آدمی کو چار لذات — طعام اول ہی یا ہی راگ اول — در دل راگ ہی ہوتی ہین مفتوح — کہ آئی جسم مین ہی راگ سی روح
طعام خاصہ ہی قوت زبانی — ہین چارون کے مقرر چار اوقات — دہن بینی و چشم و گوش ای یار — رکھی ہین جسم مین یہ لذتین چار
جواب باصواب اسکا جو پاوین — ہی بینی کی بھی خوشبو مہمانی — جو دیکھا لذت جسمی ہی معلوم — زمین پر گوش شنوا کیونکہ محروم
جو راہ علم ظاہر پہ ہین قایم — تو ہان البتہ کھانا ہی یہ کھاوین — اونھون نے عرض کی اوس کہ ای شاہ — مقرر سالکون نے کی ہین دو راہ
نہ دیوین اونکو رخصت راگ کی ہم — تو پھر علم کتابت سی ہی محروم — نہین ہی سالکونکو راہ یہ خوب — کہ سنکر اس سی ہو جاتا ہی مجذوب
ہوئی کیفیت اوسکی جبکہ معلوم — او نھین کو چاہیے اسکی سماعت — نہین کچھہ خوب ہی اسکی سماعت — کہ موقوف اس سی ہوتی ہی عبادت
جو باطن مین ہین ہیں جام الفت — پی عشق حقیقی کا پیالہ — ہوا وسکی اس سی کیفیت دوبالا
کہ بس اونکی وہی ہی منزل وصل — بغیر از راگ ہی اونکی تئین فصل — کیا جسواسطے تھا ترک آرام — ہوا سواب تمھارا آخر انجام
شب فرقت گئی وصل سحر ہی — ہوئی طی راہ دوری اب یہ گھر ہی — تمھاری واسطے اقسام اقسام — ہی اکل و شرب ہر جا بہر آرام
چھٹی تن سی تمھاری خاک دوری — ہوئی اب تم نہا دھو سکل پوری — مگر یہ جو تمھاری ساتھہ ہین یار — اگر انکو ہوا سکا شوق سرشار
کہوانسے الگ جا اس مکان سے — کرین دل شاد اب قص بتان سے — کمی ہر کار مین اسکی نہین ہے — ہر اک مہر و سہان ہر جبین ہے
قریب اسکے جو یان خیمہ عیان ہے — حمیا راگ کا اسباب و ان ہے — غرض یہ بیدخوانون نے سنایا — وہ کھانا لاوسنے پھر خوش ہوکے کھایا
فراغت جب ہوئی کھانی سی حاصل — ہوئی حسب الطلب پھر گھر مین داخل — ادھر انکے مصاحب اور ہمدم — بحکم بیدخوانان ہو کی باہم
سماع و رقص کے آکر ہوا مین — گئے اوس خیمۂ راحت فزا مین — مکان پایا عجب رنگین و دلکش — ہر اک رونق فزا اوس مین پر و پوش
قرینے سے مہیا وان ہر اک شے — رباب و بین و طنبورہ و دف و نے — کسی زہرہ جبین کے پاس قانون — فرشتہ بھی جسے سنکر ہو مجنون
کوئی مہر و لئے اک دائرہ ہاتھہ — کسی ہی کہتی تھی کیجو مرا ساتھہ — کسی کے جلترنگ اک ہاتھہ مین ہے — وہ لی اوڑتی ہی گویا راگ کی لے

کوئی تشخیص کر بولی کہ ہیہات — محیط دل ہوئے اسکے بخار ات — کوئی بولی عروس نو یہی تھی — لگی ہو دی نظر شاید کسی کی

کوئی جو درد الفت سے تھی آگاہ — کسی سے یون کہی تھی کھینچکر آہ — پس از مدت نظر دلدار آوے — تو ممکن ہے نہ عقل و ہوش جاوے

ہر اسان دل مین تھی یہ اپنے وہ ماہ — مبادا کوئی ہو جاوے نہ آگاہ — خبر مادر ہوا وسکی یا پدر رہو — تو بدنامی ہمین با کید گر ہو

بہم کرتی تھی آپس مین یہ تقریر — کہ کیجے جلد ہشیاری کی تدبیر — کسی تھی وہ جو اوسکی بند شوہر — کسی نے جلد آکر کر دیے باز

کسی نے منہ شتابی اوسکا دھویا — لگی کرنے کوئی آپاسے شویا — لگی سہلانی کوئی دست اور پا — گلاب اوسپر کسی نے آکے چھڑکا

کسی نے بادکش جلد ہی ہلایا — کسی نے لخلخہ اوسکو سنگھایا — زبس ہر اک تھی حیران گرم تدبیر — ہوئی ہشیار اتنی مین وہ تصویر

بجا جسوقت اوسکے ہوش پائے — کہے تو سب کی پھر اوسان آئے — کہا سب نے یہ کیا تھا کیجئے احوال — کہ تیرا ہو گیا اکبار یہ حال

جو ہوش آئی بھی تجکو تو بھی لگیر — عنان ہی تجھپہ درد و غم کی تاثیر — یہ جا کچھ جاے درد و غم نہین ہے — محل مین عیش ہے ماتم نہین ہے

لگی کہنے وہ ہو نہین کیونکہ خرسند — کہ اب مہمان ہون یا نکی دم چند — گیا اب اور ہی کی ہاتھ مین ہاتھ — ہمارا اور تمھارا ہو چکا ساتھ

یہ آتا ہی جو لاکھون غروشان سے — سواب لیجائیگا ہمکو یہان سے — جدائی ایک تو ہو گی تمھاری — اور اس سے دیکھیے صحبت ہماری

ہوا در پیش ہمکو وان یہ جانا — نہین ممکن جہان سے پھر کے آنا — نئی خلقت نیا شہر اور نیا گھر — برار آویگی صحبت اونسی کیونکر

اسی گھر جانتی تھے ہم رہینگے — انیسو نہین سدا باہم رہینگے — نہ اسکے حیف بھی اوسان آئے — پڑینگے یعنی اب بس مین پرائے

چلے جاوینگے اوسجا کام ناکام — جہان کا آسکے نامہ نہ پیغام — یہی رہ رہ کے دل اندوہگین ہے — کہ ہم مین وصف بھی کوئی نہین ہے

ہو جس سے خاطر خاوند خرم — نہو وین بے ہنر شہو وان ہم — کہے گی وان کی خلقت یون ہنسے — کہ یہ زن بے ہنر آئی کہان سے

زبس رہ رہ کی مجکو یہ ہی فکر ہے — کہ یہ ہیکا تھا وہ خاوند کا گھر ہے — یہان جسطرح سے گذری سو بہتر — وہان بہتر ہی سے گذری تو بہتر

یہ کہکر ہمدمون سے وہ پریزاد — گلے لگ کر دئی باصد آہ و فریاد — لیے ہمراہ اپنے محرم راز — اوتر آئی محل سے پھر وہ طناز

بچھے تھے فرش شاہانہ جو ہر جا — ہوا نوشہ سو اید ھر جلوہ فرما — زبس فرش مکلل ہر طرف تھے — براتی اونپہ بیٹھے صف بصف تھے

وہ خیمے بادلی کے بس جھلا جھل — تمامی کی قناتین فرش مخمل — نہین مسند کی کچھ تعریف ہوتی — ٹکے جھالر مین جسکے گرد موتی

بھری بس حسن سے رنگین وہ تکیے — یہ جی چاہے انھین کو بیٹھی دیکھے — وہ نوشہ جبکہ بیٹھا اوسپہ آکے — دبا مسند مصاحب بیٹھے جاکے

وہ روشن ہر طرف شیشے کی فانوس — رتن کو ہو وے گرمی جسکی محسوس — ہزارون طرح کی رنگین پر از نور — بلورین جھاڑ اونپر شمع کافور

ہزارون رنگ کی شیشے بھری تھے — بصد زینت وہ کوٹھے پر دھری تھے — کہ اوسکا ہو جدا عالم نمایان — رکھے تھے آڑ مین شمع چراغان

کہون کیا روشنی کی یہ جھلک تھی — کہ روشن جس سے قندیل فلک تھی — وہ بیٹھی تھی براتی بادلہ پوش — ہون مہر و ماہ جنکو دیکھہ بیہوش

گلے مین کرتیان گل کی طرحدار — کہون کیا بزم مین پھولا تھا گلزار — سبھونکی پاندان آگے دھری تھے — کہ بس وہ حسن و خوبی مین بھری تھے

نئی رنگین وہ نازک چوکھڑی تھے — انوکھی وضع کی بس وہ گھڑی تھے — سلیقے سے رکھے تھے اوسمین چن چن — طلائی نقرئی سیپاری و بٹن

معطر عطر سے ہر گلبدن تھا — کہ حیران جنکی خوشبو سے چمن تھا — ادھر نوشہ کی بھی پیروبر و سیر — کہ بس تھے جمع اہل کعبہ و دیر

محل مین تھی ادھر بید دھوم اور دھام — کہ تھی سہرہ کوئی دولھن کا گاتی — کوئی لے ڈھول تھی ہر دم بجاتی

کوئی دولھن کی آرایش مین مشغول — ہوا تیار مین کھانا بسکہ تیار — بچھایا لاکے دستر خوان گلزار

گلے مین ہار موتی کا نمایان — جواہر بس سراپا زیب تن تھا — کہ وہ گل آپ بھی راجہ رتن تھا
ہزارون اوسکی ہمرہ تھی جو آئے — سواری کو دیے اسپ قدم باز — کہ خاطر خواہ ہو جنکی تگ و تاز
ہزارون پالکی فیل و عماری — ہزارون رتھ مرصع اور مطلا — تھے کلسے جنکے مروہ سے زیبا
مرصع تھے جو چوکی مین کئی تخت — جب اونمین ایک پر بیٹھا وہ آکے — چنور جھلنے لگا بال ہما کے
چڑھا کوئی شتابی پالکی پر — کوئی فیل سیہ پر جلوہ گر تھا — گل نوا بر کے اوپر قمر تھا
کسی نے بھی سواری تھی کی تاہی — کوئی گھوڑی پہ چڑھ کی غیرت ماہ — رکاب دولت نوشہ کے ہمراہ
اسی صورت سے ادنی اور اعلی — پری باندھی کھڑی ہیرا و دھریا — چلے کبک یعنی سرو کبک رفتار
منجم بولے چلیے ای مہاراج — چلی بس سنتی ہی اوسکی سواری — چمن کو جسطرح باد بہاری
گلون کی ٹٹیان لاکھون نمودار — وہ آتش بازی کا عالم کہون کیا — کہی تو شبراتی تھا تماشا
ہر اک گلرو کی ہاتھو مین تھی ہتھہ پھول — کہ جس سے اور گل بلبل گئی بھول — ہر نگ نالہ عاشق شرر بار
بھچپی اور انار ایسے شرر خیز — بسان آہ عاشق شعلہ انگیز — رکھا ہی نام تب سب نے ستارے
ہزارون آتشین طاؤس قصان — خجل ہو جس سے طاؤس گلستان — جو تھی ہر مہروش کی ہاتھ مہتاب
وہ عالم چادر ذکا تھا نمایان — ہزارون رنگ سے پھولا گلستان — کہ پریون کا بھی شور قہقہہ تھا
وہ آتشبازی کا چھٹنا وہ چمکپر — کہ تھا اک کرۂ آتش مدور — یہ چھپکو نکا بھی ہر جا چرچہ تھا
مبادا کم ہو مشعل یا کہ روغن — فلک نے اپنی کی مہتاب روشن — چراغون کی دورستہ کوشیمین بار
برات ایسی چلی آراستہ جب — ہوا گلزار گویا راستہ سب — ستارے تھے نہ گردون پر نہ تابان — کنول روشن ہزارون سیکڑون چھاڑ
سراپا حسن کی تصویر بنکے — جو دولھہ پہونچا یون در پر دلھن کے — اسی صورت غرض باشوکت تمام — فرشتون نے کئے روشن چراغان
لگا بس دیکھنے اپنا پرایا — کہ ہے راجہ رتن دولھہ بن آیا — تماشائی جو اوسجا تھا اک عالم — کہے تو تھا عجب چلتا گلستان
ستارے ماہ کے جون گرد باہم — محل مین عیش و عشرت ہر طرف تھی — صدا آئی اونھون سے خیر مقدم
پدم کی تھین جو ہمزادان محرم — کہا سب نے کہ ای سرو گل اندام — غم حسرت دلونسے برطرف تھی
برات آئی ہی تیری جسطرح سے — چلو آؤ چلین دیکھین تماشا — ذرا چل دیکھہ تو بھی برلب بام
گرائی مین جسے دیکھا تھا ہی — مگر سچ بات ہی یہ یا کہ ہی لاف — یہ عالم پھر خیال و خواب ہوگا
دولھن پن کی اسی گرچہ حیا تھی — تماشے کو چڑھی بس وہ گل اندام — کہ ہوتا ہی گہن کے بعد مہ صاف
عجب ہی لطف سی وہ ماہ پارہ — لگی کہنے یہ اپنی ہمدمون سے — مع انجم مہ آیا برلب بام
کہ وہ مہر سپہر عزت و جاہ — کہان ہی کسطرف ہی اور کدھر ہی — انیسون رازداروں محرمون سے
کہان سنے جو وہ تخت روان ہے — بغور آدیکھہ اوسکو وہ پریوش — وہ اس خلقت مین کس جا جلوہ گر ہی
تماشائی براتی گر فراموش — ہوئین حیران وہ اوسکی سناتے والین — کہون کیا مین کہ فورا ہو گئی غش
کوئی آنسو سی اپنی منہ کی تئین دھو — کوئی بولی کہ نازک یہ جوان ہے — کہ جیون محو تحیر نقش قالین
لگی کہنے یہ سایہ ہو گیا ہو — یہان تک تاب چڑھنے کی کہان ہے — یہ حال تب چڑھنے کی گمان ہے

خوشا روزی و وقتی نیک فرجام — ہمای دولت ایسا آوے در دام — غرض دیکھا جو نہین بیداغ وہ ماہ — ہوا راجہ کا مطلب سب دلخواہ

کیے سی اپنے ہوکے بس پریشان — بدلجمعی ہوا آخر وہ شادان — غبار خاطر دل سب مٹا کے — ہوا خرم اوسے چھاتی لگا کے

اوٹھا کر وانسے پھر اوس دلربا کو — چلا خوشحال وہ دولت سرا کو — گئے تھے یا کہ لڑنیکو وہ ہر بار — سو ہوکے باغ باغ آئی بیکبار

گئی تھی فوج دشمن جو تمامی — ہوئے سو دوست اوسکی اور سلامی — ترانہ عیش اور شادی کا گاتے — لے آئے سب اوسے گاتے بجاتے

عمارت ایک خوش تعمیر اچھی — برائے مسکن و بودن اوسے دی — جو ہو دستور شرط میزبانی — بجا لایا سو ویسی مہمانی

بلا کر مہر نجم اور برہمن — مقرر کر کے ساعت سعد احسن — کہا انکی سنین اب سب دلخواہ — قران مشتری جیسے ہون باماہ

سو باہم عقد کر دین آشکارا — قرین ماہ لازم ہے ستارا — برہمن اونگلیو نمین کچھ وہ گن گن — سعین کر کے ساعت نیک اودن

دعا دیکر رتن کو با دل شاد — کہا پھر رای گندھرپ سین سے آ — مبارک ہو تمھین دل کی تمنا

دیا راجہ نے اونکو مال اور زر — بلا کر خانساماں کو بستکر — کہا اشیای شادی سب ہو تیار

یہ فرمایا کہ بیجے جلد تدبیر — رتن سین کا باجاہ و تجمل نو شاہ بنکے آنا اور پدماوت کا مضطربانہ کوٹھی پر آکے سواری دیکھنا اور غش ہو جانا — کہ کار خیر مین ہووی نہ تاخیر

کہون کیا مین کہ دیری حکم تھی وان — اگر ہو گدا تو اوسکو یہ نوشہ بنا تا ہے — کہ بس شادی کا تھا موجود سامان

کرم ہو بادشاہ عشق کا جس شخص پہ پلپین — پلا دی محبو ساقی جام عشرت — بجاؤن دل سے مین شادی کی نوبت

یہ دل ہو جاوے میرا پیکے مسرور — غم و بیرینہ ہووے جس سے سب دور — کئی دن پیشتر نوبت رکھا دی — صدای عیش عالم کو سنا دی

عمارت اور مکان لاکھوی سجائی — ہر اک پر فرش شاہانہ بچھائے — لگا ہونے ہر اک سو راگ اور رنگ — نوازش مین ہر اک جا بربط و چنگ



خزانونکی دیے دی کھول فی الحال — زمانیکو کو کیا مستغنی الحال — کسی کے دل پہ غیر از لالہ باغ — جو دیکھا تو نظر آتا نہ تھا داغ

کہون کیا مین کہ جب وہ روز آیا — رتن کو سب نے پھر دولھا بنایا — پنھایا خلعت زیبا و رنگین — کہ تھا لعل و جواہر سی وہ تزئین

مرصع سر پہ رکھا بسکہ وہ تاج — کہ جسمین صرف ہفت اقلیم کا باج — بندھا سہرا عجب اوسکے موتیونکا — نہین تقریر مین آتا کہون کیا

کیے تھا ایک عالم کو نظارے — کہ بس منہ پر فدا ہوتی ہین تارے — سر اسرا دسمین وہ مقیش کے تار — کرن خورشید کی جیسے نمودار

بیان واقعی تمکو سنایا | کہ یان تک ہی وہ اس صورت سے آیا | اب آگے اوسکے ہینگے آپ اختیار | جلاؤ یا کھوڈالے کوئی مار

گندھرپ سین کا رتن سین سے امتحان لینا اور بجومیونکو مقرر کرکے ساعت شادی کا حکم دینا



کری ہی امتحان جسوقت خاطر خواہ اوعشرت | تو وصل یار کی عیش مقرر ہوئی حاصل

سناؤن تجکو مین سبھو دماشق | کہ ہوتا ہی عیان مقصود عاشق

یقین سبکو ہوا ہی صاحب تاج | کہ چھوڑ آیا ہی اپنا ملک اور راج

نہایت کجروش تھا ایک گھوڑا | تھا اوسنے راستی سے منہ کو موڑا

اگر راکب کا سایا دیکھہ پاتا | تو لاکھون ہی لگدا وسپر لگاتا

لگدزن دندگیر و سرفشان تھا | نہایت بدلجام و کجروان تھا

منگاکی اصطبل سے اوسکو جب وان | گیا راجہ رتن کو بھی یہ فرمان

سہین اسکا جو تاج و تخت تابوت | تو یہ تخت روان ہی تخت تابوت

بجالا داب تسلیمات یکسر | رضای حق کو اپنی ساتھہ لیکر

عنان لیکر کے فورًا کی جو مہیز | گہون پھر کیا مین اوسکی جست اور خیز

عنان اوسکی جولی اوسنے اوچکیر | گیا نظرون مین برق آسا چملکر

وہ دوڑا ریختہ پاتو کہون کیا | گویا گوی زمین کو لیگیا تھا

اسی صورت غرض اوسکو وہ تادیر | حضور رای گندھرپ سین پھیر

ہوا اسکو یقین یہ صاف دل مین | کہ سواری ہی اسکی آپ کل مین

کہا بتو تو سن ایا م ہے رام | پلا ساقی مجھے عشرت کا اک جام

ہوا ادنی و اعلی شاد و خوشحال | سنا طوطے سے جب سارا یہ احوال

کہ دیکھین شان شاہی ہی عیان کچھہ | یہ ٹھہرا ہی کہ کیجے امتحان کچھہ

توپہونچا تاوہ اوسکو منزل اول | سوار اوسپر جو ہوتا کوئی اکپل

عبارت اوسے ہی سوز جگر کل | پکڑ کر چھوڑتا اوسکو نہ اک پل

کہ ہو معلوم فرشہر یاری | سو فرمائی اوسی اوسپر سواری

تو البتہ یہ ہوگا زیر فرمان | ہی اسکا اختر اقبال تابان

دکھا اسکی ہمین چرخہ تگ و تاز | کہ ہی حاضر جو یہ اسپ قدم باز

ہوا یہ رونق کاشانہ زین | وہ خالی تھا جو اوسکا خانہ زین

گہی نظرونسے غائب گہ عیان تھا | سبک رو بیون صبا گاہی روان تھا

کیا شرمندہ پھر حسن پری کو | ہوا جب تیز تگ وہ ساختہ رو

توجیون وہم و گمان تھا بس چھلاوہ | کیا دونون عنان پر جبکہ کاوہ

کمال کسب سب اپنا دکھایا | وترسے روبرو راجہ کے آیا

اگرچہ ہے گرایا نہ بخواری | ہی اسکو زیب تاج شہریاری

ہوا اوس شہر کی ہے اسقدر سبز — یہ حسن مرد و زن ہی وان نمایان — گویا اگر بسے ہین حور و غلمان
کہانتک اوسکی خوبی کی کہون بات — وہان کا تاجور بازینت تخت — نہایت دادرس راجہ رتن سین
اگر ڈھونڈھی فلک مشعل کو لیکر — سخی ایسا نپاوی وہ زمین پر — بسا سنصف نہایت معدلت کیش
یہانتک ضبط عدل اوسکا وہان ہے — کتان بھی زیب قد مہوشان ہے — سنا گا ہی نہ اوسجا نام محتاج
لیا پھر اوسنی مجکو قصہ کوتاہ — رہا خدمت مین اوسکی مین کئی ماہ — ہوئی یہ واردات القصہ اکدن
محل مین اپنے تنہا چھوڑ مجکو — گیا تھا وہ برای صید آہو — نہ سمجھی تھی کسی کو اپنا ثانی
غرور حسن سے اپنے وہ نادان — لگی کہنے نہایت ہوکی شادان — کھنچی مجھسے نہ کوئی اور تصویر
اگرچہ ہین بہت محبوب صورت — سنین مجھسے یہ کوئی خوبصورت — جہانمین ایک سی ہے ایک بہتر
مین جسکی بندگی مین تھا مقرر — پرستارین ہین اوسکی تجھہ سے بہتر — ہی بہتر تجھہ سے اوسکے قد کا سایا
سنا ہوویگا تو نے ملک سنگل — سراپا حسن اور خوبی کا دنگل — کہ ہوتا ہی وہان سے حسن پیدا
تو کیسے آپ کو جوبن مین ہے — سوا وینمین خال خال ایسا کہین ہے — جو روم و شام تک لیتا ہی رستہ
ہی گندھرب سین اوسکا نام مشہور — ہین اوسکو جانتے نزدیک اور دور — سخاوت مین ہی وہ حاتم کا ثانی
شجاعت بھی یہ اوسکی بس عیان ہے — کہے رستم کو زال ناتوان ہے — غریبونکا بدل فریادرس ہے
پدم نامے ہی اوسکی ایک دختر — سپہر حسن کی تابندہ اختر — عجب صورت کی کوئی وہ بشر ہے
زبس ہے حسن اوسکا یہ نمایان — کہ جسکو دیکھہ ہو تصویر حیران — ہوئی غرق تحیر شکل تصویر
حوالے پھر کیا اپنی دوا کے — کہ اس بیباک کو تو مار جاکے — قضا کے ہاتھہ سی مجکو بچایا
نہ پایا جب رتن نے مجکو گھر مین — ہوا تاریک اک عالم نظر مین — مجھے پھر اوسنے ہر صورت منگایا
کہون پھر کیا غم و حسن رانی — سنا راجہ نے سب میری زبانی — کیا سو توف اپنا سب خورد و خواب
نصیحت کو جو اوسکے پاس آتا — اثر مطلق نہ اوسکی دل پہ پاتا — کہ اکدن کر حیا و ننگ سی جنگ
بناکر شکل جوگی چھوڑ شاہی — ہوا جیون گرد بادیہ راہی — ہزارون کوس سو وہ پاؤن آیا
تھا جسکے پاؤن پر رنگ خبار — برہنہ پا وہ تھا اور دشت کی خار — ہی جیو آئینہ خاک آلودہ حیران
تھین آنکھین جو برنگ نرگس خونخوار — ہوئین مانند نرگس پل مین بیمار — کہ موی سر سی بھی تھی سرگرانی
رگ گل جس کف پا سے بروں ہے — سو جور خار سے وہ غرق خون ہے — وہ رنگ سبز سو ہی سبز کا ہی
اولٹ کر تخت شاہی پہنکر تاج — ہوا جوگی پدم پر چھوڑ سب راج — کہ جس وحشی کو زلف حسن ہو دام
گئی سو ساتھہ اوسکی راج بنسی — وہ اسپر جیون ہوئی وہ اسپہ جوگی — بسن و حسن ماہ چاردہ ہے
غرض وہ اونمین شاہ جوگیان سے — جلو مین لشکر آہ و فغان ہے — جلو مین فوج وحشت دست بستہ
غرض یون لیکے لشکر جوگیونکا — تری اس شہر سنگل مین ہے آیا — ہزارون ساتھہ جوگی و ہمنشین ہین — مصاحب اور مشیر و ہمنشین ہین

قسم تجھکو پدم کے ہی نمک کی — قسم اوسکی تجھے خوان چشک کی — جو ہوا احوال اوسکا کرتو اظہار — درونغ آمیز کیجو کچھ نہ زنہار
کہا سنکر یہ اوس فرخندہ لب نے — سراپا سیر کرنا از طرب نے — کہ ای فرمانروے ہفت اقلیم — رہی قائم یہ تیرا تخت و دیہیم
جہانمین بر و افزون تا قیامت — ترا تاج و نگین بر سیو سلامت — حضوری مین پدم کی تھا مین دائم — کمر باندھے ہوی خدمت مین قایم
کرم اوس ملکۂ فخر زمان کا — کہ سب بندونسی اکثر بیشتر تھا — رہون تھا رات دن مین اوسکی ہمراہ — ہوہمرہ گھر باکے جیون پر کاہ
جدا رکھتی نہ تھی مجکو وہ اندم — زبس فرقت سے میرے تھا اوسے غم — ہوئی سمت چمن تشریف فرما
وہانسے بھی غرض وہ غیرت باغ — برنگ لالہ دی گلشن کے تینمین داغ — لب دریا گئی وہ در شہوار
مجھے بان دیکھکر تنہا قفس مین — لیا چاہے تھی کر یہ اپنی بس مین — کہ تا لیجاوے میری تینمین جھپٹ کر
قفس کا در تو اکثر وا رہے تھا — کہ مین چل پھر کے اوسمین آ رہی تھا — کہ بس مین کر گیا پنجر بسی پرواز
ہوئی اوسکی یہ وحشت مجکو مائل — کہ ناحق ہوگی اکدن جان سائل — ولے اک بات دل مین اور آئی
پدم کی ہی جو یہ حسن و جوانی — سوا اوسکا ڈھونڈھیگی ویسا ہی ثانی — جو مجھ سے ہو تو یہ شرط نمک ہی
یہ جی مین ٹھانکر چھوڑا اس مکانکو — تجسس مین چلا سیر جہان کو — مقابل اوسکا بس مینے نہ دیکھا
کرون خوبی مین کیا طالع کی اظہار — ہوا صیاد کا اکدن گرفتار — دیے صیاد کو چندی درم کھول
گیا پھر لیکے وہ ہندوستانکو — نہ ہندوستان بلکہ بوستانکو — ہین جسکے خار و خس سے غیرت گل
وہ ہے روی زمین پر ملک ایسا — مگر ہووے تو ہو فردوس ویسا — بیان کیا کیجے قدرت خدا کی
ہوا مین باغ و صحرا سبز و سیراب — دل و دیدہ کہ جس سے راحت و خواب — کسی طائر کی وہ تصویر کھینچے
نہ کھینچے پا ی سر تا پا کہ فی الحال — وہین تصویر بر لاوی پر و بال — کہ رشک نخل طوبی ہر شجر ہے
نواح اوسکی کا عالم مین کہون کیا — برنگ صفحۂ گلزار صحرا — غرض شادابی و سبزی نظر آے
یہان تک ہی زبس دلچسپ صحرا — اوٹھاوی دل کو کوئی وانسے کیا — یہی جی چاہی اوس صحرا مین رہیے
ہر اک سر سبز شادابی و وسعت — دل و دیدہ کو جس سے خوب فرحت — نہین ممکن سر مو بھی بیان ہو
نہ نقشہ وانکا کچھ تحریر مین آے — اگر ہر موی تن میرا زبان ہو — وہانکی کچھ نہین ہو سکتی کچھ بات
کہ بس بستی قیامت پیاریان ہین — سوای شہر اوروں کی یہان ہین — تو ہی اک شہر رنگین نام چتور
عجب ہی شہر ہووہ راحت افزا — چمن ہے شہر اور وہ کیاریان ہین — کہ ہی اک صفحۂ رنگین تصویر
کہا جاتا نہین احوال جسکا — سوا اوس کشور مین دیکھا نہین کر غور — کہ ہم پہلو ہی وہ باغ ارم سے
عجب ہی طرح کا تھا شہر آباد — بسان خاطر خرم دلان شاد — عجوبہ تحفہ کوچہ اور بازار
عجائب طرفہ تر دلکش مکان ہے — گویا دنیا مین اک باغ جنان ہے — کہ ہی روی زمین پر قصر جنت
شگوفہ قلعہ کا عالم کہون کیا — بلندی مین گویا عرش معلا — کہ جسکا زینہ پائین ہی گردون
عجب انداز کی ہی اوسکی افتاد — کیے تو وان کا تھا معمار سہزاد — خجل ہو دیکھ جسکو باغ رضوان
ہر اک رنگین محل ایسا نمایان — یہ رنگین سو بسو چوسر کا بازار — خجل ہو دیکھ جسکو صحن گلزار

کمال یاس و مجبوری سی ہر بار — پڑھی تھا حسب حال اپنی یہ اشعار — کہ ای چرخ کہن کجبار صد آہ
نہ منہ دیکھا جو اوس زہرہ جبین کا — کہ سر پر سایہ مریخ آیا — پھرا صحرا بصحرا جستجو مین
سوا اوسکی راہ مین سر دیچکا ہون — بدل صد داغ حسرت لیچکا ہون — ہوا سو عشق میرا آج پورا
سر و پا پر سراہش فدا شد — کہ این بار گران بدخوش دا شد — یہ چڑھنا ہی جو مجکو آج بردار
ہو میری عاشقونمین یہ بڑائی — کہ دار عشق پر معراج پائی — اگر ہر موی تن ہووی مجھے دار
یہ سنکر بندگان بادشاہی — لگا اونمین سی کہنی کوئی واہی — ہو جسکو یاد کرنا یاد کرنی
جو ہو منظور تجھکو کروہ اظہار — کہ بس کھینچے ہو دم مین بر سر دار — وہ بولا مرگ سی کب مجکو غم ہی

سدا شیو کا لباس پر ہمن مین آجانا اور گندھرپسین کو
حال رتن سین کا زبانی طوطی کے مفصل سنوانا

ذرا دیکھو تو کس طرح عشق آجھپٹا ہی — کرای ساقی یہان شکل کشائی
کہون حال رتن سار ابیان وار — کہ تھی اونسے یہی گفتار اوسکی
سو پہلے اسنے چھپکر حال دیکھا — کہ ہی نام پدم اوسکی زبان پر
بظاہر تن یہان ہے دل وہین ہے — سدا شیو نے سنایہ کچھہ زبانی
بغل مین اپنی لیکر ایک پوتھی — عیان دربار مین راجہ کی آکے
ہوا دربار یونکو اک پر یکھا — یہ کی لوگون نے اوسکو طعن و نفرین
اوسی دن دست چپ سے تو دعا آج — کہا سنکر یہ اونکو برہمن نے
نہین دی ہی دعا ہرگز کسی کو — مین وائین ہاتھہ سی کیجو نہ باور
تو البتہ ہیس ایسی اوسی دون — سنی تقریر یہ محصن کی یہ حسد م
کہ باری کر تو ظاہر اسکا کچھہ حال — کہا زنار دار با خبر نے
کہ ہین رایان خلق اسکی سلامی — یہ ہی مسند نشین ملک چتور
ہی ثانی اسکا راجونمین نہین اور — ہوا یہ خانمان آوارہ بیھمات
یہان تک آیا ہی بنکے شکل جوگی — یہانتک آیا بارنج و صعوبات
بیان کرتا ہی کیون یہ کذب و باطل — کہ حرف ناسزا تو نے سنایا
کہان جوگی یہ نان شب کا محتاج — زمین و آسمان کا فرق ہی یان
تہ فرمان ہی میرے شام اور روم — تو ای نادان ہو میرے پاس سے دور
کہ ملکر گیہو دنمین کہن نہ پس جاے — تو وہ طوطا ہی حاضر اوس سے پوچھو
ہی وہ لایا اوسی جوگی بنا کے — کہ ہان اچھا اوسی سی پوچھین اب ہم
رفیق عاشق بے خانمان کو — کہ ہی یہ کون درد و غم کا پامال

قران مشتری دیکھا نہ باماہ — یہان آیا مین جسکی آرزو مین
نہ تھا مین بسکہ الفت مین ادھورا — سو ملک عشق کا ہوتا ہون سردار
رہے پھر ننگ مجھے ہی ننگ اور عار — کہ اوسکی یاد مین دل شاد کرنی
مگر جی میرا مشتاق پدم ہی — مجھی ورد زبان ہیگا وہی نام
سوا اوسکے مجھے سب ہے فراموش — کہ مجکو قید غم سے ہو رہائی
سدا شیو نے کہا سن آخری — نہین کرتا ہی اوس بن ذکر دیگر
کہ جلاد ونکو آیا حکم ثانی — سدا شیو نی دعا دی دست چپ سے
جواب تازہ عم کہن نے — ہے آداب دعا کا کیا یہ آئین
مع راجہ ہوا حیران اک عالم — مریض درد و غم کی چارہ گر نے
دعا دی ہی تو اس جوگی کو اکثر — ہی ثانی اسکا راجونمین نہین اور
مع راجہ ہوا حیران اک عالم — یہانتک آیا بارنج و صعوبات
کہا راجہ نی غصہ سی کہ جاہل — کہ حرف ناسزا تو نے سنایا
کہا اوسنے نہین باور جو تجکو — زمین و آسمان کا فرق ہی یان
ہوئی سبکی اوسی پر رای محکم — تو ای نادان ہو میرے پاس سے دور
کہا ای راست گو کہہ اسکا احوال — تو وہ طوطا ہی حاضر اوس سے پوچھو
کہ ہی یہ کون درد و غم کا پامال — کہ ہان اچھا اوسی سی پوچھین اب ہم

جو تم کہتے ہو یہ لشکر بہم ہے — خوشا دم سامنے جو یار آوے — وہ یا تیغ جفا کو آزماوے
جھکا ناسر کو ہے عین عبادت — شہادت بلکہ سرتا پا سعادت — وہ میری جان ہی مین اوسکا تن ہون
زہی قسمت کہ مارا جاؤنگا مین آج — تو جانون عشق کی پائی مین معراج — کہ اوسمین چار سو آگی گھیرا
رہ معشوق مین کر کے گذارا — اونھون نے مطلقاً سودم نہارا — سبق تھا اون رضا جیونکا تسلیم
جو آئی وہ سلح جنگ کو یان — سوا اونکو ولی چلے کر زیب زندان — کہ تھا جو یان پہ حلقہ جو گیونکا
چلی تھے روی دولتخانہ کے وہ — ملاقی ہو وین تا جانا نہ کی وہ — غرض دام مصیبت مین ہی جکڑا
زبس تیغ سیاست سی سراسر — سو مرتے ہین کوئی دم مین وہ اتنے — ادھر وہ چین عاشق گھر مین بیچین
سنا اوسنے کہ وہ حال پریشان — برنگ قطرۂ آنسو بمژگان — ہوا چاہی ہی اب زیب سر دار
گئی یہ بات اوسکی جسگھڑی کان — کہون کیا اور گزری یکبار اوسان — لگے جلنے برنگ شمع فانوس
اگرچہ تھی ہی دل پہ بیقراری — ہوئی اوسوقت لیکن زیست بھاری — کہ بس فعل عبث ہی زندگانی
بغیر از وصل جانان نیست کس کام — گذرون آپکو جیون طشت از بام — شفا بخش مریضون درد و غم نے
ادھر دربار مین جتنی تھی حضار — کیا راجہ نے اونکو حکم یکبار — مزا خیرات کا اونکو چکھا دو
ہوئی اکجا ہزارون دار برپا — فلک پر تھا سرنیزہ جنھو نکا — وہ جوگی یعنی ملک غم کی سردار
بحکم رای گندھرپ سین سو آج — سر سولی کے اب ہوتی ہین سرتاج — ہین ناحق دلبر پر چڑھتی یہ منصور
بہ تنگ آئی تھے یہ بھی زندگی سے — طلب کرتے تھے موت اپنی خوشی سے — سنین ملنی کی وہ دلخواہ خیرات
تو مرتی کیون نہ اوسکی جستجو مین — بھلا ہی جان جاوے آرزو مین — کہ بس رکھدیجیے سبکو سردار
جو ہین دیکھی رتن نے دار برپا — ہنسا وہ آپ اور سبکو رولایا — کہ جیسے ناگہان اک بجلی چمکے
کھڑی تھی وہ جو اوسکی گردسارے — ہوئی بیجو گویا بجلی کے مارے — یہی کہتا تھا واون آنسو بہا کے
گیا مارا جوان یہ اپنی جان سے — تو گویا حسن جاتا ہی جہان سے — یہ آئی کیا بلائے ناگہانی
کوئی بولا کہ اپنی جان دیجے — بن آوی تو رہائی اسکی کیجے — یقین راجہ ہے پر غم کا روگی
اوٹھائی ہی جواون نے یہ مصیبت — خدا جانی ہی اسکی کیا حقیقت — یہ بھیس آیا ہی راجہ بھوج کر کے
کوئی بولا یہ شکل بھر تری ہے — نہ سمجھو جوگ اسکا سرسری ہے — جو قید جوگ کا پابند ہے یہ
کوئی بولا کہان وہ اوکہان یہ — مگر ہی عاشق بیخانمان یہ — کہ وہ کانو سنا آنکھون یہ دیکھا
ہمین البتہ ایدل اسکا غم ہی — کہ ایسی شکل بھی عالم مین کم ہے — یہ کہتا ذات اپنی مین کہون کیا
ستمکش مبتلا آوارہ ہونمین — پریشان بادل صد پارہ ہونمین — پھر صحرا بصحرا بن کے جوگی
ہوا الفت کا اوسکا انتہا آج — کہ ہی اب عشق کی سولی پہ معراج — عذاب زیست سی یعنی چھڑا دو
نہووی گرچہ برمین اپنا دلبر — تو پھر ہی زندگی سولی کی اوپر — غم عشق پدم کا یعنی پامال

غرض سب پاسبان شہر اکبارہ ہوئے راز منفتہ سے خبردار کیا آپسمین ملکی سب نے یہ شور کہ چوری کی تئین آئی ہین یہ چور
کہا راجہ سی جاکے سب نی اظہار کہ وہ جوگی جو ہین سب زرد و نکار نقب دیکر سو وہ چوری کو آئی کہ اسمین ہمنے جلدی دیکھہ پائے
خیال اونکا محل کے سمت کو تھا کہ ہمنے راہ مین تھا اونکو گھیرا کہو جیسا ہم اونکی پیش آوین اوسی جا مار ڈالین یا کہ لاوین
خبر جسوقت یہ راجہ نے پائی غضب سے سنکے وسکو تب چڑھائی برہمن تھے کئی وہ جو مصاحب تو یہ کہنے لگا اونسے کہ صاحب
کرین جوگی جو دزدی کا ارادہ سزا اون تیرہ بختونکی ہی پھر کیا کہوا سکی جو کچھہ اونکو سزا دون خیال دزدی کا اونکو مزا دون
اونھون نے دیکھہ دیکھہ اپنی وہ تقویم کیا یہ مسئلہ راجہ کو تعلیم گدا سے ہو جو ایسا کام اظہار تو پھر اوسکی سزا ہیگی سرادر
سعا اونکو لیکے سولی پر چڑھا دو حکم سولی دینی کا واسطے جوگیونکی صادر ہونا اور رتن سین کا سوا اسکے نہین ہت کچھہ سزا دو
کرے گر طشت زر بام عشوہ کا عاشق سی اوپر محرومی دیدار دلدار کے افسوس کرنا اور رونا جناب عشق سی پھر اوسکو حکم دار الا تا ہی



مین ہون ساقی سی دخت رز کا سائل سو ہی وہ میرے خونریز کا مائل جو مجھپر فوج غمزہ کی تعین کی سو مین چوری بھی کچھہ ایسی نہین کی
مگر یان مین رتن کا ہون ہوا خواہ کہ جسکو تہمت دزدی لگے آہ وزیر و نسی کہا راجہ نی جاؤ غرض جتنی ہین سبکو باندھہ لاؤ
بحکم راے بس دستور اعظم لیے لشکر مسلح ایک باہم چلا اودھر کو جدھر وہ گدا تھے کہ تا جاتی ہی اونکو باندھہ لاوے
مع لشکر ہوئی جب یہ نمودار کہ اب اس فوج سے جا کیجی پیکار اودھر تھے سانتھہ وہ جتنی رتن کے بہم کر مصلحت آپسمین بولے
چلی آتی ہے لرتنکو جو یہ فوج بسان بحر جوشان ہوج در موج وہ اچھا جو یہ ہمکو باندھہ لیوین اذیت جو کہ دینی ہو سو دیوین
سو آگے ہی کیون پھر جنگ کیجے بمقدور اپنی انکو تنگ کیجے جو کچھہ ہونا ہی قسمت مین سو ہوگا پہ کیجے سامنا تو دشمنون کا
رتن بولا او نھین سنتے ہو یارو رہ معشوق ہی یان دم مارو نہین منظور مجکو زندگانی ہی بار سر سے تن کو سر گرانی
بہ تنگ آیا ہون مین ہی زندگی سے نہ خوش آتا ہی جینا مجکو جی سے رہ معشوق مین سر دی چکا ہون ہراسان پھر بھلا مرنی سی کیا ہون
جو میرے سامنے دیوار و در ہے پدم کی شکل ہی پیش نظر ہے تصور اوسکا بن جاتا نہین ہے سوا اسکے نظر آتا نہین ہے

قلم لے ہاتھ مین وہ رشک تصویر — جواب اوسکا لگی کہنے وہ تحریر — شہ فرمانروائے کشور عشق — رتن یعنی کہ زیب افسر عشق

ترا تاج و نگین عشق دایم — بفرق حاتم دل رہیو قایم — پس از آوازۂ شوق صد ملاقات — یہ ظاہر ہو برای الفت آیات

کہ اے گلدستۂ باغ محبت — بہ رنگ لالہ با داغ محبت — اسیر الفت گل مثل بلبل — بدل خار و صال حسرت گل

وہ تیرا نامہ ای سرو خرامان — ہر اک جملہ تھا جسکا چیون گلستان — لکھا تھا بسکہ از خط بہاری — سو آیا معجز انتظاری

معنبر تھی جو اوسکی روشنائی — تھی شاید مشک عنبر سی بسائی — نہان ہر حرف مین تھے یون معانی — کہ جون ظلمت مین آب زندگانی

زبس وحشت فزا معنی رقم تھے — مگر مژگان آہو کی قلم تھے — یہ رسم خط در آوردہ پر از نور — مسلسل جسطرح سی کاکل حور

یہ تھی بین السطور اوسکی نمایان — کہ نور روز و شب دست و گریبان — یہ رنگین کاغذ نامہ تھا بالکل — کہ شرمندہ ہو جس سے دفتر گل

ہوید احرف اوسکا سو کہون کیا — بصد خوبی کلید قفل دل تھا — کیا تھا جو رقم تو نی سوای گل — ہوا جیون سرمہ زیب چشم بلبل

جو حالت ہی تری ای مہر تابان — کہون کیا مین ہون اوس سے یان دمبدم آن — گداز غم سی تیری مون مین گلتی — ہی جیسے شمع ساری رات جلتی

نہین ہتقدور لیکن اسمین میرا — کہ دیکھون آکی مین دیدار تیرا — تو ہی اوس جا پہ جیسے بلبل زار — یہان مین مثل گل پہلو پر از خار

سراپا غم سی ہو نمین شکل تصویر — حیای خلق پانو نمین ہی زنجیر — نگہ بھی تجھ تلک پہونچی سو کیا آہ — کہ ہی مژگان سے لاکھون خار در راہ

کھچی ہے ناتوانی بس یہانتک — کہ نالہ آ نہین سکتا زبانتک — نہین غیر از سبب اوسجا گذارا — کہ ہی دن وہ پرستش کا ہمارا

کرے تیری ہی قسمت جبکہ تاخیر — تو پھر میری بھلا کیا اوسمین تقصیر — کہ مین آئی وہان پر ای پریوش — سو تو بس دیکھتے ہی ہو گیا غش

بہانہ سی مین صندل بھی لگایا — پہ تجکو ہوش ذرہ بھی نہ آیا — جو تو اسی کاش اوسدم ہوتا شیدا — گلے کا اپنے مین دیتی تجھے ہار

خبر فوراً یہ راجہ جی کو جاتی — بہر صورت مراد اپنی بر آتی — گذرتی گرچہ اوسپر ناگوارا — دیے بن پر نہوتا اور چارا

نہ غفلت مین ہوا مطلب کسی کا — مثل مشہور ہی سو یا سو چوکا — لحاظ اور شرم سی صد ضعف سہیات — اور اب مین کہ نہین سکتی ہون کچھ بات

چنار آسا مین مل مل دست افسوس — سدا جلتی ہون مثل شمع فانوس — اگر منظور ہی تجکو بھی یہ کام — تو کجا تا بکے یہ چین و آرام

جو غوطہ بحر غم مین تو لگا دے — تو ممکن ہی در مقصود پا دے — مری وہ منزل حصن حصین ہے — زمین پر دوسرا عرش برین ہے

کسی صورت جو اوسپر چڑھکے آوے — تو البتہ تو میرا وصل پاوے — سراسر لکھ چکی جب حالت زار — تو کر ملفوف پھینکا غم کا طومار

زمین پر سے اوٹھا وہ نامۂ راز — کی اوس طائر فرخ نے جگہ سی پرواز — جہان وہ منتظر بیٹھا تھا مضطر — دیا سو لا اوسے مکتوب دلبر

زبانی بھی جو کہنا تھا کہا سب — کیا احوال اوسکا وہ اوسنے پایا — نہ پیراہن مین پھر پھولا سمایا

غرض آپہونچا وہ چشمہ کے اوپر — جو وصل گل کا مژدہ اوسنے پایا — سر شب چھوڑ کر اپنا وہ بستر — کہ شب بس پردہ دار عاشقان ہے — اسی مین روز مطلب کا نہان ہے

جو کود اوسمین جیون غوطہ ماہ — نہ پانی سے اونھین کچھ نم نہ پہونچا — مگر وہ چشمہ جادو سی بنا تھا

کہ نادانستہ کوئی اوسپہ آوے — تو ڈر سی اوسکے اوسکا ہوش جاوے — رکھی تھین بسکہ اوسکی ہفت منزل — ہوا ناواقف کو چڑھنا اوسپہ مشکل

وہ ساتون منزلین جیون ہفت افلاک — نہ پہونچی آدمی کی اوڑکی وان خاک — بصد محنت جو کوئی چڑھ کی جاوے — تو پھر اوس شہر کی کرسی کو پاوے

سو یہ جوگی چڑھی اوسپر شتابی — بسان فرد صرف اضطرابی — زبس رشتہ وہ اوسکا جانگسل تھا — درازی مین گویا طول امل تھا

نہ پہونچی منزل مقصد پہ ناکام — اگر بس اسمین اوسکا طشت از بام — کیا ناگاہ شب نے جو کنارا — ہوئی صبح قیامت آشکارا

جو بگڑا غیرت مہر و قمر ہے — سواد اوسکا رنگ مہتاب سحر ہے — ہی یان تلک غیرت غم کی یہ تاثیر — کہ چشم اوسکی ہی شکل چشم تصویر
غرض اوسپر جو اک بار الم ہے — بسان سرو قامت ان دو خم ہی — غم تازہ اوسی جیسے ہی افزون — ہوئی وہ رشک لیلی شکل مجنون
بر نگ گل تھا اوسکا سرخ جوبن — سو ہی جیسے خزان دیدہ گلشن — رہی تھی یا کئی پھولونمین جوتل — ہوئی لاغر سو اب مثل رگ گل
غرض اس شکل ہی جیون غم کی تصویر — عجب حیرت سی بیٹھی تھی وہ دلگیر — نظر اسمین پڑا وہ قاصد یار — مسیحا دم شفاے جان بیمار
ہوئی بیخود جو پھر کچھ ہوش آیا — تو اوس محرم کو چھاتی سی لگایا — پیار اوسکو بہت سا کر کے وہ ماہ — لگی کہنے اوسی پھر پھر کے یون آہ
سنا اے بیوفا اوسکا کچھ احوال — بنایا جسکے غم نے یہ مرا حال — بیان کر مجھسے اوسکا حال کیا ہے — مرا تو حال سب پر بر ملا ہے
کہ بس اوسکے تصور سی ہی جینا — نہ خوش آتا ہی کھانا اور نہ پینا — غم الفت مین اوسکے مین شب و روز — ہون مہر و مہ سے باداغ دل افروز
کہون کیا تجھسے اپنی بیقراری — کہ ہر شب مین ہون اور اختر شماری — جو سوتی ہون کبھی مین فرش گل پر — تو چبھتی ہین رگ گل مثل نشتر
بر نگ شام تیرہ بخت تر ہون — گریبان چاک مانند سحر ہون — انیس و وقت اپنا تو ہی غم یان — جلیس بزم اوسکا کون ہی وان
مجھے شام و سحر اوسکا الم ہی — اوسی کیا شغل یار و نے سہم ہی — نہین اوس بن مجھی یان چین و آرام — وہان درپیش ہی کہ اوسکو کیا کام
سنی جب اوس سے ملوطی نے یہ گفتار — ظریفانہ تو کھولی اپنی منقار — اگرچہ کہنا تو ترک ادب ہے — غم عاشق ولی صاحب کو کب ہے
یہ فرماتی ہو جو تم مہربانی — سو ہی اب بندہ پرور سب زبانی — تمھین کچھ غم بھی گر عاشق کا ہوتا — تو گاہی بھی نہ لیتین تم خبر کیا
غرض بیٹھی ہوا پنکھے مین خوشحال — اور اوسکا وان تلک پہونچا ہی احوال — کہ جسسے تم کو دیکھا اک نظر ہے — ہر اک دم اوسکے تئین نوع دگر ہے
زمین پہ مین یہ دریا جتنے جاری — سو ہی اوسکا یہ فیض اشکباری — بسنتی دیکھ پیلا مین وہ تیرا — ہی رشک زعفران رنگ تن اوسکا
یہ اشک سرخ اوسکا وان برستا ہے — کہ جس سے رنگ خون سا لاجہان ہے — سحر خورشید نکلے ہی جو گلگون — اوسی کا وان تلک پہونچا ہی یہ خون
شفق سی یہ فلک پر ہی جو سرخی — ہے سرخی وہ اوسی کی سیل خونکی — غرض ایسی نہین باقی کوئی جا — نہ پہونچا وان ہو سیل خون اوسکا
جبین پر بھی تری ہیگا جو سیندور — بلا شک ہی یہ اشک سرخ رنجور — بیان کیجے کہانتک اوسکا احوال — کہ اکدن وہ غم ہجران کا پامال
پرستشگہ مین جا کر دیوتا کی — ہوا رنج و غم ہجران کا شاکی — بیان کرنے لگا دل کی تمنا
صدا آئی اوسے کا ہمرد ناداں — بصد امید جانان ناشکیبا — امید وصل ہی تھا جو کہ پابند
یہ کہکر اور بھر اک آہ جانسوز — ہوا مایوس پھر وہ آرزومند — ہوا بس مستعد آتش لگا کے
سدا شیوہ گر خبر اوسکی نہ لیتا — اوسیجا دھیر لکری کا بنا کی — گیا اوسکو سمجھا کی اب وہ کچھ راہ
سو اوسکی رای پہ وہ رای چتور — تسلی کر کے سو وہ مرد آگاہ — مع فوج گران وان ہی وہ شاہ
تمھارے باپ کی جو چھ سپہ ہے — حصار شہر تیرا ہی جو اے ماہ — بہر صورت یہان آوے کہ مر جاے
کرد نمین ہر اشک او رہا لعل مثل عشرت — اب آگی جو کہو سو وہ بجا لاے — نثار قاصد جانان کہ نامہ بیکی آتا ہے

جواب نامہ پدماوتی کی طرف سے رتن سین پاس آنا اور رتن سین کا مخفی راتکو چتہ مین مع جوگیون کو دنا اور متھم زدی ہو جانا

پلا ساقی تو اب جلدی سی اک جام — کہ آیا یار کا مدت مین پیغام
گھر اپنی یار محبوب سے بلاتا — سو وہ اسطرح مضمون رقم ہے
پلا دے مے کہ مین جلد ہی جون جاتا — سر پا فیض اپنی جو قلم ہے
کہ سن اوس طوطی شکر سے — کیا خون جگر آنکھون سے جاری
پڑھا وہ نامہ مشتاق لیکے — پڑھی اوسنے حقیقت جیکہ ساری

گل باغ حیا و سرو قامت — بہ گلزار جہان رہیو سلامت — پس از آداب شوق و لکھہ تمنا — کیا یہ نامہ جانسوز انشا
کہ اے آرام دل اور مونس جان — بہار باغ عشاق پریشان — چراغ افروز بزم عاشق زار — سحر میری ہے تجھہ بن اک شب تار
وہان اے گل تو محو گشت گلزار — یہان مین مثل بلبل با دل زار — وہان سرخوش تو ای شمشاد قامت — یہان بر پا مجھے تجھہ بن قیامت
وہان خوش خواب تو ای رشک مہتاب — یہان مین شام سی تا صبح بیخواب — وہان تو رونق کاشانۂ شمع — مین یہان بیتاب جیون پروانہ سم
بدھی تو دان ای راحت جان — مین یہان جیون لب پر پیچ پریشان — مجھے جیون ماہ تجھہ بن داغ جانسوز
یہ غفلت تا کجا کہ او خو دارا — ادھر بھی اک نگہ ای بت خدارا — کسی صورت مجھے صورت دکھا دے — مریض غم کو اپنی اک شفا دے
تپ ہجران کا تیری ہو نمین بیمار — دوا ہی میری عناب لب یار — مریض رنج ہجران کو تری یار — ہے معجون کنار و بوس درکار
کبھی بسمل پہ تو بہر تماشا — خدا کیواسطے تشریف فرما — عجب کیا آئی تو آرام جان یان — ہی واجب مور پر لطف سلیمان
سر بالین پہ میرے اے پدم تو — مسیحائی کو لا اپنے قدم تو — کہون کیا مین کہ ای مہر درخشان — سحر ہی ہے تری شام غریبان
تو آ پر نور میری انجمن کر — شب غربت کی تئین صبح وطن کر — غرض تجھہ بن الم سی نت ای گلرنگ — بر نگ غنچہ رہتا ہون نہین دلتنگ
پریشان بسکہ ای رشک چمن ہون — بسان گل دریدہ پیرہن ہون — ترے غم نے مجھے جوگی بنایا — کہ ہون مین چھوڑ اپنا راج آیا
ترا اے رشک لیلی ہو کی مفتون — پھرا صحرا بصحرا مثل مجنون — قدم سے موی سر گذری ہے ای یار — سنان خار پا سر سے نمودار
خیال زلف تو پیش نظر ہے — یہی دھیان اب مجھے شام و سحر ہے — دکھا کر شکل تو جب سی گئی ہے — کہون کیا تاب ہے پھر آفت بنی ہے
خیال وصل ہی تیرا گل اندام — رکھی ہے مجکو زندہ کام ناکام — جو صندل تو نے چھڑکا مجھہ اوپر ہے — سو اوس سے اور بھی اک درد سر ہے
رکھی چھاتی پہ لاکھون غم کے تجھہ — ترے در تک تو آ پہونچا ہون ہمدم — یہ دربان ہمیروت طبع ناساز — نہین کہ تے ہین لیکن در کی تئین باز
پہ سی وش نے پر پرواز پایا — قدم تک تیری تو مین سر آیا — کرون کیا مین کہ بس ہون بخت ناچار — در و دیوار سی رہتا ہون سر مار
یہ لکھکر چشم سی کر خونفشانی — جو نامہ پر وہ تھی الفاظ اوسکے — سیاہی سے نہین اوسنے لکھی تھے
کیا نامہ کو اپنے ارغوانی — یہ آتش بس عبارت مین تھی اوسکی — زبان خامہ تک بھی جل گئی تھی
زبس نگین بطرز خط گلزار — لکھی جاتے نہ وہ کاغذ کے اوپر — نہ ملتا گر اوسے بال سمندر
کہ معنی اونمین تھی آتش سے پنہان — کہا اوس طوطی دستان سرا سے — کہ پر جسکے تھی خوش بال ہما سے
رقم جب کر چکا وہ نامۂ عشق — کسی صورت یہ نامہ اوسکو پہونچا — کہے جو کچھہ جواب اسکا ابھی لا
سراسر چارہ و ہمدرد عاشق — کہا اسمین لگاکے تار کندن — بنا دو جلد میرا طوق گردن
بہت سا چوم آنکھون سی لگایا — غرض جسوقت گرمی اوسکی پہونچی — گئی جل بال اوسید گردن اوسکی
غرض طوطی نے جب نامہ اوٹھایا — دیا نامہ کہا کچھ کچھ زبانی — کہ اے مہر سپہر رشک بوستانی
کہ اسمین کے تار کندن تار دیگر — اوڑا نامہ کو طوطا لیکے فی الحال — ہوئی عاشق کے پیک اشک و نبال
زبانی بھی اوسے کہیو کہ ای یار — کہ موے سر سبز رشک سنبل — پدم کے پاس پہونچا نامہ لیکر
ہی تجھہ بن زیست مجکو سخت دشوار — پریشان مور ہی ہین رنج پہ بالکل
تو اوسکو جا کی میل اشک دیکھو — تعجب جس سے اوس طوطی کو آیا — عجب صورت سے جا کی اوسکو دیکھا

یہ راجہ ہے وہ عزت وار نامی — ہین رایان جہان اوسکی سلامی — رکھین کیا وصف اوسکی ہم زبانپر
سنی یہ گفتگو ے ناسزاوار — تو کھینچے تم سبھون کو برسر دار — یہ ڈر ہی تم بھی اور چیلے تمھارے
کہو یہ حرف مت اپنی زبان سے — صلاح وقت یہ ہی جاؤ یان سے — چلو جانی دو آؤ لے سدھارو
غرض یہ سنکے بولا عاشق زار — کہ اوٹھنا ہی یہان ہی سخت دشوار — قدم اپنا نہین یانسے اوٹھاتی
دکھاتے ہو ہمین کیا تیغ و خنجر — نہین آتا ہمین اس سے ذرا ڈر — یہ سر جاوی پہ کوئی ہم ہین جاتی
غم ہجران سے بس آیا ہو ہین تنگ — نہین مرگ اور مصیبت سے مجھے ننگ — ہمون تب سے بارکش رنج والم کا
لڑوگے تو لڑینگے اور لینگے — نہ لینگے گرچہ اپنا جی تو دینگے — کہ ہون باسبات سے کچھ ہم ہر اسان
یہ سُن باتین ملائم اونکی اور سخت — کہ تھے وہ مستعد مرنے پہ اک لخت — تو یان بھی کم نہین تیر دعا سے
سنی یہ گفتگو راجہ نے جسدم — ہوا قہر و غضب سے کیا وہ برہم — کیا احوال سارا جاکے اظہار
عجب صورت سے مانگین ہین یہ خیرات — شل ہی یہ کہ چھوٹا منہ بڑی بات — کرین یہ بے ادب جو ذکر ایسا
غضب ہوکر بہت ساغصہ فرما — لگا کہنے کہ انکو باندھ لوجا — گدا و شہ مین کچھ ہی حرف نسبت
لڑو اونسے شتابی جاکے مارو — اونھونکا بار تن سے اوتارو — سو میرے یہ تہ دام غضب ہین
کہ ای فرمانروائے ملک سنگل — گدا کم یہ نہین ہین بلکہ دنگل — فقیرون کی غرض یون خیر خواہی
وہ عقدی ہین جو باہم خیر و شر کے — سوا ہاتھونکے نہین مطلق اثر کے — مصمم قتل کے آہنگ پر ہے
کہ آئی تھے یہان جوگی بچارے — گئے ناحق یہان بیجرم مارے — تو بس ہوویگا عالم مین یہ مشہور
نصیب دشمنان نوع دگر ہو — تو یہ مشہور ہر جا بیشتر ہو — ولے اسمین نہوگا آپ کا نام
حقیقت کوئی سمجھیگا نہ واہی — یہ شہرہ ہوگا سہو تا باہی — سپاہ مور سی بھاگا سلیمان
مگر اے تاجور یہ کام کیجے — کہ اونکو شہر مین آنے نہ دیجے — اب آگے جو کہ مرضی ہو تمھاری
ذریر عمدگان کی سنکے تقریر — ہوئی بس دلنشین اسکے جیون تیر — چلے جاوینگے ہوکر آپ محتاج
کمر کو کھول کر بیٹھے وہ خرسند — طرف پدماوت کے فرامانہ بھیجنا رتن سین کا — قتال لشکر مجنون سے گذرا
غبار غصہ دھو نا دہن خاطر سے جاتا تک — اور زبانی قاصد کے بھی پدماوت کو ظاہر ہونا — رہی در شکل دست ممسکان بند
پلا ساقی شراب ناب گلرنگ — کچھ حال اوس بے چین کا — جو تو ای شکر خورنامہ بر کے آج جاتا ہی
ہون جسکی نشہ ہی مین مست سرشار — کہ اوس بن ہونہین جیون مینا ی دلتنگ
جواب اون جوگیون نے کچھ نپایا — بگوش دل سن ای دانا خردمند — رہی در شہر کے جسوقت سب بند
تو فرمایا رتن نے جوگیون سے — نہ انکو جب ہوا کچھ حال معلوم — وجود حاجبان تھا بسکہ معدوم
غرض یون کرکے یار نیسی وہ تدبیر — کہا سب نے کہ جو مرضی تمھاری — صلاح کار بس ہے وہ ہماری
مطلا کاغذ نامہ نہ تھا وان — رگ مژگان سے پہلے اک قلم کی — سواد چشم سے حالت رقم کی
کیا بس خون دیدہ سے وہ افشان — رکھی بین السطور اوسکی ہر از نور — کہون کیا جیون بیاض دیدہ حور

رکھیگا اس سے مجکو گر تو محروم
تو پھر اوسنے ہمارا یا نسے معلوم
ترے حق مین ہونیکی یا زبونی
رتن کیسی لگا دونگا مین دھونی

سمجھا کے اوسکو جو تقصود کی راہ
گیا تھا وہ سدا سے دور آگاہ
ادھر لے جوگیان کا ساتھ لشکر
حصار شہر کے آیا وہ در پر

در دولت جو کنڈھر پ سین کا تھا
اوسی سو چار سو سی آگی گھیرا
غرض یہ بات جیمین جو سمائی
در دولت پہ آدھونی لگائی

کرے وہ جنگ تو پھر جنگ کیجے
بہر صورت پدم کو اوس سے لیجے
سحر گاہان وہ بانکا تھا یہ معمول
پرستار ین تھین جاتی لینے کو پھول

نخل کے شہر کی گلشن مین جاکے
رتن سین کا در دولت پر گنڈھر پ سین کے آنا
کل اپنی جو لیو نہین انسے لاکے
اور برہمنو نکی زبانی خواستگاری پدماوت کی کرنا



اوسی سو رتن تھین گلسی بناتین
خوشی سی پھر نہ تھین پھولون سماتین
سود یکھا جو گیون سے در کو گلزار

نہ دروازہ یکو کھولا اور سب کے
گئین سب اغرض وانے اولٹے کے
کہ جوگی گر دہین دولت سرا کے

مسلح جنگ کا سا ہر گدا ہے
نہین معلوم مطلب اونکا کیا ہی
کہ مقصد مجھسے ہیگا آپ کا کیا

اگر ہو خرچ رہ کا تمکو درکار
جواہر دون تمھین مین اور دینار
بنا کے گھر بانی بھی رنگا دون

اگر تم راہ چلنے سی ہو عاری
تو باری دون تمھین مینگو اسواری
تو بنوا دون ابھی بانو عماری

رتن بولا او نھونسے اسی طلانی
کہو راجہ سی یہ میری زبانی
نہ دل مین کچھ ہوس لعل و گہر کی

سکا نسے قید اپنے دل کو کم ہے
کہ مثل وحشیان جوگی کو رم ہے
مگر خواہش ہی یہ لیون پدم کو

یہی ہی بھیکھ اپنی اور خیرات
سوا اسبات کے دل مین نہین بات
غرض ہم تجھسے پدماوت کو لینگے

یہ سنکر بند گان بادشاہی
لگی کہنے کہ بس اے مرد واہی
تو منہ جو پدم کا لیوسے تو نام

قدم جس جا نگہ کا باز پس ہو
وہان سو کیونکہ تیری دسترس ہو
تجھے کیا حرف نسبت اوس سے نادان

گر ہیگی زیست اپنی تجکو درکار
نہ لیجو نام لب پر پھیر ز نہار
کہ بس ہے یہ خیال خام مشغل

ورای یار ہر گز مت ورے ہو — پری ہی گو تو پر مجھسے پرے ہو — سنی جب گفتگو ی عاشق زار — کہ او سکو یار بن ہی زیست دشوار
سدا شیو ہی یہ کی پھر جنکی تقریر — کہ اسپر کر چکا ہی عشق تاثیر — مقرر ہی یہ پدماوت کا مائل — دل او سکا تیغ غم سی سچ ہی گھائل
فغان بر لب ہی یہ جو بارخ زرد — ہی گرم نالہ ہر دم بادم سرد — اسی بس آتش غم نی ہے بجھنا — قلق ہر دم ہی اسکے دل پہ دونا
تمھارا اسکے دل مین آسرا ہی — کہ یہ بیمار محتاج دوا ہی — نہ اپنی نام کی ہوگی تمھین لاج — کنک اک تازہ پھر ہوگا نیا آج
رتن یہ اونکی باتین سنکے باہم — ہوا کچھ دل ہی دل مین شاد و خرم — جو دیکھی غور سے اونکی وہ صورت — مٹی تب دل ہی ہاری سب کدورت
ہوا معلوم یعنے دیوتا ہے — کہ او سنے بھیس اپنا یہ کیا ہے — سنی تھی جو نشانی اور آثار — سوا ہیمن او سنی دیکھے سب نمودار
سوار گاؤ باشکل کلنگی — رتن نی جبکہ او سکی وضع دیکھی — کیا یعنے سدا شیو نے یہ سایا
گرا پاؤ پہ فورًا او سکے جا کے — لگا رونے زبس آنسو بہا کے — یقین یہ صاف او سکے دل مین آیا — دوبارہ ہو گیا عالم مین طوفان
لگا کہنے کہ آیا تھا مین تم پاس — کہ یان میری برآوے گی غرض آس — ہوا یہانتک وہ جوش غم کے یان — سو ہوا یوس اب مین مر چلا تھا
خدا کا شکر سو تمنے دیا کی — برآئی جب تہ میری یان تمنا — کہ ہی مجھپر بس رنج و مصیبت
مراد دل مری اب تم دلا دو — مرا احوال ہیگا جای شفقت — کیا ہی غم نے او سکے بسکہ پامال
پدم سے یعنی اب جلدی ملا دو — نہین تا جدائی مجکو فی الحال — ہوی کی روز و الم پر عیش کی شب
کہا او س بت نی اتنی بات کیا ہی — حزان کے دن گئے آئی بہار اب — بسان شانہ زلفون تک سنجاوے
تحمل دل مین رکھو اپنی خدا ہے — نہ زیر آرہ جبتک سر چکاوے — نہ پہونچی جب تلک کچھ صدمہ خار
غرض حاصل ہووے تب تلک گنج — غبار راہ تا ہر گز نہووے — نہ کچھ رنج سفر جبتک اوٹھاوے
میسر ہو نہ ہرگز گشت گلزار — جلاوے شمع سان جبتک تن مین — نہین ہوتی کوئی ایسی شب تار
ہی ممکن منزل مقصود پاوے — ہماری آرزوای مضطر حال — اگرچہ ہاتھہ آنا ہی تو مشکل
سحر جس سے نہ آخر ہو نمودار — کروں تیری تہین اب اس سے آگاہ — شتابی منزل مقصود دیکھے
مراد دل تری پر ہوگی حاصل — جواسی راہی تجھے درپیش ہی راہ — کوئی جب شہر سی باہر کو جاوے
بچشم دل رخ بہبود دیکھے — سو رہتی ہین غرض مسدود اکثر — مگر اک سمت ہی اک چشمۂ آب
ویا حسب المطالب رکو آوے — وگرنہ غنچہ سان رہتی ہین وہ بند — کہ او سمین ایک دروازہ ہی پنہان
حصار شہر کے پائین ہی گرداب — تو جیون درد وہ در مطلب کو پاوے — سہا دایان پہ گر دشمن کوئی آوے
نہین اکثر کسی پر وہ نمایان — رکھا ہی حکمت عملی سی وان پر — جو ہے مد نظر یہ راہ تجکو
ہر اک در شہر کا اعدا سی گھر جاوے — اسی صورت سی جی اپنا بچاوے — صدف آسا کھلا ہی او سمین یون در
تو بس مین کر چکا آگاہ تجکو — کہ تا غوطہ کی تجکو دسترس ہو — نہین جواور در ہین او نمین تو جا

رتن سین کا در دولت پر کندھر سین کی آنا اور برہمنون کی زبانی حرف خواستگاری پدماوت کا کندھر پ سین کو پہونچانا

جب آیا عشق ہی ہر دم کہان پھر شوکت شاہی — سوال دخت رزہی تجھسے میرا — اگر دیوے تو ہے احسان تیرا
الا اے ساقی یار غریبان — رفیق و مونس افتادہ نصیبان

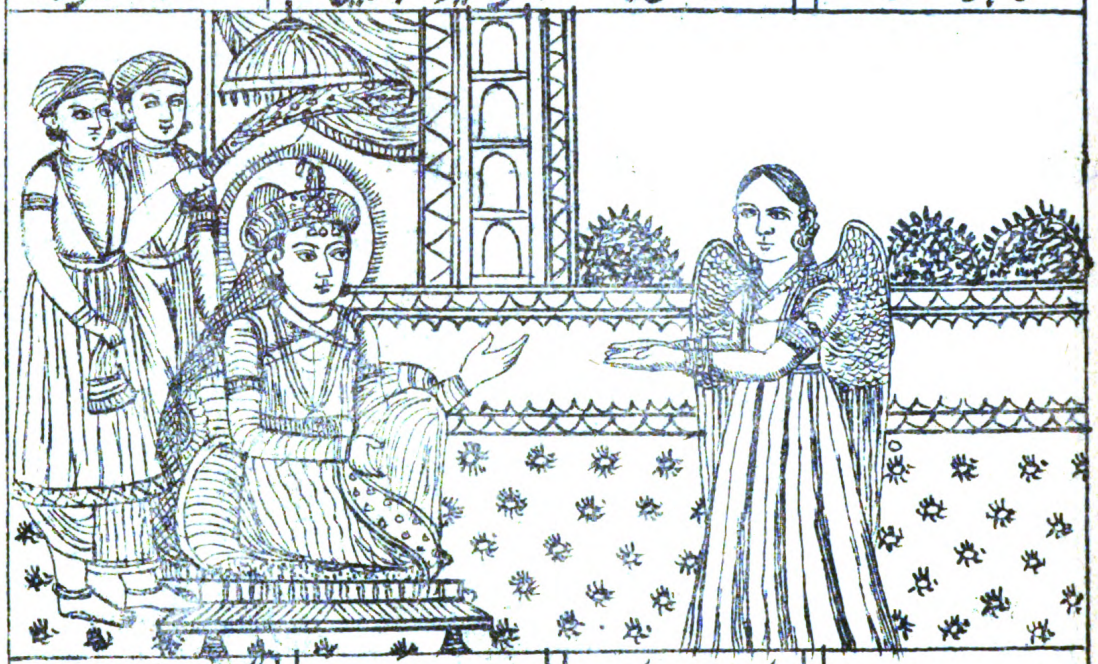
برآئی جب نہ میری آرزو یان — تو مین ناچار جلتا ہون پریشان — نہووی پاس اپنا جبکہ جانی — تو پھر کس کام ایسی زندگانی

نہ ہووے کبر مین اپنا جبکہ دلبر — تو پھر اس زیست سی ہے مرگ بہتر — یہانتک آرزو مین گھر سی آیا — غضب ہے یان سی سو مطلب نہ پایا

تو ہی پھر کہہ مجھے اب کیا کرونمین — جیون کیا خاک بہتر ہے مرونمین — اب اے ساقی مجھے وہ جام بھر دے — کہ جسکا نشہ میرا کام کر دے

پلاوہ مے کہ ہوش ظاہری جائین — گورا پاربتی کا پرنیاد کے بھیس مین آ کر رتن سین سے آنا اور — جو اسہ ارنہان ہون سو نظر آئین

ہنسی آتی ہی مجکو ہمنشین اسبالہ عاشق کو — عاشق کامل پدماوتکا جانکی تدبیر اوسکا پاس جانیکی بتانا — فلک یہ کس کس شکل سی دکھلاتا ہے



سدا شیوسی الجھی وہ غم کا پامال — کہ سہرا امتحان عاشق زار — بنا گورا نے شکل اپنی مہیا رحدار

اوٹھا کر مُنہ سے پردہ روبرو آ — رتن سی پہلے آکے حال پوچھا — کہ تو ای نوجوان کسکا ہی سائل — ہی کسکی تیغ ابرو کا تو گھائل

زبان پر لا پدم کا نام اکبار — ہوا وہ عاشق دل باختہ زار — لگی کہنے یہ گورا سسکر اسکے — کہ تو عاشق ہوا ہی کسکا جاکے

نہ اپنی شکل پہ کچھہ رحم آیا — کہ او سپر جال یہ اپنا بنایا — اکھاڑہ تونے اندر کا سنا ہی — جہان کا حسن نیبو دو سرا ہے

ہر اک صورت وہان رشک قمر ہی — قمر کی داغ جنسے دل اوپر ہے — سو اوس مجلس مین مثل شاہ ہونمین — ستارہ ہین وہ سب اور ماہ ہونمین

مین ہون فرمانروا ہی کشور حسن — ہر اک نکتہ ہی سیر اد خر حسن — نہین کچھہ قدر واں حسن پدم کی — اوسی نہین دست رس سیر قدم کی

تمیز و عقل سی تو بہرہ ور ہے — تو بہتر مجھسے کب کوئی بشر ہی — جو دانا درجہ اعلی کو پاوے — تو لازم ہے کہ اسفل کو نجاوے

کر اب بس ترک دل سے تو گدائی — کہ بخشونگی مین تجکو بادشاہی — نہ کھووے تو جوانی اور گل ایام — چل اب کر جیسے باہم عیش و آرام

فغان بر لب وہ بولا بھر کے آنسو — کہ ہان ای بیمروت کیون ہی تو — نہین مطلب برآنا اس سے میرا — مبارک حسن ہو تجکو یہ تیرا

یہ باتین کر نہ مجھسے تو ای بیباک — کہ ہی سب مجکو اوس بن آگ اور خاک — فدا اوسپر سراسر نوجوانی

مجھے جب غیر اوسکے کچھہ نہ بھاوے — تو لطف و حسن تیرا کب خوش آوے — نہین بن مرگ مجھکو اور چارا

تو کیا گر حور ہووے آ مقابل — تو البتہ قصور اپنا کریگی دل — ملے رہنے کے خاطر باغ رضوان — عجب کیا یار بن ہو مثل زندان

رہی چندی اسی صورت شب و روز — سہ و خورشید باداغ دل آفروز — کہ اکدن تنگ آکے بادل ریش — غم دوری سی اوسکی مرد دلریش
صنمخانہ مین جاکے وہ پریزاد — سدا شیو سی لگا کرنے یہ فریاد — کہ ای بے فیض سنگ تیرہ کہسار — نہ آخر تو ہوا سیر امدگار
عبث اک عمر پوجا تجکو مینے — کیا مطلب میرا آہ تو نے — ترے کوچہ کو مین سمجھا تھا گلزار — سو وہ پر خار نکلا آخر کار
عبور بحر کرنا حسب دلخواہ — غرض ہی شیر کے مشہور ہمراہ — دم بزہا تھہ مین آوی کسیکے — تو البتہ کنارے ہی یہ ڈوبے
کہان کشتی مری لیکر ڈوبائی — نہ ای بت تو نے کی یان ناخدائی — صدا یون تبکدہ سے اوسکو آئی — نہین یان کچھہ خبر اپنی پرائی
تجھے جس شمع سی ہی مثل خس لاگ — گئی بھڑکا کے سو یان بھی وہی آگ — کہون کیا تجھسے اپنی حالت زار — دوا اوسکی کرے ہووی جو بیمار
مرا خود حال غم ہے یہ بنایا — کہے تو ہو گیا پر یونکا سایا — مجھے رہ رہ کے ہیگا یہ پر لیجا — یہ بیداری ہی یا کچھہ خواب دیکھا
کہون کیا مین کہ پریان چھوڑ کیلا — یہان کسواسطے آئین مری پاس — جو آئین تو گئین پھر کیون شتابی — مجھے جیون عاشقان دیگر خرابی
زمین پر چرخ سے یان آشکارا — کیا تھا چاند تارون نے گذارا — رتن نے جو جواب صاف پایا — کہون کیا جو جواد اوسکی جیمین آیا
دربت پر منگا کے چوب انبار — ہوا جلنے کو دیکر آگ طیار — یہی بس جیمین اپنی اوسنے مٹھانی — عبث ہی شمع سان یہ زندگانی
نہ پہونچی گرچہ ہم اوسکے قدم تک — غبار اپنا تو پہونچی گا پدم تک — لگا ہونے بتو نمین اوسکا چرچا — کہ ناحق ہی رتن آتش مین جلتا
کوئی ہم مین سی اوسکے تین بچالو — شرار درد و غم اسکا بجھالو — اگر جل جائیگا جسدم یہ جوگی — پڑیگی پھر سبھون پر ہتیا سی
جو ہووے آکے اپنا یون قدمبوس — نہ کیجے آپ سے پھر اوسکو مایوس — سنو مان اوسمین اوسکا بھلا حال — سدا شیو پاس جاکی دم مین فی الحال
بیان کرنے لگا احوال سارا — کہ جلتا ہی کوئی جوگی بچارا — جلے گر آپ ہی تنہا تو پھر کیا — ہمین بھی ساتھہ ہی اپنی جلاتا
تمھارا جو مکان ہی وان پہ آکی — ہی یون بیٹھا غرض دھونی لگاکی — ہزارون ساتھہ اوسکے جوگی چیلے — کہ وہ بھی یون ہی اپنی جی پہ کھیلے
کوئی دم مین کہ جلتے ہین وہ جیون کاہ — کیا القصہ مینے تمکو آگاہ — اگر کچھہ نام پر بھی اپنی کد ہے — تو ای شیو اون پہ یہ وقت مدد ہے
جلاتی اوسکی بس عالم کو ہی آگ — تو بجکر دانسے ہین آتا ہون یان بھاگ — غرض سنکر سدا شیو مستعد ہو — چلا لے ساتھہ گورا پاربت کو
بدل کر جیون کلنگی بھیس یکبار — ہوا سنگل کے جانب کو وہ طیار — چلا دانسے وہ گورا پاربت ساتھہ — بہم ڈالے ہوئی جیسے کوئی ہار
سوار گاؤ کاندھی مرگ چھالا — گئی ڈالے گلے مین اور مالا — رتن جلنے کو جسجا مستعد تھا — سحاب و ماہ جیون دست و گریبان
لیے کنٹھی وہ ڈورا اپنی سب ہاتھہ — جبین پر ماہ اور ہوی پریشان — بہم کرنے لگا اوس سے یہ گفتار — شفیق حال عشاق پریشان
مہادیو اس طرح سی اوکی پہونچا — بلو مین ساتھہ ساتھہ اوسکی ہنومان — کہ جوگی کیون ہے تو جلنے کو طیار
ہوئی بھاری تجھے کیون زندگانی — جو کھوتا ہی تو اپنی نوجوانی — فلک سے کیا مصیبت تجھپہ آئی — جو تو نے آگ ہے اسجا لگائی
الم ہی کیا تجھے ای غیرت باغ — برنگ لالہ جیون کھاتا ہی تو داغ — تجھے ای ماہ سچ کہ کیا الم ہے — ہلال آسا تو کسکے غم سی خم ہے
سرشک چشم تیرا کیون ہی ڈھلتا — بسان شمع کہ تو کیون ہی جلتا — تو وہ بولا سپند آسا چٹک کر — وہین قدمونپہ اوسکے سر پٹک کر
کہ ہی تو کون سمجھا نیکو آیا — جلے کو اور بھی دونا جلایا — مجھے ہی عشق کی آتش نے بھونا — جلایا تو نے سو آ اور دونا
کہو نمین کیا تجھے غم کا برو گی — بنا عشق پدم سی ہو نمین جوگی — جو دیکھے ہے مجھے تو شکل محتاج — سو مین آیا ہون اپنا چھوڑ کر راج
پرستش مینے کی یان دیوتا کی — تمنا یان نہ برآئی سو میری — سدا شیو کا مجھے اک آسرا تھا — کہ حاصل ہو گی یان میری تمنا

ملا اوکھا کوا نروجس طرح سے | برآوے تیرا مطلب اسطرح سے | انیسو نے یہ دی تعبیر اوسکو | تمھارے دل کو راحت اور خوشی ہو
سُہاگ اور بھاگ ہوے سب تمھارا | کہ ہو یہ خواب جلدی آشکارا | اودھر اس بات سے خوش وہ شکر لب | کہ ہو تعبیر ظاہر خواب کی کب
پلا ساقی مجھے جام مے ناب | کہ دل میرا ہوا جاتا ہے بیتاب | مین تیری جام سے ہون مست سرشار | کروں راجہ رتن کو غش سے ہشیار

رتن سین کا ہوش و حواس مین آنا اور اپنا حال مصیبت کا بتخانہ مین سدا شیو کو سنانا



جدا رکھتا ہی تجھسے مجکو جانان گردش گردن | دگر نہ یہ جدا رہتا تو کاہے کو بھاتا ہے | پدم کی لکھ کی درد و بیقراری | رتن کی اب لکھو مین آہ و زاری
کہ یان جسدم رتن کو ہوش آیا | تو جلوہ یار کا اسنے نپایا | طپش سے دل کی اپنی جان کھونے | لگا بیتاب ہو ہو کر وہ رونے
کیا خونناب دل آنکھونسے جاری | لگی افزود ہونے بیقراری | بسا دولت کہ آید برگذرگاہ | چو مرد آگہ نباشد گم کند راہ
وہ ہوش آیا تھا بیہوشی کا دیا | افاقت سے تو کچھ غش سا بھلا تھا | غم آیا اور اوسپر فوج در فوج | کہ جوش بحر جیسے موج در موج
نہ دیکھے پر تو وہ جوگی بنا تھا | جو دیکھا تو کہو مین حال کیا تھا | خبر سر کی رہی نہ کچھ قدم کی | نظر کے سامنے صورت پدم کی
تصور کرکے اوسکا قد و قامت | سراوسکے پر ہوئی برپا قیامت | کہون کیا دیکھ نقشہ اوس پر کیا | درد دیوانگی اوسپر ہوا وا
اگرچہ صبر تھا غم نے جلایا | رہا تھا کچھ سو آنسو نے بہایا | ہوا غم پر غم دیدار طاری | لگی افزود ہونے بیقراری
غرض حالت یہ اوسکی ہوگئی بیان | کہ رہ جاتا ہی قالب جیسے بیجان | کیا صبر و تحمل نے کنارہ | جو بحر درد و غم نے جوش مارا
پدم کی شکل اوس جا یہ بنی تھی | کہ اوسکو و سپدم یہ جانگتی تھی | اد سے وان دیکھکر آتی تو آئی | دل بیکل سے لیکن کل نپائی
وہ کھڑا تھا جو اوسکا رنگ زعفرانی | ہوا ہی رشک رنگ زعفرانی | ہوئی اوسکی وہ کیفی مست آنکھین | بسان مردم رنجور پل مین
اوڑا چیر لیے اوسکے رنگ جوبن | خزان دیدہ ہو کوئی جیسے گلشن | غم جوگی یہ کچھ دل مین سمایا | کہ دل ہی دل مین آجوگی بنایا
محبت نے کی دونون دل مین تاثیر | ہوا پیوست دونون دل مین اک تیر | اودھر اوسکو طپش اسکی الم کی | اودھر تھی مبتلا یہ اوسکے غم کی

زبانی اوسکی سنکر حال سارا — چلی طوف صنم کو وہ خود آرا — نہایت مضطرب وہ سروقامت — گئی اودھر کو باشور و قیامت

غرض دن بھی پرستش کا تھا اوس روز — کہ وان پر یہ گئی مہر دل افروز — پرستش کا اونھونکی ہی جو دستور — بجالا کر سراسر غیرت حور

کھڑی ہو دست بستہ کھینچکر آہ — لگی یون عرض کرنے بت سے وہ ماہ — تمھاری دیو جی چیری کہاؤن — تعجب ہے مراد اپنی نپاؤن

ہماری ساتھ کی سکھیان ہیں جتنی — دیا سے آپکی دولھن کہائین — کبھی مورت سی جاکر کا لکا کی — فدا ہو ہو کے اوسکی یون کہے تھی

کہ صدقے تیری اے مانا بھوانی — ملا دے مجھسا کوئی مجھکو ثانی — تو نسے اوسکو آتی کچھ نہ آواز — بہ تنگ آکر تو یہ کہتی وہ طناز

عبث پتھر کو مینے سر جھکایا — کہ مطلب ایک بھی ان سی نپایا — جواب آتا اوسے کیا اون جو پنسے — کہ دیکھا اوسکو وہ اپنی مرگہ تھے

غرض اک دیر مین نکلی وہ مہرو — کہ چلیے اپنی بھیرو دولت سرا کو — کہ اسمین وہ پرستار و فا کیش — لگی کہنے کہ ای رانی وہ درویش

عمارت وہ جو سمت شرق یان ہے — سوا وسمین وہ گروہ جوگیان ہے — ز بس ہی حسن سے اونکی سراسر — بسان مطلع خورشید وہ گھر

بہانہ جو تھی اوسکے بس کہ وہ ماہ — کہی سو بات اوسنے حسب دلخواہ — صحافہ مین بصد شوکت اودھر کو — ہوئی جو ہی روانہ وہ پری سو

کشش تھی بسکہ یہ عشق گدا کی — کہ آپہونچی سواری بادشا کی — پرستارین جلو مین ایدھر اودھر — بھنور قربان جیسے گل کے اوپر

اودھر تو اوسکو تھی ہی انتظاری — کہ آپہونچی ہ پدم کی دان سواری — اوٹھایا جو ہین پردہ اونہی یکبار — نگاہین دونون کی باہم ہوئین چار

کہون کیا عشق نے جلوہ دکھایا — ادھر اسکو اودھر اوسکو ہوش آیا — ادھر دودھر ہوئی دونون وہ بیہوش — کمال نشہ مین جیسے قدح نوش

وہ گھائل اوسطرف تیر مژہ سے — افاقہ کچھ پدم کو اوس مین آیا — کہ اوس نے آپکو اپنے مین پایا

اوتر ڈوبی سے اور صندل لگا کے — ہوئی حالت ابھی سے یہ تمھاری — برار آویگی کب صحبت ہماری

رنگی کپڑے جو تمنے تو ہوا کیا — خواب دیکھنا پدماوت کا بیچ تصور رتن سین کے اور تعبیر پانا اوسکی اپنے ہمدمون سے — بنے جوگی نہ لیکن جوگ سیکھا

عجب ہی مہ تھی ای یارو یہ پرجوش — خفا ہوتا ہی کس سیکھ اور دامن چھوڑاتا ہے — کہ ساقی اور مے دونون ہین بیہوش

نہین مین چھوڑتا دامن تو پھر جانیکو جو ہے — حروف رمز چھاتی پر بنا کے — چلی القصہ وہ صندل لگا کے

وہ حلقے کان مین دیکھے جو اوسکے — ہوئی حلقہ بگوش اوسکی وہ دل سے — پھنسا کر دل کو جوگی کی جٹا مین — ہوئی رونق فزا دولتسرا مین

ز بس مضطر نہایت مثل سیماب — فغان و نالہ بر لب چشم پر آب — طپش سے دل کی از حد ناگوارا — غرض جیون تو ن وہ گذارا روز سارا

ہوئی شب اور بھی غارتگر جان — برنگ لف پر پیچ و پریشان — تصور تھا اوسی زلف رتن سے — کٹی القصہ شب رنج و محن سے

بیا دروے جانان آخر کار — ہوئی پردے سے شب کے طالع اظہار — اوٹھی عادت سی اپنی وہ گل اندام — نہ آیا تھا اوسے از بسکہ آرام

غرض بیٹھی وہ تخت زر پہ آکے — مصاحب اوسکے بیٹھین گرد جاکے — لگی کہنے اونھونسے رشک مہتاب — رہی ہون رات ساری آج بیخواب

دل بیکل سے ہرگز کل نپائی — کہون کیا مین کہ کچھ غفلت سی آئی — گئی مین ہو سحر گاہان جو بیتاب — عجب عالم کی دیکھی طرفہ اک خواب

کہ نکلا غرب سی خورشید انور — طلوع ماہ بھی ہی شرق اوپر — طرف مہتاب کی ہے مہر آیا — بہم دونون نے اک جا وصل پایا

ہوئی راونسے راون گدھ اوپر جنگ — نہین معلوم کچھ اسبات کا ڈھنگ — سنی ہمزادون نے اوسکی جو تقریر — کہا اسبات کی ہیگی یہ تعبیر

پرستش کو گئی تھین کل جو تم وان — ہوئی تمپر ولایت کی نمایان — مہ و خورشید ہین یہ مرد اور زن — ہوا اسبات سے دلپر یہ روشن

کہ راجہ سمت مغرب سی کوئی آئے — تو بس شادی تمھاری اوس سے ہوجاے — برآویگے اگرچہ مطلب دل — پہ کوئی جنگ بھی ہووی مقابل

پرستشگاہ عالم بس ہی یہ در — مراد خلق بر آتی ہے اکثر — حصول دین و دنیا سبکو یان ہے — تمھارا فیض عالم پر عیان ہے
کوئی کیسا ہی یان معصوم آوی — نہین ممکن کہ وہ محروم جاوے — مراد دل مری سب جسکے لخواہ — بتان آمادہ کرد و جلد للہ
کبھو افلاک کے جانب نظر کر — غم دل سے کہی تھا آہ بھر کھبھ — کہ کب ای گردش ایام دلخواہ — فران مشتری ہووے گا باماہ
بلندی پائے کب میرا ستارا — ملے مجھ سی جوا وہ ماہ پارا — طپش سے غم کے وہ مہر درخشان — بسان ذرہ بیتاب ہر آن
ستمدیدہ شب تار جدائی — بدل خواہان دعائی روشنائی — شتابی ساقیا اک جام بھر دے — کہ جو پیتی ہی مجکو مست کر دے

سہیلی کا پدماوت کے پاس آنا اور نادانستہ رتن سین جوگی کا مذکور کرکے رغبت دلانا

تری مے سے جو کیفیت مین پاؤن — تو پھر اور دنکو بھی رغبت دلاؤن
فغان از زاہد و بتخانہ کی جانب کو دل میرا — پرستش کو صنم کی آج کیا رغبت دلاتا ہے
سیمان سے یون فسون خوان محبت — کہی ہی داستان عشق و محنت — پدم کی وہ پرستار وفا جو — جو آ کی تھی دہان طوف صنم کو
جو دیکھی اوسنے یہ جوگی کی صورت — سراپا حسن اور خوبی کی صورت — کہون کیا مین کہ جیون آئینہ حیران — نسیم آسا چلی سوی گلستان
مے جوبن سی اوس جوگی کی یکبار — ہوئی تھی بسکہ مست شش سر شار — غرض جیون تعین پدم تکی جلگی فی الحال — کہا سیر صنمخانہ کا احوال
کہ ای سر تا قدم سرمایۂ حسن — حدیث عشق الفت آیۂ حسن — عجب دیکھا ہی مینے ایک عالم — کہ جای حیرت و حسرت ہے عالم
یہانسے تنکدہ وہ جو قرین ہے — زمین باغ سی جسکے زمین ہے — وہان آج ایک حلقہ جوگیونکا — خدا جانے کہان سی آکے اوترا
کہون کیا مین ہزارون اوسمین جوگی کی — پری کی شکل پر غم کی بروگی — سبھی سولہ برس کے یا کم و بیس — سنان خار غم سے بادل ریش
اور اونمین اک گرو اونکا جیون ماہ — وہ سب ہین فوج جرا وسکی اور وہ شاہ — عجب صورت سی وہ والا گہر ہے — زمین پر دوسرا گویا قمر ہے
خدا جانے کہ ہی کسکا بروگی — کہ نکلا اپنے گھر سی دین کی جوگی — سنا تھا گرچہ گوپی چند کا حال — پہ ہی اوس سے زیادہ اسکا احوال
کیا تھا بھر تری نی ترک گوراج — نہ ایسا ہوگا وہ جیسا ہی یہ آج — کہون کیا مین کہ اوسکی دیکھہ حالت — جگر پھٹتا ہی اور آتی ہی رقت
بیان کیا کیجیے جای عجب ہے — کوئی شہزادہ عالی نسب ہے — وہ یا ہی یہ کسی راجہ کا بیٹا — کہ اپنا چھوڑ کر ہی راج آیا
پرستش کو صنم کی جو چلو گی — مری کہنے سے کیا ہی دیکھ لوگی — شتابی جام دی ساقی نکر دیر — کہ مے پینے سی ہوتا ہون نہین سیر

پدماوت اور رتن سین کا سامنا ہو جانا اور دونون پر عالم بیہوشی اور بیخودی کا آنا

ملاقات پدم ہی یان رتن سے — ملی ہے عندلیب نو چمن سے
خدا کیواسطے ایدل تو یون بیخود نہو جانا — کہ تیری جذب الفت سے وہ کافر آج آیا ہی



چلی سمت صنمخانہ وہ مہرو — کرے نظارہ تا روی صنم کو — یہ دیکھا کرکے اوسنے وان گذارا — کہ ہی اک ماہ اور صد ماہ پارا
پرستش کو صنم کی وان تھی آئی — نظر آئی بتون مین اک خدائی — جو ہین دیکھا وہ جوگی ماہ پیکر — ہوئی آئینۂ حیرت سراسر
بچھا کر مرگ چھالا اپنا اپنا — جدھر دیکھے ہر اک جوگی ہی بیٹھا — بھبھوت اپنے پر ملتے گو وہ ہر آن — صفا حیون آئینہ تھے وہ دو چندان
وہ حلقہ کا نمین خار تکر ہوش — دل عالم ہی جنکا حلقہ در گوش — وہ زرین اندوہان جیون پہ بالا — وہ ہر اک پاس اک اک مرگ چھالا
لباس اونکا وہ رنگین کہربائی — برنگ کاہ ہمرہ اک خدائی — وہ عالم اونکا کیا کہیے کہ کیا تھا — کہ جن پر اک جہان جوگی ہوا تھا
کوئی ہاتھو نمین سمرن اپنی لیکر — دھیان و گیان مین کہتا تھا ہر ہر — وہ عالم اونکا تھا اک جاے عشرت — نگہ بھر جسکو دیکھا کر گئی غش
خصوصاً جب نظر آیا رتن سین — گیا بس دیکھتے ہی صبر اور چین — عجب عالم مین دیکھا اوسکا عالم — کہ یہ عالم ہی عالم مین بہت کم
وہ صورت رشک مہر و ماہ کنعان — سرور خاطر طبع عزیزان — ہی بیٹھا صندلی جوگی بچھائے — بھبھوت اپنی بدن اوپر لگائے
وہ سر سے تا قدم سوئے پریشان — تہ ابر سیہ مہر درخشان — وہ پیشانی کا اوپر دکا عالم — ہلال و بدر گویا ہین یہ باہم
کہون کیا وہ مژہ تیر جفا کار — جگر سی ہو جو اک ہی وار مین پار — قیامت چشم مست اوسکی وہ شہلہ — کرین جنگ بھلے کو پل مین بیمار
صدف کیطرح کان اوسکی طرحدار — وہ مندری اونمین ہے کیا درشہوار — بیان کیا کیجی عارض صاف خوشرنگ — صفائی گل جنھین ہو دیکھکر دنگ
وہ بینی دیکھکر عالم ہی کہتا — الف ہی نقشی وحدت نے کھینچا — کہون کیونکر نہ غنچہ اوس دہن کو — کہ رہ مطلق نہین جسمین سخن کو
وہ لب یاقوت یا گلرگ تر ہین — وہ دندان غیرت سلک گہر ہین — کہون کیا اوسکا وہ چاہ زنخدان — کہ چاہ مسکن صد ماہ کنعان
بیاض گردن اوسکی دیکھے پاوین — ندامت سی نہ آہو سر اوٹھاوین — وہ شانہ اور بازو اور کلائی — کہ عاشق جنکی ہی ساری خدائی
وہ پنجہ غیرت برگ چناری — خط اللہ کی صورت ہی سہاری — صفائی سینہ کا عالم کہون کیا — کہ ہی اک صندلین لوح مصفا
شکم ویسا ہی کچھ صاف و ملایم — کہ ہو مخمل کو جس سے شرم دایم — نہو دل ناف کو کیون دیکھ بیتاب — کہ بحر عشق خوبی کا ہی گرداب
کہے ہی خلق جسکو سو کمر ہے — سیان ہم بھی فرق ی دیکھین کدھر ہے — سرین نیچے کمر کے جلوہ گر ہین — کہ اک رشتہ مین لٹکے دو گہر ہین
وہ زانو کی صفائی اور ملاحت — کہ آوے دیکھ آئینہ کو حیرت — عجب وہ ساق سیمین شمع کافور — سراسر حسن خوبی معدن نور
غرض سر سے دمی تا ناخن پا — بلا بالا قیامت سرو آسا — دل و جان کو ہو جس سے راحت و چین — بایں عالم کہون کیا وہ تن سیمین
لگائی آنکھ دیوار چمن پر — کہ آئی وہ گل باغ جوانی — کہ یعنی جب وہ گلشن کو چلی تھی — خبر طوطے نے پہلے اوسکو دی تھی
غرض وہ کھینچ آہین ہر طرف سے — برائے گشت سیر بوستانی — سو یہ تھا منتظر اوسکے قدم کا — کہ جلوہ دیکھے تا حسن پدم کا
یہ پڑھتا تھا غزل اک درد دل سے — صبا نے تیری مقدم کی سنائی — تن بیجان مین گویا جان آئی
شب فرقت سی تا ہو وی رہائی — بسان قیس مین اودھر تا بابان — بیابان کی بہت سی خاک اوڑائی
دکھا جلوہ مجھے اودھر تا بابان — بہار داغ دل آ دیکھ میرے — تجھے سیر گلستان گر خوش آئی
چھٹا کر بادشاہی تیری غم نے — تری صورت ہی جوگی کی بنائی — دکھا صورت کہ ہون مانند نرگس — سراپا چشم از رنج جدائی
قدم رنجہ نہین کرتا تو ای گل — ہی شاید پاؤ نمین مہندی لگائی — سر ریا بادشاہی سی ہی عشرت — مجھے خوش تیری کوچے کی گدائی
تری در تک تو آپہونچا ہون مرمر — تری محفل مین ہو کیونکر رسائی — تمہارا جگ مین ہی وہ آستانہ — کہین ہین جسکو مسجود زمانہ
غزل یہ درد دل سے پڑھکے وہ ماہ — صنم خانہ مین جا کہتا تھا بھاہ

بہم لے چند گل کو بستہ کرکے — پھری کوئی لیے گلدستہ کرکے — اشارہ دنسے کسکی کوئی بلاوے — کسی کو کوئی کچھ عالم دکھاوے

گل سوسن سے کوئی ہمزبان ہو — کوئی نرگس سی باندھی ٹکٹکی کو — چھبیلی کوئی اپنی قد کو دکھلا — کرے سرو چمن پر حشر برپا

ادھر اودھر ہو کوئی مست بیتاب — لگاوے خوشہ انگور پر تاک — ہی کوئی توڑ نیلو سیب آئی — لے کوئی توڑ چٹ سی ناشپاتی

انار و نکی کوئی دانے نکالے — چبا دانتو نمین اور اوسکو نرالے — اوچھل کر کوئی نارنگی کو توڑی — نہ جبتک ٹوٹے ٹہنی کو نہ چھوڑی

کوئی غنچہ دہن اور غیرت گل — پھرے گاتی ہوئی مانند بلبل — غزلخوانی کرے کوئی خوش آواز — سنی تھی کان دھر کر کوئی طنبار

کسے کے پاؤن پر کر سر کا سایہ — جتا جاتی تھی کوئی کچھ کنایہ — کوئی طرار شاکی ہو کسی کی — کہے تجکو خبر کیا میری جی کی

اگر مرجھایا گل تو دیکھے غافل — بلاشک اوسکو میرا جانیوالا — کسی کو کوئی آنکھو نسی کیے ہے — ارے آئی اگر بادِ سموم لے ہے

کسی کے پاس کوئی اور کوئی دو — پھرے صحن چمن مین صورت حور — اورادو نمین وہ صنم باعزت و شان — اودھر اودھر پھری سرو خرامان

اکڑ کے جب چلی وہ سرو قامت — نہ قامت بلکہ سرتاپا قیامت — کری قمری نہ کیونکر طوق قمری — کہ ہی پامال کبکِ کوہساری

کہین زلف معنبر کو وہ کھولے — تو لاکھون پیچ سنبل کے تہین دے — دلون مین جو اوس طوطی کی باتین — سکھائی عشق کی تھین جنکے گھاتین

ادھر اودھر پھری بس مثل طرہ جال — بجان و دل نجم الفت کی پامال — گل و بلبل پہ دھر با صد بہانہ — پھری اشعار پڑھتی عاشقانہ

رہون دیدار کو اے مہر تا چند — سراپا چشم مین نرگس کے مانند — ہی میری پاس دل پر درد کے آہ — اکیلے ہو کے پڑھنا با دم سرد

بسان سنبل گلزار اے جان — تری دوری سے ہو نمین بیت پریشان — کہ جسکے نشہ مین ہون مست مدہوش

ایک سہیلی کا بتخانہ مین آنا اور رتن سین کو جوگیون مین دیکھہ جانا

پلا ساقی شراب ناب انگور — ایک سہیلی کا بتخانہ مین آنا اور رتن سین کو جوگیون مین دیکھہ جانا — صنمخانہ کا عالم دیکھہ آؤن

بہکتا باغ سے بتخانہ جاؤن — کہ گلچین قضا یان کیسے گل کھلاتا ہی — غرض گلگشت کرتی وہ خود آرا — پھری تھی باغ مین محو تماشا

چمن کی سیر تو کرتا ہی ایدل بیخبر اس سے — بسان طوطی گلزار طرار — نکل آئی چمن سے سوے صحرا — کہ وحشی طبع کو اکثر ہی بھاتا

کہ ناگہ اک پرستار وفادار



زتن کے سوز دلپر پانی چھڑکا — زیادہ لیکن اوسکا شعلہ بھڑکا — ہوئی اوسکی مضاعف بیقراری
گئے تھا اوگلیونپر ون وہ جانسوز — کہ کب آویگی یان ماہ دل افروز — رہا جو منتظر اوسکا سحر شام

یہانسے انتہای نظم آرائی میر ضیا والدین عبرت کی اور ابتدای طبع آزمائی سید غلام علی عشرت کی

گہے بنتا تھا اور گاہے بگڑتا — مری خاطر سے کردی اوسکو اتمام — نصیب دل سی تھا دنرات لڑتا
کہانیان تک یہ قصہ بس ضیاالدین عبرت نے — کہ اسمین روح بھی عبرت کی ہوشاد — اب اوسکا شوق ہر دم مجکو یون رغبت دلاتا ہے
کہ عشرت پیکی تو الفت کا اک جام — جو ہین مشتاق اونکے کام آوے — دعای خیر سے تجھکو کرے یاد
غرض قصہ اوھورا رہ نجاوے — سو مینے شوق کی خاطر یہان سے — کہ ہین شفق مری اعلی جہان سے
اوٹھا کر اپنی کلک درفشان کو — کیا تحریر یون اس داستان کو — ہوئی الفت کی آتش دل مین بس تیز
جو دو اک دن مین دن پوجا کا آیا — پدم نی یہ بہانا خوب پایا — ہوئی بیتاب پر حد سے زیادہ
غرض گھبراہٹ سے دل کی وہ ماہ — پرستارونکی جانب دیکھ بھرآہ — کرون گی سیر گلشن کی تیاری
ہے مدت سی برنگ غنچہ دلتنگ — چمن کا ہو کلید قفل آہنگ — سواری کا ہوا موجود سامان

سیر باغ کو پدماوت کا جانا اور تنہائی مین چند شعر عاشقانہ پڑھکے دل کو بہلانا

اوٹھا اب اسا قی سرمست خودکام — کہ ہر اک پھول شبنم کا جو شہنائی بجاتا ہے — لیے ہمراہ خیل ماہرویان — خجل ہو دیکھ جسکو قد خوبان
سواری باغ مین آئی پدم کی — ہی جسکے رنگ سی باغ ارم داغ — قیامت سرو اوسکے یون نمایان — بلاے خاطر جمع پریشان
چمن مین کسکی آینکی ہے شادی — وہ سنبل دانکی مشک زلف خوبان — کری عاشق کا استفسار احوال
قریب بتکدہ تھا اوسکا اک باغ — فدا جسپر سراپا جان بلبل — نسیم سرد اور سایہ ہوادار
مصفا اور رنگین غنچہ و گل — شفا بخش مریض چشم بیمار — جدا ہر کوئی گل مثل چمن ہے
وہ عالم نرگس شہلا کا ای یار — وہ سوسن بارنبان حال فی الحال — جدا رکھتی ہین اپنی اور ہی آن
وہ جاری آبجو مین اسطرح سے — بہی ہین چشم عاشق جسطرح سے — خراش سینہ آفت نصیبان
صراحی جام سی وہ غنچہ گل — جنھین دیکھی گئی دل کی گرہ کھل — غرض اک عالم بے ساختہ ہے
کسی جا موگرا اور ہوتیا ہی — چنبیلی اور کہین بیلا کھلا ہی — بہار جعفری رنگ مدنبان
نوائی کوکلا وحشت فزا ہے — وہ خیل قمریان کو کو سراہی — صدای طوطیان و عندلیبان
فصیلونپر چمن کے رقص طاؤس — ہور قاص فلک جنکے قدمبوس — وہ سرگرم ترنم فاختہ ہے
وہ سانی تاک کے غار تگر ہوش — لگا دین تاک جن پر آکی مے نوش — ہوئی داخل جو وہ اوس گلستان مین
کہون کیا رونق صحن چمن تھین — صبا فی فرش گل ہر سو بچھایا — بہار آئی گویا باغ جنان مین
مسطر مغز ہو تا میہمان کا — بسان چوبداران اہتمامی — پدم کو میہمان اپنا بنایا
نہین ہو سکتی خوبی جسکی تحریر — کہون کیا اوسکا رنگ شان و شوکت — ہوئی نرگس عصا لیکر سلامی
لگی پھرنے چمن مین اسطرح سور — گروہ خادمان تھا اوسکے ہمراہ — کہ تھا روی زمین پر قصر جنت
خیابان چمن مین ادھر اودھر — کوئی آب روان کو سدرہ ہو — وہ اونمین جو ستارونمین پھرے ماہ
پھری کوئی کسی کو ساتھ لیکر — کوئی مل مل کے دھووے دست و پا کو

جو طوطی سے سنی حیرت کی گفتار — ہوئی وہ نازنین اک نقش دیوار
نظر مین پھر گیا جوگی کا نقشا — سب اوسکی محنت و رنج و تعب کا

محبت نے بچھایا دام کا مل — پری کا طائر آسا پھنس گیا دل
دو جاذب عشق غالب تھا رتن کا — لیا دل کھینچ دم مین سیمتن کا

صنم کا ہو وی ہر چند آتشین دل — یہ عاشق کا اگر ہو جذب کامل
وہ آہن کو ہی بالتخصیص کھینچے — بر نگ سنگ مقناطیس کھینچے

جوانی کا جو عالم تھا پدم کا — سرایت کر گیا قصہ یہ غم کا
کیا غم نے جو ابرو کا اشارا — خوشی اوس سی ہوئی دو مین کنارا

لگا کر شعلہ عشق فتنہ گر نے — لگا جیون شمع غارت اوسکو کرنے
لگا مخفی کلیجے مین کڈھب تیر — کھلی چشم اوسکی رہگئی مثل تصویر

ولیکن تھی نہایت وہ تو ہشیار — ہوئی گو بادہ الفت سی سرشار
لیا دل کا دہن تھا مہر سی مینا — کہ راز عشق ہو جاوی نہ افشا

اوٹھا ہر چند دل سے خونچکاں جوش — یہ تھی جون غنچہ پر تصویر خاموش
ہجوم اشک تلخ آنکھو مین آیا — ولیکن پی گئی زہرابہ آسا

غبار آہ نے سینہ کے اندر — کیا آئینہ آسا دل مکدر
دل اوسکا سینہ سے باہر کو آیا — بہت دشوار یونسا ہو سنی تھا نبا

غرض ہر طرح کر کے راز مخفی — بطور غصہ اوس طوطی سے بولی
کہ سن ای باد پیما بیدرہ گو — خطر آیا نہ اپنے جی کا بجھکو

جو میرے روبرو یون بیحجابا — تو نامحرم کی باتین ہی سناتا
اگر ہوتا نہ پاس آشنائی — اسی باعث تری تھی ہو آئی

مقرر بیحیا ہیگا تو بذات — نہ سوچا تو کہ چھوٹا منہ بڑی بات
ادب میرا کیا یک تو گیا بھول — اوڑا دیتی ہون مارے مار کے دھول

بس اب اوڑ یا نسی جان اپنی بچا جا — کوئی دن اور دنیا کی ہوا کھا
غرض طوطی سے جو کہتی تھی وہ بات — بر نگ شعلہ دود آہ تھا ساتھ

اگرچہ سو چکر کہتی پر پیچ — یہ لرزان تھا سخن جو بن پہ تو مہ
سخن جو اوسکے لب سے تھا نکلتا — بر نگ مے تھا کیفیت مین جلتا

وہ کچھ کہتی نکلتا کچھ زبان سے — نمایان درد تھا اوسکی بیان سے
بھلا دی عشق نے سب اوسکی تقریر — ہوئی ہر بات مین لکنت زبانگیر

سحر کی ماہ کی صورت وداوم — ہوا جاتا تھا تغیر اوسکا عالم
سراپا عشق دل پر چھا گیا تھا — اوسی گرمی سی دل گھبرا گیا تھا

ہوا عشق اوسکے چہرہ پر ہویدا — ہوئی جیون لعل خشکی لب سے پیدا
ہو وقت تکلم اوسکا ہر حرف — لہو آلودہ مثل کلک شنجرف

یکایک ذوفنون طوطا وہ چیار — سمجھ کر عاشقانہ اوسکی اطوار
نہ بھولا اپنے جامہ مین سمایا — نشانہ پر جو دیکھا تیر آیا

خوشی سی پر پلا اور کھول منقار — بر نگ سبز تیر و سرخ سو فار
تری خاطر ہی اک راجہ اوجاڑا — تری خاطر ہی اوسنے بگاڑا

ترا نام اوسنے سنکر وہین فی الفور — دیا چھوڑ اپنا بستا ملک چیتور
لگا کہنے مین تیرا کیا بگاڑا — لیا کاندھے پہ اپنی مرگ چھالا

برہنہ ہو کے کر کر جوگیا بھیس — کیا تہ بند نارنجی دوشالہ
تو کر آگے جو کچھ تیری رضا ہے — وہ اپنی سی نہایت کر چکا ہے

یہ کہتا ہون کہ ہووے تجھ سی جسطور — وگرنہ تیری غم مین جان دیگا
یہ خون ناحق گلے تیرے پڑیگا

وہان بیکس کی ناحق جان جاوے — غرض اوس شوخ کی تیوری چڑھا کر
یہان ناحق تو ہتھیاری کہاوے — خیال اپنی مین عشق اپنا چھپا کر

کہا طوطی تری خاطر ہی منظور — صنم کے پوجنے کے دن ہین نزدیک
مری اس راز کو رکھیو تو مستور — کرونگی جا کی روشن جہان تاریک

دکھاؤنگی مین اوس جوگی کو صورت — جو یون جاؤن سمجھ ہی نیک فرجام
کرونگی دفع اوسکی سب کدورت — کہو مہتر مین ہو جاؤنگی بدنام

یہ بدنامی اگرچہ ہی خوش آیند — مرا کیا عاشقی سے کام ہیگا
پر اوسکو جو ہی دائم عشق مین بند — مرا معشوق آپہی نام ہیگا

رتن کو ماجرا سب کہ سنایا — کہ تیرا حال مینے کہہ بدم سے
یہ سنکر طیر تجنانہ کو آیا — ملاقی کر دیا ہے فوج غم سے

تری بھی عشق کا کاری لگا تیر — جو پوجا کو یہان آویگی پیاری
پری کے بھی کیا ہی دل کو نچھیر — تو سچ جانی گی سب باتین ہماری

جو ہو وے وصل کا نزدیک بیچارہ عاشق کو
شب ہجر اسمیں ہی دیکھا تو کچھ دنیا بنا تا ہے
لکھی ہے نکتہ سنج اب یون روایت
کہ جوگی پار اوتر جب سلامت

کہا طوطے نے اے سردار عالی
نہ رہیو جام عشرت تیرا خالی
کنارے شہر کے بتخانہ ہیگا
کہ مہجورونکا وصلت خانہ ہیگا

پدم کے وصل کا خواہان ہی گر تو
صنمخانہ مین ڈیرا چلکے کر تو
کہ اکثر پدمنی بھی وانکو جاتی
سر عجز اپنا ہی بت کو جھکاتی

ہی ظاہر مین وہ بتخانہ ولیکن
مہادیو اوس مکان کا ہیگا ساکن
ہی بتخانہ کی یہ ظاہر کرامات
کہ ہی وہ مرجع ارباب حاجات

جو اوس کشور کے سب خود وکلان ہین
بسان گوی سر سے وان دوان ہین
ہزارون ناز نینان فسونکار
صنم سی حال دل کرتی ہین اظہار

صدف مین اپنی گوہر مانگتی ہے
کوئی فرزند دختر مانگتی ہے
کوئی جوڑی کی مانگی ہی دعا کو
کہ تنہائی معین ہے خدا کو

ہی بدکارونکو اوس سے فتح حاصل
ہی عارف کے تئین مسجود خانہ
ہی فاسق کے تئین مقصود خانہ

پدم کو تیری مقدم کی خبر دون
تماشا ہاتھ آویگا تجھ مفت
ملے گا سہل مین تیر اوہان جفت

چلا جیون ہدہد شاہ سلیمان
پدم کے گھر کو ہنستا وہ لوکل
چلا جیون باغ کی جانب کو بلبل

ہوا جیون شمع اوس محفل مین داخل
پدم کی جا کے وہ داسن پہ بیٹھا
چکن کا جیسے ہووی سبز بوٹا

جگر سے کھینچی اک آہ شرر بار
امنڈ کے غم کی بدلی دلسے آئی
جھڑی آنکھونکی پلکونسی لگائی

کیا جیون شمع سوز دل کو بیرون
پھر آخر طوطے سے جب خوب بولی
شرر کیطرح سوز دل سے بولی

کہ سن ای بیوفا تا تک کہان تھا
جدا اسطرح مجھ سے میری جان تھا
ولیکن تو بہت نا آشنا ہے

گیا تو کر کے مجھسے مکر و سالوس
بہم ملتی رہی ہین دمبدم افسوس
یہ گھر تھا میری حق مین گرم تنور

نہین کی مینے تجھ بن سیر گلشن
گل و گلشن تھا تجھ بن مجکو گلخن
نظر آتا تھا آتش پارہ ہر گل

کہون کیا کیا غم درد جدائی
اوٹھائی جو مصیبت سر پر آئی
کرہ ہین غنچہ آسا دل مین میرے

بھروسا زندگی کا مجکو کم تھا
کہ ٹوٹا سر پہ میرے کوہ غم تھا
جگر کو کاٹتی تھی مثل فرہاد

ہزارون شکر اور حمد الٰہی
کہ تو نے جیتے جی صورت دکھائی
بیان کر تیری باتونکی ہون مشتاق

جہان کی سیر کر مدت مین آیا
مری خاطر ہی تحفہ کیا تو لایا
ادا کرتا ہی کیا حق پر ورش کا

وہین طوطے نے خلوت کر کے فی الحال
سنایا پہلے اپنا اوسکو احوال
کہا اک اور بھی سن قصہ غم

تجھے جس روز سے مینی تھا دیکھا
یہی کرتا تھا مین دل مین پر بچھا
ترے ساتھ اوسکو مین جوڑا ملاؤن

بر نگ تو امان خط کر کے یکجا
کرون نظارہ مین بیٹھا تمہارا
کہ اک خوشرو جوان تجھسا جو پاؤن

جو ہین اوسنے سنا مجھسے ترا نام
دیا چھوڑ اپنا خواب و عیش و آرام
رتن سین ایک راجہ مینی پایا

اب اس کشور مین آیا ہی پیادہ
بشکل جوگیان وہ شاہزادہ
تری کارن لٹا کر افسر و تاج

جو سوتا سیج مین پھولونکی اکثر
رگ گل سے تھا پڑتا خط بدن پر
پھر اسمثل فلک کہسار و صحرا

برہنہ سر و پا باد جانسوز
چلا آیا وہ جیون ماہ دل افروز
ترے خاطر جو وہ کانٹونپہ سویا

ہوئے پر آبلہ اوسکے کف پا
ترے ہین زندگی سی اوسکو بھاری
کیا تیرے صنمخانہ مین ڈیرا

ہین اب جیون غنچہ پر خار اوسکے اعضا
کسی صورت تو شکل اپنی دکھا آ
طلب کرتا ہی بت سی وصل تیرا

شعر زدہ ہی اب تیر ابکھاری
تو اوس مردے کو جیون عیسی جلا آ

ستگر نے ہزارون اوگھٹ وگھاٹ — دیے ہین موجکی تلوار سے کاٹ — نہ تیغ موجکا ڈر ہے کماہی — کہ پہنے فلس کا جوشن ہی ماہی
پھر اوس کافر نے آخر داد دی کر — لگائی تیغ ماہی کے گلے پر — ہی سبکو دیکھتا کرتا ہی غرقاب
بھرا ہی گرد یہ دریاے خونخوار — کرہ ارضی کے اوپر مثل پرکار — اگر ہوتی نہ اوس ظالم مین آفات — بناتا کیون سکندر منع کا ہات
رتن بولا کہ سن اے مہر گستر — تری باتین ہین سب موتی سی بہتر — یہ ہم وہ تشنہ ہین جو مُنہ لگاوین — زمین کیطرح دریا کھینچ جاوین
قدم ہم بحر و بر مین ہین بدلتے — نہنگ و شیر کی صورت ہین چلتے — نہین عشاق کو آفات سے بیم — رضا کو سر کیا ہے ہمنے تسلیم
نصیحت کرنے جب چارہ نہ دیکھا — بھر آئے اشک اوسکی مثل دریا — وہین ہر ایک جانب سے طلب کر — لگائین کشتیان دریا کے لب پر
رتن اور یار اوسکے شعلہ کردار — چڑھی سب کشتیون پر برق کردار — ہوا اون جو گیونسے بے تامل — ہر اک کشتی کا تختہ تختۂ گل
برنگ چشم ہر کشتی دل آویز — ہوئی یکبارگی مردم سی لبریز — بگرد چشم کشتی تھی نمایان — وہ جوگی مثل گرد آلودۂ مژگان
رتن نی لنگر غم کو اوٹھایا — جگر سے بادبان آہ کھولا — ہوا خشکی سی وہ دریا کا سیاح — وہ طوطا ناخدا اور عشق ملاح
پدم کی یاد مین وہ جان پرغم — غزل عبرت کی پڑھتا تھا بہردم — بتیاب کوئی شی نہین سیماب کے مانند — پر وہ بھی نہو گا دل بتیاب کے مانند
یہ زخم جگر کیا ہی کہ پانی ہی چراتا — یہ اشک کا پانی تو ہی تیزاب کے مانند — مین شمع کتان جیسے کے دکھلاؤن تماشے — آوی جو سر بام تو مہتاب کی مانند
ہی چشم کا در یا بھی تو اک سیر کی قابل — کیا لخت جگر تیری ہین خاشاک کے مانند — جیون موج تو شمشیر عجب کھینچے ہی ہر دم — قربان مین خود ہوتا ہون گردابکے مانند
کس بحر کی امداد کو جاتا ہی تو اے اشک — یکدست عنان چھوڑی ہی سیلاب کے مانند — عبرت تو عجب طرح سی باندھی ہی مضامین — ہر بحر غزل مین ہی رشادابکے مانند
یوہین کرتا ہزارون نالۂ آہ — چلا جاتا تھا وہ دریا مین جو ماہ — خدا کے فضل نے بادمرادی — طرف عاشق کی کشتی کے چلادی
نظر آنے لگا قلعہ پدم کا — سبک دل سے ہوا تب بار غم کا — جو ہین اوس پار اوترا جان غمناک — بجالایا ثناے ایزد پاک
نظر جب سرزمین یار آئی — عجب دھوم اوسکے دل نے اک مچائی — کبھی اللہ کا ہوتا ثنا خوان — کبھی وہ تخت کی جاتا تھا قربان

برنگ اشک جو نین کرکے ہر جا — رتن سین کا سر اندیپ کے بتخانہ مین — زمین یار پر تھا سجدہ کرتا

فرو کش ہونا اور پدماوت کا پیغام زبانی طوطے کے سننا اور تخم محبت رتن کے دل مین بونا



فلک لطف وکرم سے جس کسیکے پیش آتا ہی
اوجاڑا اوسکی تین بستی ہی جنگل بسیاتا ہی
برنگ دود مجمر گھر سے نکلا

کھڑا باہر ہوا وہ گھر سے ایسا
کہ لیوی جا کسی جنگل مین باسا
وہین سو لہ ہزار اوسکے ہوی دیہات
بمشکل جو گیان چلنے کو طیار

کہا ہمنے نمک تیرا ہی کھایا
اوا کا اوسکے مجھی اب وقت آیا
جہان تو جائیگا ہم بھی وہان جات
برنگ سایہ تیری دم کی ہین سات

رتن بولا کہ مینے تمکو بخشا
مرا تمپر جو کچھ حق نمک تھا
مری تم عشق مین آتش غنان ہو
جلاتی کیون یہ اپنا خاندان ہو

مین ہون آوارہ دشت نامرادی
ہی یار اب عشق اور اللہ ہادی
شرار عشق کو سمجھو تم سہل
ہین اوسکے آگی یکسان اہل و نااہل

تم اپنے بستی گھر کو مت اُجاڑو
نہ اوس شعلہ سے دامن اپنا جھاڑو
جو کچھ مینے کہا ہو بخش دیجو
دعا سے غائبانہ یاد کیجو

کہا یہ اور قدم وانسے اوٹھایا
کمیت عزم کو آگے بڑھایا
ہمین تو چھوڑ کر جاتا ہی کیدھر
ہوئی جیون لشکر غم اوسکی ہمراہ

وہی دلسوز اوسکے سب ہوا خواہ
چلی جیون روشنے کی جھاڑ یکبار
بسان آئینہ باچشم نمناک
رخ و سینہ پہ اپنے سب ملی خاک

دلا تو عشق کے ٹک حال کر غور
کہ یا راون کشور چتور چھوڑا
کیا ظالم نے جوگی شاہ چتور
طریق عشق مین مانند دریا

خس و خاشاک کو شعلون نے گھیرا
چلے وہ کف زنان اور نالہ زنسا
تعجب مین تھا اوسکے سارا جنگل
نظر آتی تھے جیسے بن مین ٹیسو

خس و خار اونکا سد راہ کب تھا
چلے جاتے تھے وہ سب شعلہ آسا
کہ تھی سب لٹ کھلی جیون سدیجوگن
ہوئی کیونکہ زینت بخش ماہ نو

لپٹ جاتی تھے خار خس جن کو
نہین ہرگز سراغ شعلہ مشکل
چلے جاتے تھے وہ منزل بمنزل
بچھڑتا جو سو ہوتا جلد واصل

بسان خضر تھا ساتھ اونکے جاتا
تدرو آسا رکھا کہسار مین سیر
طرف مقصد کی طوطا رہنما تھا
یہ پھر سیلاب کے مانند ٹھہرا

برنگ آئینہ صورت کو پہونچی
لیا طوطی نے جو جنگل کا رستا
چلے بندر کو در شہر غزالان
ہوا تن جیون طلائی لاجوردی

ہوئی جیون شانہ پر خار اونکی اعضا
غرض بیجا نگر بھی چھوڑ کر وان
کہ حیرت وار اونکے نقش پا تھے
برنگ سوزن آخر رشتہ راہ

اوٹھائی جو محبت گرمی و سوز
یہ پہونچے نا توان دریا کنارے
جو تھا فرمانده ملک بنادر
عجب وہ رہبر و راہ بلا تھے

نہایت باصلابت گجپتی نام
کسی نے جا خبر دی اوسکو فی الفور
برنگ خس کہ جسکو سیل مارے
عبور بحر کا ہیگا ارادہ

ہزار دن فیل کا مالک تھا خود کام
سر اندیپ اوسکے دل کا مدعا ہی
لب دریا پہ اوترا ہے پیادہ
بآئین نصیحت پیش آیا

کہ وان اوس مضمحل کا دل لگا ہی
وہین سنکر وہ دور اندیش آیا
سخن ہر ایک مثل گوہر اوگلا
پٹک کر مر گیا کہسار سی سر

کہ فرہاد عاشق بیچارہ مضطر
رہا صحرا ہی مین جیون گرد صحرا
تو اون دونون سی بھی آگی بڑھائے
کہ سیر کوہ و صحرا کر چکا ہے

نہین جس سے گذرتی موج سالم
عبور اس بحر سے تیرا ہی مشکل
کہ اس دریا کا نہ سر ہی نہ ساحل
ننگ اسکا ہی جون خاک آدمی خوار

ہر اک موج اسکی نظر و نمین پیاپی
چلی آتی ہے مثل تشنہ مے
کہ ہر موج اسکی مثل اژدہا ہی
کمر کو موج سے باندھی ہے محکم

چھپی اوس راکھہ مین وہ شکل دلگیر — نظر آتی تھی جیون خاکی کی تصویر — کیا ہاتھہ کو رخ دلخواہ سے دور — کیا ہاتھہ کو اپنے ماہ سے دور
وہ زیور موتیو نکا سب اوتارا — نچھوڑا مہر نے کوئی ستارا — سنہرا جوڑا وہ ہاتھہ نکا توڑا — نہ جوالہ کو اوس شعلہ نے چھوڑا
بنائی کچھہ عجب حالت تباہی — برنگ کشتہ شمع صبحگاہی — وہین رو رو کی رستہ جاکی گھیرا — کہ ای جوگی کریگا لب تو پھیرا
تو کیونکر جائیگا میرا سنگاتی — مین ہون الماس اشک اسجا بہاتی — تو مجھہ جوگن کو بھی ساتھہ نہ لیجا — پھرونگی مین لیے تیرا یہ میتا
جو کلنا پاؤنگی مین دیکھونگی تیرے — نکالونگی مین پلکونکی سوئی سے — جہان دیکھونگی اوڑتی گرد صحرا — کرونگی اشک سے چھڑکاؤ اوسجا
جہان پر دھوپ ہوگی وان شتابی — تری مُنہ کی بنونگی آفتابی — جہان تو بیٹھکر باندھیگا آسن — سر اپنا مین کرونگی وان سے نکاسن
تہ ہی راحت کو بہر دفع گرما — کرون گی سائبان پلکونکا پرا — لگاؤنگی کنارے اوسکے جھالر
مین دل سے کھینچکر نالہ ہزاروں — پکارونگی بر سم چوبداران — مین سر کے بالونسی دیدونگی جھاڑو
سمورو قاقم آخر وان ہی نایاب — کرونگی جسم کا مین فرش کمخواب — جلاؤنگی دل اپنا شعلہ آسا
ترے مین تاپنے کے واسطے وان — رہاؤنگی یہ دھونی سینہ سوزان — اندھیری شب ہو جس جنگل مین ہاسا
نہ رانی کو جواب اوسنے دیا کچھ — نہ اور وہ بھی خطاب اوسنے کیا کچھ — رتن جام محبت سے تھا مدہوش
بغرم راہ وہ زینہ سے کودا — بمثل آہ وہ سینہ سے کودا — وہ راہ غرم مین تھا مضطرب حال — گھڑی اوسجا گذرتی تھی اوسی سال
ہوئی بیہوش آخر غم سے ناگاہ — گریکر یا کیصورت قصہ کوتاہ — گیا در سے جو وہ جوگی نکلکر — وہ نرگس کیطرح تکتی رہی در
وہ گھر مین اور جو خرد و کلان تھے — سبھی جوگی کے غم مین خونفشان تھے — جو آئی ہوش مین پھر وہ دیوانی — کہا کرتی تھی جوگی کی کہانی
جباب آسا گیی چشم اوسنے جب وا — جگر گوشہ کے تئین گھر مین نہ دیکھا — وہ اوسکی مان جو تھی احت اشعور — برنگ صورت دیوار بیہوش
جبین اوسکی مگر نقش قدم تھی — کیا مژگان سے باصد بیقراری — رگ بسمل نمط خونناب جاری
پسر کے غم مین اوسنے جوگ سادھا — سبھی خواب و خورش یکبار چھوڑا

کوچ کرنا راجہ رتن سین کا وطن سے یاد حبیب مین اور وارد ہونا شہر دلکش سراندیپ مین



جو سلگی دل ہی دل مین غنچہ آسا — وہین آکے اوٹھا دل ہی بھبھوکا — وہین جیون دیوہ کھول افشکی اغوش — لپٹ گئی اپنے اوس شعلہ سی بیہوش

کہا ہی ہی مری پیارے رتن آہ — کہین جوگی نہین ہوتا سناشاہ — تپ غم نے مبایا تجھکو کیسا — کہ جیون شعلہ نہین دل تھام سکتا

کہین طائر بھی تک تو سوچ تو آہ — ہوا ہے حسن کے عالم سے آگاہ — خرد سی کیون تو بیگانہ ہوا ہی — جنون سی کیون تو انجانہ ہوا ہی

کف پا مین تری دیکھا ہی اکثر — کیا ہی برگ گل نے کار نشتر — کریگا کیونکہ تو صحرا مین رفتار — سنان سے تیز تر ہی جسکا ہر خار

ترا یہ ملک و دولت ہی خداداد — خدا کی داد کو مت کر تو برباد — عبث طائر کی تو سن حکایت — کیا دل کو گرفتار مصیبت

رتن بولا کہ سن ای میری غمخوار — نہین ہی ملک و دولت مجکو درکار — مین اپنے دلربا کا ہون قلندر — نہین بھاتا مجھے دیہیم و افسر

لکھا قسمت کا تھا جو پیش آیا — نوشتہ اب نہین جاتا مٹایا — کہا مانی کہ سن اے میرے مجنون — نوشتہ گر نہین ہوتا دگرگون

مجھے تو مار کر یہان سے چلا جا — زمین کے پردہ کی اندر چھپا جا — مرونگی مین جو کھا کھا کر ترا غم — کریگا کون تجھہ بن میرا ماتم

اگر سایہ ہوا ہے تجکو ای جان — بلا لونگی عزیمت خوان بہت یان — مرض نی جو تجھے گھیرا ہی پیارے — اطبا ہین بہت نوکر ہمارے

کسی نے کر کیا ہی تجکو جادو — سیانونکو یہ حال اپنا دکھا تو — اگر تجھپر اثر ہے یہ نظر کا — سپند دل مرا ہیگا سلگتا

تری مشکل کرے اللہ آسان — کرونگی جان و دل اپنا مین قربان — رتن بولا کہ سن ای مہربان تو — نہ سایہ نہ نظر نہ مجکو جادو

مین ہون بیمار آہ اوس لعل لب کا — دوا میری کرین گی کب اطبا — نہین محسوس میری حرکت نبض — روگ یاقوت ہیگی صورت نبض

غرض مجکو دعا سے کر تو رخصت — خدا کو سونپ تا آؤن سلامت — جو دیکھا مان نے ہی یہ سخت مجنون — اثر اوپر نہوگا کوئی افسون

وہ ہین زلفونکی اوسنے بال جھٹکے — اوکھاڑی عنبر افشان بال تکے — وہ بال اوسکے کلائی پر لپیٹے — بلائین اوسکی لیکر بولی بیٹے

ہوا جو تو قلندر وضع آزاد — یہ دل سے میرے سمرن کیجیو یاد — جو تو دولھن کے گھر جاویگا جانی — یہ کنگنا اوسکا گھڑی ہوگا نشانی

پھر اپنا سر جو تھا اوہو تین دہرا — پسر بیچارہ کی پانو نہین گرا — کہ بیٹا مین یہ ہون مہندی لگاتی — پدم کا تجھکو ہون نوشہ بناتی

یہ میرے اشک جاری ہین جو شر شر — گلے مین ہونگے موتیونکی ڈال لے ہار — اسی صورت سی باتین کر کے وہ ماتا — زمین پر گر پڑی جون سایہ بیجان

رتن کی اتنی مین وہ بڑھی رانی — کہا میری بھی اک لیجا نشانی — وہین توڑا اپنی سر کے عنبر بیو — کہ تھے جون دو دو شمع عود خوشبو

گلے مین اوسکے ڈالی بت کے سیلی — کہا سائین ترا اللہ بیلی — گر سیلی مین دیکھی ہو نہین ناشاد — کہ دیکھہ اس گانٹھہ کو کیجو مجھے یاد

پھر اوسنے چیر کر باہین چھینگلیا — جبین پر قشقہ اوس جوگی کے کھینچا — کہ لیجا تا نہین گر مجکو پیارے — مرا لوہو لیے جا ساتھ بارے

مین کو نظر و نمین ای گل تیری ہمن خار — پنچھوڑونگی پران قدمونکو نہار — شفق کیطرح رنگین اوڑھ چادر — ہوا جوگی مرا خورشید انور

یہ مین گویان جو ہونگی شبنم آسا — تو مجکو کیون نہین ہی ساتھ لیتا — عجب طوطی کی صحبت تو نے پائی — کہ سیکھی اوس سے طرز بیوفائی

تو اسباب سفر اب تین سے کر دور — نہین یہ سر مرا گردن سی کر دور — نہین معلوم مجکو سوتیا ڈاہ — ملے تو جب کہ اوس معشوق سی آہ

مرا مر نا سنا کر شاد کیجو — یہی اول سبا رکبا دو بیجو — رتن بولا کہ سن ای بلبل غم — چمن مین دل کے پھولا ہی گل غم

کسی کا سر و تن ہی کب مجھے یاد — سر و سامان دیا ہی مین برباد — وہ دل جاتا رہا اب ہی غم یار — چمن مین جای گل کے رہگیا خار

ولی یہ خار ہین آنکھون پہ ہر جا — لیے مژگان بنمط اپنے پھرونگا — یہ کہکر جب چلا باہر کو راجا — کیا حال اوسکی رانی نے کہون کیا

وہین جیون شمع فانوس خیالی — گلے مین اوڑھنی کفنی کی ڈالی — بجھوت اپنے ملا چہرے کے اوپر — دیا یارا کھہ مین انگارا لیکر

ہوا اک چار سو اک شور غوغا | ہوا ہر اک کے دل مین حشر برپا | نہوتا حشر کیونکر بیچ جب راج | ہوا جوگی رتن سا صاحب تاج

جوگی بن کے رتن سین کا جانا اور ساری کنبے کو غم مین پھنسانا



کرے گھر جسکے دل مین عشق پیدا رتن کیطرح | قرار و خواب و گھر بار کنبہ چھٹتا ہی
ادا کی رسم پہلے سب ادب کی | نمانی ہان سے پھر رخصت طلب کی
نہین ہے حق ترا مجکو فراموش | ہی تیری دودھ کا مجھ مین بھی جوش
شجر جون گل کا ہون پانی مین آیا | تو بھیگے مجھکو سوکھے پر سلایا
تو میری غم مین یہ جاگی کہ اک پل | لگین تیری نہ پلکین ہین شل محل
برنگ لعل تو نے مجکو پالا | بسان مہر مجھپر سایہ ڈالا
عین زرین تاج سی چون شعاعین | ہوا ہون عشق کی ہاتھ فنسی ناچار
جو انگاری کی صورت دل جلا ہے | بجھے جھوٹ اب اکھ کا مینہ ملا ہی
ہوا ہون گلرخون کا مین قلندر | جٹا بلبل نط ہی ہے سر پر
جو بیمہری نکرتی زلف خوبان | تو ہوتی مجھکو کیون شاخ غریبان
نگین و تاج و تخت و ملک و کشور | کیا مینے فدا ے نام دلبر
تو کہتا سیر دریا کو مین جاون | مگر یہ سوز دل کا وان بجھاون
جو وہ دیکھی اپنے صورت اوس پیکر کی | اوس آتشپارہ خاکستر بسر کی

اوٹھا باہر سی جوگی لیکے ناقوس | ہوا ما در کے گھر مین جا قدبوس
کہ اے اما سفر اب سر پہ آیا | مجھے کرتا ہی اب مجھسے پرایا
کہ تو نے الفت و شفقت سے مائی | مجھے بتیس دھاری ہین پلائی
شجر جس طرح گل کا نہر مین ہو | مین سوکھے مین تو گیلے پر رہی سو
جو کچھ کی تو نے مجھپر جانفشانی | کہون کیا سب تری تھی مہربانی
مرا سپنچا یا آخر فرشتا ہی | مہ گردون سے لیکر تا بماہی
کہ رکھکر عشق نے اب داغ سوزان | بنایا دل مرا سر و چراغان
مجھے چاہنی کی اب فرصت نہین ہے | یہ پیرا ہن بھی جون گل آتشین ہے
یہ کنڈل کا مین جو مینی پہننا | ہوا حلقہ بگوش اب اک پریکا
پڑا آہو کا آہوسے جو پالا | لیا کاندھی پہ مینے مرگ چھالا
پدم کیواسطے جوگی ہوا ہون | سفر کی تجھسے رخصت مانگتا ہون
جو کچھ مینے کہا ہو بخش دیجو | دعا کے ساتھ مجھکو یاد کیجو
وہین بھر لائی وہ غمدیدہ حیران | برنگ ابر طوفان دیدہ مژگان

نہین بن یار سیراب مجکو درکار — برنگ شمع ہو نمین سر بسر ہی بیقرار — نباہ دیگا جو دل کا مدعا ہی — یہ دم سینہ کا مجکو اژدہا ہے
مجھے طوطی نے یون تلقین کیا آہ — کہ عیاشی مین وصل یار مشکل جاہ — تو جبتک جسم کو اپنی نہ توڑے — دل اس دنیا و دولت سے نہ موڑے
نہ پہونچیگا کبھی مطلب کو زنہار — کہ وصل یار شاہی مین ہی دشوار — جو کوئی طالب دیدار رہیگا — نہایت کھینچتا آزار رہیگا
جسے محنت سے ہاتھ آیا پیارا — نپٹ پر زور ہی اوسکا ستارا — ہزارون مر گئی ہین کھینچکر رنج — نہین ہاتھ آیا ہرگز وصل کا گنج
طریقہ عشقبازی کا ہی مشکل — کہ ترک سر ہی اوسکی پہلی منزل — یہان جو طالب مقصود ہیگا — اوسی نقصان ہی اپنا سود ہیگا
بعیش و عشرت دنیاے فانی — ہی خواب نگیر جون افسانہ خوانی — جو کچھ تھی سرگذشت اپنی یکبار — رتن نے کہ سنائی سب بیان وار
یہ سنکر ہو گیا بیخود وہ دستور — دماغ اوسکا ہوا بی بادمخمور — کیا خالی جو دل مین غم بھرا تھا — وہ رویا پھوٹکر مانند مینا
کہا اے نیر برج سعادت — فسانہ مت سمجھ عین حقیقت — بد و نیک جہان کیا جانی طائر — حسین و زشت کیا پہچانے طائر
کدھر کی فکر تجکو لیکے ڈوبی — سمجھتا کیا ہی طیر انسانکی خوبی — خرد کو کار فرما تو بد ستور — کر اپنے سر سے سودا زلف کلدور
نوشت و خواند اوسجا کی نسگالے — تو زرکار و زر پہلے آزمالے — اگر زر سے بن آوی کر تو تدبیر — کہ ہووی زر سے جن و انس تسخیر
مین دل مین سوچتا ہون ایخداوند — کہ نادان کیون ہوا تجھسا خردمند — رتن بولا کہ ای دستور غمخوار — تری دم ہے علاج جان بیمار
ولیکن مجھسے دیوانے کی تدبیر — کریگا کون جز زلفونکی زنجیر — اگر دل زلف ہی چاہ ذقن مین — کرا فسانہ یہ تو جان اپنی مت دے
کھڑا روتا ہو نمین قسمت کا لوٹا — چھٹی رسی کنوی مین کوزہ ٹوٹا — مین دل کو آپ سمجھاتا ہون پیارے — فسانہ اوسکا ہو جاوی بہانہ
ولیکن اوسکی باتین مین کہون کیا — جواب اسطرح مجکو وہ دیتا — جو تیرے عشق کا ہووی نشانہ — کہ بہتر ہی اوڑھے اکثر عشق کا ناگ
محبت کی نہایت تیز ہی آگ — ڈسی ہی اوڑھے اکثر عشق کا ناگ — جلا ہون طور آسا وای اندھیر — کہ بہتر سالم کھڑا اور راکھ کا ڈھیر
نہا دل ایسا ناوک کا نشان ہے — کہ مژگان جسکے غمزے خونفشان ہے — نہین معلوم زخم اوسکا کدھر ہے — پڑا بسمل مگر لوہو مین تر ہے
نگہ کی تیغ کا بسمل ہون بھائی — کہ تھی جون برق لوہو مین سمائی — کری ہے یا دسن لعل سیگون — بہ رنگ بوی گل زخم دل افزون
غم کان راحت سے مین آیا ر — گلا جاتا ہون جبن لونکی دیوار — اگر قاصد کو بھیجون ہی مشکل — کہ راہ اوسکی ندیکھے گا مرا دل
دل مغموم دیکھے کسطرح راہ — اشد الموت ہیگا انتظار آہ — اگر یہ ہین ہو تو ہیگا یہ وسواس — پیام وصل ہووی یا آس یا پاس
یہی بہتر ہی سب سے آپ جاؤن — نصیب مدعا کو آزماؤن — جہانمین آپ کا ج ہیگا مہا کاج
نگین و تاج تجکو سونپتا ہون — سب اپنا راج تجکو سونپتا ہون — کہ جز صحرا نہین مجنون کو آرام
رعیت کو مری دلشاد رکھیو — مری کشور کو تو آباد رکھیو — مرا اور تیرا بس اللہ ہے یار
یہ کہکر کپڑے پھاڑی ہو کے بیتاب — کری پر زی تنا نکی جیسے مہتاب — اگرچہ غم مین تھا وہ جانگداز — پہ جیون گل پہ ہین ہنسی ہنس کیا چاک
بشکل جوگیان اک رخ چادر — سراپا تن پہ خاکستر لگائی — بگولے کی طرح صورت بنائی
سر عریان پہ چھوڑا اوسنے چٹلا — نمایان چٹلی پر کی راکھ یون تھی — کہ جیسے سرو پر بیٹھی ہو قمری
نہایت ہو گئی مژگان وہ پر قہر — خط نورستہ خاکستر سے اوسکا — نمایان جون خط زیر نگین تھا
وزیر اوسکا کھڑا تھا دم بخود وان — خبردار و نے اوڑکر صورت آہ — کہ وہ کو کہا یہ حال جانکاہ

رتن یہ ماجرا سنکر بیکبار — ہوا حیرت سے مثل نقش دیوار — پدم کے عشق نے دل مین کیا گھر — الا اے نقش بند دفتر عشق

وہ طوطا بھی ہوا کہکر پشیمان — رہا چیون طائر تصویر حیران

رتن سین کا غائبانہ پدماوت پر عاشق ہوجانا اور لباس بادشاہی چھوڑکر جوگی کے بھیس مین آنا

محبت کی تو کھینچ اس دل پہ تصویر — کہ فرہاتی ہین حضرت مولوی جام — نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — اوٹھا سینہ مین اوسکے جوش محشر

فلاں کی ہیر داغ عشق جسکے دل مین پاتا ہے — زجان برآید بدل ہوش آرام — دلیل اس قول پر مینے دوبارا — الا اے معنی صورتگر عشق

کروں کیا عشق کا مین وصف ارقام — ہوا خاموش کہکر قصہ تمام — رتن کا سُنکے یہ احوال جانکاہ — کروں تا مین رتن کا عشق تحریر

درآید جلوۂ حسن ازدر گوش — کہ مچھلی سا ہوا بی تیغ بسمل — برنگ غنچۂ نرگس وہ رعنا — برنگ مشعل کشتہ اوسی اکثر جلاتا ہے

کہ جب وہ طائر حیرت سرانجام — برنگ اشک خونین ہوگیا آب — برسنی اوسکے چہرے پہ لگا درد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

تڑپنے لگ گیا بستر پہ بیدل — لگا آتش کو پانی مین بجھانے — رخ تابان سے شک دل مین عنقاب — رتن کا حال دیکھا آشکارا

محبت کی ہوا گرمی سے بیتاب — بجھے کب مہر کے چشمہ سے آتش — گرار وروکے آخر کو وہ مدہوش — اوڑا دل سینہ سے چون شعلۂ آہ

لگا خون اشک کی ہمراہ آنے — ہوئے جمع آکے سب ارکان دولت — لگے تدبیر کرنے وان اطبا — جوتھا بیمار مادرزاد پیدا

کہان بجھتا تھا اوسکا شعلۂ یکتا — جواوس بیدل کو قدری ہوش آیا — سبھون نے اوس سے پوچھا کا دل افگار — گل خورشید کی صورت ہوا زرد

یہ سنکر حال اوسکا پر مصیبت — کھلے دیدہ برنگ چشم پیچان — جواب اوسکے جو منہ سے کچھ نہ پایا — ہوا خورشید آسا چشمۂ آب

بنا کر لخلخہ اوسکو مونگھایا — کہا مجھسے تو بول ایجان مضطر — ذرا پہچان تو مجھ ناتوان کو — برنگ ابر صد طوفان آغوش

ہر اک کے منہ کو تکتا تھا وہ حیران — مصاحب ہوگیا بانالہ وآہ — نہین بن روی کیون تیرے شہین چین — گلاب خالص اوسکے منہ پہ چھڑکا

ملنگون کی طرح بیٹھا زمین پر — پڑی کشتی مردم در تباہی — تری آنکھون نے یہ صورت بنائی — ہوا کیا تجھکو کر ٹک حال اظہار

ہوا کیا تجکو ایسا یہ جوناگاہ — جو بسمل کیطرح تو لوٹتا ہے — یہ کیسا زخم تجھکو کھا گیا ہی — لگا سر پیٹنے دستور دانا

تری آنکھون نے یہ صورت بنائی — ہوا ہی زرد کس مہتاب سی رنگ — تو ہی کس شعلۂ رد کی غم سے دلتنگ — قدیم اس آستانے کی جانفشانکو

یہ کیسا زخم تجھکو کھا گیا ہی — کروں تجھپر تصدق جان اور مال — جو کچھ اوسکا تدارک ہو تو فی الحال — ہوئین کیون مجمع البحرین عینین

تو ہی کس شعلۂ رد کی غم سے دلتنگ — لب آتش فشانکو یون کیا وا — وزیر اپنا جو غمگین اوس نے پایا — جو پھیکے گل کی صورت اور کیا رنگ

جو کچھ اوسکا تدارک ہو تو فی الحال — لگی ہے ناگہانی دل کو آتش — تو کچھ بیت پوچھ مجھسے اے ستمکش — دھوان بھی تیرے مُنہ سے ہی نکلتا

وزیر اپنا جو غمگین اوس نے پایا — کہ گذری دل مین اک لیکے خیالات — کہون کیا تجھسے مین اس سوز کی بات — برنگ نغمہ اس پر درد غمین کی راہ

تو کچھ بیت پوچھ مجھسے اے ستمکش — لگی آتش مری سینے مین اسطور — تعجب ہی لب بیگون سے فی الفور — رتن سے پوچھتا تھا حالت دل

کہون کیا تجھسے مین اس سوز کی بات — کہ آتش دی ہی ہر ساعت غم یار — نہ نکلے کس طرح آہ شرر بار — مری رگ رگ مین ہیگا نالہ مستور

تعجب ہی لب بیگون سے فی الفور — یہ گھر ہا تھو نسی زنبور رنگی چھتا — مری سینہ سی دل نے منہ کو موڑا — چنارآسا ہی آتش دل مین پیدا

نہ نکلے کس طرح آہ شرر بار — نشان اوس بے نشانکا ڈھونڈھو ڈھونڈھو لاؤ — یہ کہتا ہون کہ جوگی ہوکی جاؤن — ہوا یا قوت کی آتش ہی روشن

مری سینہ سی دل نے منہ کو موڑا — سنا ہی مینے آتش کا فسانہ — لب بالب دل ہی سب چنگاریون سے

چنارآسا ہی آتش دل مین پیدا — مجھے دل اب اوسی جانب کشان ہے — ہوا ہے سینہ یہ زنبور خانہ

ہوا یا قوت کی آتش ہی روشن — مدد طالع کی ہو تو ڈھونڈھو تو بیجے — کہ عنقا کی سی صورت دشمان ہے

لب بالب دل ہی سب چنگاریون سے — دگر نہ سر طلب مین اوسکی دیجے

لبون کی کیا کہون نمین دلربائی — مسی ملکر جو برگ پان چباوے
دہن مین اوسکے ہی وقت تکلم — ہنسے قہقہہ وہ جب مانند مینا
ہوا عالم دہن کے اوسکے غم مین — در دندان دہن مین یون مین پاتم
چبا کر پان منہ اوسنے کیا لال — کہ جیون سینجار کھلیتے ہین کچھ شی
جو سرخی پان کی پھیکی وہ پوجائے — وہین پر حلقہ نتھہ کیا کہون کا
وہ لب جیون مشربتی یا قوت دلکا — زنخ پر اوسکے ہی جو خوشنما تل
لپیٹین جسطرح کپڑی مین گل کو — وہ اوسکا ساعد سیمین وہ بازو
ہی بزم آرای دل جیون شمع لی لو — جو دیکھا حسن اوس سینہ کا خشان
حنا کا قتل ہوجاتا ہی عالم — مصفا سینہ پر جو تل عیان ہے
ہی عکس ماہ جیون دریا مین لہرائے — مصفا سینہ پر زلف دلارا
اوگا ہو جیسے سنبل بر لب آب — نہو کیونکر فرح بخش دل زار
ہی موج سنبل مین بدرداخل — کبھی نظارہ کہتا ہی کہ شہباز
رکھے دو دل ہین انگیا مین چھپاکر — وہ انگیا ہی مگر ابر بہاری
اوی ٹوپی مین رکھتی ہین شب و روز — لکھے کیونکر کمر کا اوسکی انداز
ہی چشم حور کے سرمہ کے ڈورا — نہ پہونچا ناف تک اوسکی قیافہ
دکھائی دی ہے کمتر ہوی چینی — کہون آئینہ زانو کی کیا بات
سر عجز اپنا ہی زانو پہ دھرتی — حنائی وہ کف پای نو آئین
وہ ساعد اوسکی شاخ ارغوان ہے — جو پہنے شوخ نا فرمانی جوڑا
ہو جیسے دودھ پر ہلکی ملائی — اگر پہنے وہ جوڑا ارغوانی
ہو شادی مرگ عالم ناگہانی — اگر داسن وہ شوخی سی جھمک جائے
پہ اپنی ہی کسی کی آہ سوزان — نزاکت سی لباس اوس گلبدن کا
کہ جیسے آگ پر رکھا طلا ہے — سجے ہی سو تیو نکا اوسکو زیور
وہین سیماب آئینہ کا اوڑ جائے — اوسی کس پیار سی آئینہ لیکر
نکل جاتا ہی مثل عکس خورشید — حیا مین کیا کہون اوس فتنہ گر کی
جڑاکندن پہ ہیرے کا نگینہ — جو ہو اوس آتشین خو کی مقابل
لہو بھر کر وہین مینا سے ٹپکا — دل گریان جو زخم اوس چشم کا کھائے
کہ ہین لیچہ پہ اوسکی جا اعضا — ہنوز اوس گل کا غنچہ وا نہین ہی
وہ آہوا تبلک ہی وحشت انگیز — برائے شمع بزم ماہ سیما

وہ لب جون برگ نا فرمان کا ہے
گلوی نازنین ہی جلوہ گر تھا
نہان غنچہ مین جون قطرات شبنم
برائے دفع بو ہی ظاہر مے
ہی مرکز پر طلائی خط پرکار
کسی عاشق کا جلکر رہگیا دل
ہے حسن و زافرون کی ترازو
ہوا آب بقا ظلمت مین پنہان
کسیکی مردمک کا وہ نشان ہے
نظر آتی ہے مثل موج دریا
وہ پستا نمین طلائی دست افشار
پکڑ کر ڈور سے باندھی ہے طناز
کہ نت چمکے ہی وہان برق و کناری
کہ حائل ہی کمر کی چین پشواز
کہ تھا وہ حسن کے آہو کا نافہ
کہ ہی وہ ہمنک چشم خیالات
گل مہدی سی بھی ہی شوخ و رنگین
نظر آتی ہے جیون لنکا مین سیتا
پری کی آنکھ مین بجلی چمک جائے
بجز شبنم نہین تن زیب ہوتا
کہ گل کو زیور شبنم ہے بہتر
چھپا لیتا ہی اپنے دل کے اندر
عرق کرتی ہی گرمی سے نظر کی
سپند آسا کھلے ہی عقدہ دل
وہین جیون زخم روے آپ ملجائے
صبا نے اب تلک چھیڑا نہین ہے
جو ہو سورج مکھی وہ کیا ہی اچھا

ہی کجباز و نکی دل سی راستی دور — کہ ہی الحق مُر قول مشہور — چترنی پدمنی جس جا ہون پیدا
ولیکن مین پدم کا ہون نمکخوار — ہون اوسکے قد کی صورت راست کردار — کہ ہو خوباب و خورش تجکو فراموش
سراندیپ ایک معمورہ ہی دل شاد — سمندر کے وہ ٹاپو مین ہی آباد — رہین ہین لوگ اوسمین مردم آسا
جو گرد و پیش ہستی کے فضا ہے — رخ خوبان کیصورت دلکشا ہی — کہ وان جنت کی باشندی ہین اور ترے
عدن کو چھوڑ کر جو آئے آدم — ہوئی آب و خورش سی وانکی خرم — کہ کرتی دل کو ہی جون زلف تسخیر
مگر وہ قصہ ہیگا پر نیان کا — کہ وان تصویر کا عالم ہی بستا — بسا ہی عالم تصویر کیونکر
جو اوس خطی کا ہی اب کارفرما — اوسی کہتی ہین گندھرب سین راجا — گوزن اور شیر پانی پیوین اک گھاٹ
ہی اوسکی پردۂ عصمت مین دختر — ہوئی جو پدمنی مخلوق گلفام — پدر نے اوسکا پدماوت رکھا نام
ٹھہرتا ہی نہین نظارہ اوسپر — کہون کیسا ہی اوسکا قد و قامت — بلا و فتنہ و آفت قیامت
نظر جسکو پڑا اوسکا سراپا — وہین دل سے اوٹھا اوسکی بھبھکا — بلا ٹوٹے وہین اوسپر سر شام
جواہر بال بال اوسکے مین فزون — اندھیری شب مین جیون جگمگی ہی جلو — سیہ بادل مین چمکے جسطرح برق
نمایان مانگ ہی یون اوسکے سر پر — محک پر جیسے کھینچا ہو خط زر — برنگ شعلہ بالای سر طور
وہ نیچے بینی محرابی جو دیکھی — وہین زاہد زمین پر سر کو ٹیکے — بندھا دل وہانسے چھوٹی کیا ہی مقدور
وہ ڈھیلا پیچ ہے جو اوسکا ساوا — نہ چھوڑی اوسمین آرستم کا داوا — شب یلدا مین جیون آفت نمودار
جو سر مین تیل ڈالی تھی سہیلی — رکھا تھا نام اوسکا بھی چنبیلی — وہ کاکل اژدہا زلف سیہ مار
کہا یہ جسنی یون زلفونکو دیکھا — یہ لشکر بیطرح شبخون کریگا — کری زلفون مین اپنی شانہ عاج
نمایان شانہ زلف گرہگیر — ہی ابیض فیل کے دانتو نمین زنجیر — کجا زنجیر دندان و کجا فیل
سیہ زلفون مین اوسکے شانہ عاج — روان مانند مہتاب شب داج — شعاعی خط کالا وی شانہ خورشید
ہی دل اوس مانگ کے رشتہ مین مشکل — کہ آدھی رات اندھیری ہی جائین کیدھر — گل شبو ہی جیسے شب کو پھولا
کوئی کس طرح سی دیکھے بنا گوش — نظارہ کا اوڑا جاتا ہی وان ہوش — سیہ ناگن ہی جیون اڈو نپہ بیٹھی
وہ جسپر ناز سے چین بر جبین ہو — اگر ہووی گدا خاقان چین ہو — سحر کا جس طرح نکلے ہے تارا
مگر اک مصرع قد پر سبین — ہی زر کا انتخابی نقطہ روشن — برنگ ناخن شیر اوسکی ابرو
وہ بیمار آنکھین ہو وین کیا شفا چین — نہین کرتی غنامی خونسی پر ہنر — ہی اوسکی چشم مین شاید شکر خواب
مین اوسکی چشم کی شوخی کہون کیا — کہ جسکی شکل ہی ہی خون برستا — کہ دل یان ہمنی ہین تیغونسی مارے
کنار چشم کے اک خال ہیگا — کہ جیسے بچہ آہو ہو بیٹھا — بناتے آئینہ ہین آئینہ گر
عجب حسن رخ و چشم بلا زاد — کیے جس چہرے پر اللہ نے صاد — وہ مرگان گھس پڑین مانند جوہر
جو روئین تن کی وہ سینہ کو توڑین — بھلا پھر اورکس سنہ کو سوڑین — ہے گویا حسن کے طوطی کی منقار

صفت اوس سرزمین کی ہین کہون کیا — چترنی پدمنی جس جا ہون پیدا
کہون اک قصۂ غارتگر ہوش — کہ ہو خوباب و خورش تجکو فراموش
برنگ چشم گرد شہر دریا — رہین ہین لوگ اوسمین مردم آسا
نہون کیونکر وہانکی لوگ ستھری — کہ وان جنت کی باشندی ہین اور ترے
یہ ہی سوج ہوا کی وانکی تاثیر — کہ کرتی دل کو ہی جون زلف تسخیر
خرد حیران ہی جو پانی کی اوپر — بسا ہی عالم تصویر کیونکر
قلم آسا ہی اوسکے عدل کا ٹھاٹ — گوزن اور شیر پانی پیوین اک گھاٹ
ہوئی جو پدمنی مخلوق گلفام — پدر نے اوسکا پدماوت رکھا نام
کہون کیسا ہی اوسکا قد و قامت — بلا و فتنہ و آفت قیامت
جو کوئی دیکھے وہ سوی سیہ فام — بلا ٹوٹے وہین اوسپر سر شام
عیان سوی سیہ سی فرق پر نور — سیہ بادل مین چمکے جسطرح برق
عیان سوی سیہ سی فرق پر نور — برنگ شعلہ بالای سر طور
جو باندھی کھینچکر چوڑا وہ مغرور — بندھا دل وہانسے چھوٹی کیا ہی مقدور
عجب رہتا ہی وہ سو بند زرتار — شب یلدا مین جیون آفت نمودار
دفن چاہ و صف مژگان وہ خونخوار — وہ کاکل اژدہا زلف سیہ مار
کہون کیا جسگھڑی وہ درۃ التاج — کری زلفون مین اپنی شانہ عاج
خط مینی یہ دی ساتھ اوسکی تمثیل — کجا زنجیر دندان و کجا فیل
غرض وہ زلف جو ہی باصد امید — شعاعی خط کالا وی شانہ خورشید
تہ زلف اوسکی وہ کنپھول زیبا — گل شبو ہی جیسے شب کو پھولا
کہ وہ زلف اور لڑیان موتیونکی — سیہ ناگن ہی جیون اڈو نپہ بیٹھی
جبین پر اوسکے ٹیکا آشکارا — سحر کا جس طرح نکلے ہے تارا
دبا لیتے ہین دم مین صید دل کو — برنگ ناخن شیر اوسکی ابرو
مگس کیطرح دل ہی اوسپہ بیتاب — ہی اوسکی چشم مین شاید شکر خواب
اوسی کا عشوہ و غمزہ پکاری — کہ دل یان ہمنی ہین تیغونسی مارے
مشابہ کرکے اوسکے رخ سی اکثر — بناتے آئینہ ہین آئینہ گر
جو ہووی آئینہ اوس روبرو ہمسر — وہ مرگان گھس پڑین مانند جوہر
نوکیلی خوشنما بینی طرحدار — ہے گویا حسن کے طوطی کی منقار

غضب سی اپنی دائی کو بلایا — یہ قصہ درد کا اوسکو سنایا — کہ ای غمخوار یہ طوطا نہین ہے — مری حق مین یہ مار آستین ہے
اگر یہ قصہ راجا کو سناوے — مرا نقش اوسکی نظر ونسی مٹاوے — پدم کا عشق اوسکی دل مین گڑجاے — یہ گھر بستا ہوا دم مین اوجڑ جاے
وہ ہو مجنو کی صورت دشت پیما — ہو جاوے بستی گھر مین فتنہ برپا — مرا آباد گھر کردیگا حیوان — دل عشاق کے مانند ویران
یہی بہتر کہ اوسکو ذبح کر ڈال — بلائے ناگہان گھر سی مری ٹال — وہ دور اندیش دائی تھی چودانا — مآل اوس کار کا سوچی سراپا
رتن کی طبع سی ہو کر ہراسان — کیا طوطی کو اپنی گھر مین پنہان — اوسی صورت کا اک طوطا بنایا — اوسی کر ذبح رانی کو دکھایا
کہا دل شاد رکھ اے مونس جان — کہ انسان ہووے کیا حیوان نادان — جو وقت شب رتن با خاطر جمع — ہوا رونق فزای خانہ جون شمع
وہین اوس سادہ دل خاتون نے اول — سنایا راے کو یہ قصہ مجمل — کہ مینے حسن اپنا تھا بنایا — ترے طوطی نے شاید رشک کھایا
اوٹھا کر تر شرو سر خام کردار — سپید دری انبی کی صورت نمودار — لگا بیٹھا مری دل پر خرد گم — سر منقار سل منیش کشتہ دم
مرا حق نمک اوسکو جو بھولا — یہ کہتا تھا وہ مجھسے پھولا پھولا — کہ مین دیکھی ہے اک صورت گلرنگ — ہی تیرا حسن جسکے آگے پاسنگ
کہا اتنا تو گھر کی گربہ گمراہ — پڑی جاکر قفس پر اوسکے ناگاہ — فغان ہمنے کیا پر کچھ نہ تھا سود — سزای کذب کو پہونچا وہ مردود
رتن نے سنکے اس قصہ کو سوچا — کہ آج اس دال مین کچھ ہیگا کالا — سپید و سرخ ہو غصے سی بیتاب — برنگ اشک خونین ہو گیا آب
غضب سی بولا اے برگشتہ اختر — تو میری سامنے یہ مکر کم کر — تو کر طوطی کو میری حلد پیدا — ہے تیرا مکر سب مجھپر ہویدا
وہ الا سن یہ رانی ناگ مستی — پر اوسکے لیکے ہو جاتو بھی ہستی — جہان طوطا گیا تو بھی وہین جا — نکر تو آپ کو ناحق مین رسوا
جہانمین باج ہٹ ہوتا ہی مشہور — خصوصا واجبی تھا یہ جو مذکور — ہوا رانی کے دل مین خوف پیدا — چھٹی کا دودھ اوسکو یاد آیا
سر اوسکے سی اوڑا یکبارگی ہوش — ہوا خواب و خورش اوسکو فراموش — گئی تب ایکے آگے ہراسان — تدرو آسا بچشم سرخ گریان
سر اپنا پیٹ کر اور کر کی زاری — کہ مثل زلف میری سر پہ دائی — بری کالی بلا اشب ہی آئی
اگر طوطا نہین اب ہاتھ آتا — غرض دائی نے سنکر یہ فسانا — کھجانا اوسکھڑی بہتر نہ جانا
وہین اوٹھکر برای پاس خاطر — وہین طوطا جو دیکھا لائی دائی — گئی جان اوسکی پھر قالب مین آئی
رتن کی پاس لے آئی وہ طوطا — تجھے مین آزماتی تھی نکر دھوم — کیا بس مینے تیرا پیار معلوم
کہ اک طوطی کے بدلے ای جفا جو — الا اے طوطی دانای اسرار — لگا دیتی ہی آتش تیری منقار
بیان کن پدماوت کا زبان طوطی سی بموجب استفسار راجہ رتن سین
پدم کا تو بیان کر کے سراپا — سراپا کیون مجھے ہی تو جلاتا
حضور کرنا پریرو یونسی ایکو بتاکو پہر ہے — قلم کی آتشین منقار بلبل — لکھے ہی یون شکست ساغر گل
کہ جب راجا نے اوس طوطی کو پایا — اوسے خلوت مین لیجاکر یہ پوچھا — چھپا رکھا تجھے رانی نے کیون تھا
پدم ہے کون جسکے حسن کا تو — بطور راستی کھولے پی منقار — سخن کی بو کر اس غنچے سے اظہار
یہ سنکر قصہ وہ مرغ خوش الحان — کہ ای گلدستہ باغ مروت — کہون کیونکر پدم کی مین حقیقت
ابھی بھولے سی نام اوسکا لیا تھا — بچایا مرگ سے دائی نے فی الحال — ملی تھے خاک مین ورنہ پر و بال
اگر مین راستی اپکی کہون گا — مثل ہی غلط ہرگز نہین سانچ — کہ کہتے ہین نہین ہی سانچ کو آنچ

مری ہر آن دل مین بین بدیہی
کھلا سب حال و استقبال و ماضی

خوشی سی پھول کر گھر کو برہمن
کیا البر نے یون گل رسی سن

وہین اوستاد اک زرگر بلایا
قفس زرین جون خاتم بنایا

نئی زرین قفس مین سبز طوطا
زمرد کے نگین کی طرح رکھا

کیا آب و خورش اوسکا مقرر
گلاب خالص و قند مکرر

برنگ بخت سبز اوسکو باعزاز
کیا تھا ہمنشین و محرم راز

دی ہنگام عزم صید صحرا
بیان راجہ رتن سین کا شکار کو جانا اور نا گمت رانی کے ظلم سی دائی کا طوطا چھپانا

زبانکا تھا منا حقمین ہنر مند نکی بہتہے

سخن سنج معانی محرم راز
ہوا ہے اس طرح سی نکتہ پرداز

پھونچکر نیزہ باز اوسجا ہزاران
بنایا دشت مین تازہ ستان

تڑپتا شیر تھا گولی کا مارا
ہوا بندوق کے آگی چکارا

گریزان کرگدن جاتا تھا گھائل
نہ رہ کی ڈھال تیغون کی مقابل

پڑی تھے ٹکڑی ٹکڑی جا بجا یون
کھلونی جیسے مٹی کی پڑی ہون

وہ رانی اوسکی زلف عنبرین فام
کہ اوسکا نا گمت مشہور تھا نام

کناری اوڑھنی کی منہ پہ دلخواہ
نمایان تھی برنگ ہالۂ ماہ

وہ دو در اسرمہ کا اور چشم کا فام
رم آہو کا تھا اک حلقہ دام

غرض بن ٹھن کے وہ غارتگر دل
رخ آئینہ سی کرتی تھی مقابل

نگہ کر کے وہین حسن نو آئین
ہوئی عاشق وہ اپنی آپ مین

کیا آئینہ سان اوسکی طرف کو
کہا ہنسکر کہ ای مرغ سخن گو

بہار سبزہ کے مانند ہر جا
ہر اک صورت کا کل ہی تو نے دیکھا

پدم کا تو نے ہیگا ناز دیکھا
ہے اوسکے حسن کا انداز دیکھا

کہ میرا حسن بہتر یا پدم کا
بتا دی فرق جو ہو بیش و کم کا

وہ خاموشی کو رانی نے جو پوچھا
خیال خام سے پھر اوسکو بوجھا

ہوئی جب پھر کے رانی باد پیما
اوٹھا طوطی کے سر مین اک دعوی نیا

پدم کی بات سچ ہے پر مجھے
کہ ہی وہ گل نہایت دور تجھسے

ولیکن اوس پر یرو کا کف پا
ہری منہ سی کہین لجپت ہیگا

نکل آوی جو خورشید جہانتاب
فروغ منہ اوڑی مانند سیماب

غرض سنکر یہ حیرت مین راجا
نہایت خوش ہوا طوطی سی راجا

وہین چرکینہ پنجرت کو کیا دور
نہایت تلخ کام و جان غمناک

اوسے دام محبت فی جو گھیرا
درون چہ بردن خلوت چہ جلوت

عوض اک گنج کے طوطا خریدا
کہ ہاتھ آئی اوسی سونیکی چڑیا

اوسی دھوکہ یا با آب مشک و کافور
نظر آتا اوسی وہ طائر پاک

دیا طائر کے نیلن دل مین بسیرا
جدا کرتا نہ اوسکو ایک ساعت

اوسی رانی کو جون دل سون جانتا
سخن وہ نہ برنگ خامہ یان سر کو کھناتا ہے

شکار افگن تھا با صد زینت و زین
غضب کی آتش اوس نہمین لگائی

کہ گولی کھائی تھی سر گھومتا تھا
وہ گرگ دو رو بہ و خرگوش سارے

کمان کی حلقہ مین جیون شیر تصویر
کہ جیون دستور ہوتا ہی نسا کا

شعاعی خط مین جیون خورشید انور
جو مین اوس شوخ کا لکھا سراپا

مصفا چہرہ و ابرو ی پر خم
قفس طوطی کا ہاتھو نمین لو ٹھاکر

رہا اکثر ہی بزم گلرخان مین
ہر اک کا حسن تو پہچانتا ہے

نکالے اپنی دیدۂ انصاف کو کھول
رہا چون بلبل تصویر خاموش

تو کہدی سچ نہ رہ رہنما شد
رہے نت چتر دولت تیری سر پر

ترے ہر عضو مین جادو گری ہے
نظر آوی جسے قدرت خدا کی

وہین سوچی کہ یہ طوطا ہی بدذات

سراسیمہ وہ بیٹھا منصحل تھا — دل اپنے سے اوسی رو و بدل تھا — مروت فی الواسی آخر نچھوڑا — خیال اوسنے یہ دل مین اپنے جوڑا
کہ ہے طرز وفا سے دور یہ بات — برو زر بدنہ کیجے یار کا ساتھ — تڑپتے یار ہون دام بلا مین — رہون آزاد مین بیٹھا ہوا مین
مروت کی سبب سے کام ناکام — ہوا ناچار وہ بھی طالب دام — بلا کے دام مین مرغ خرومند — طلسم سخت کی صورت ہوا بند
اوسی کا منتظر بیٹھا تھا صیاد — کہین سے جلد اوٹھ دوڑا وہ جون باد — چلا طوطو نکو دیکھ کو شتابان — ہرنگ گرد باد دشت رقصان
ہماری عمر مین کیا کہیے عبرت — فقط کہنے کو ہے نام محبت — یہ اپنے وقت کے ہین آشنا ہین — ہرنگ عمر بالکل بیوفا ہین
وفا ہیوان کی تو نے دیکھی بھائی — نباہا کیا ہی پاس آشنائی — یہ انسان گرچہ انسان ہے معتبر — وفا مین لیکہ ہی حیوان سے کمتر

راجہ رتن سین والی چتور گڈھ کا طوطی کو مول لینا اور اپنا دل اوسکی دانائی اور خوش گویائی پر دینا

اگر بچے تو ہی مالک اگر بخشے رضا اوسکی — قلم کے ہاتھ سے ہے داد بیداد — اوٹھون ہے کر گریز شاعرانہ
عجب نیرنگ ہی ہی نغمہ پرداز — ہر اک دم چھیڑ دیتا ہی نیا ساز — حقیقت شہر عاشق کی ہی کہتا — ہر اک رگ دل چھیڑی ہی جون نیش فصاد
لکھے ہی صورت حال رتن کا — اوسی کشور کا اور اوسکی وطن کا — کہ ملک ہند مین سبکو یقین ہے — نہین اک لحظہ یہ خاموش رہتا
کہو مہ جسقدر ہین اصل نکان کے — برنگ شمع مہرویان ہین بانکے — چتور آسا کوئی خطہ نہین ہے — ہر اک شمشیر زن ہی دانکا سفاک
ولیکن جتنے دان خرد و کلان ہین — بسان عاشقان اہل وفا ہین — فلک کی دیدہ نی لاکھون کئی دور — کوئی خطہ نہ دیکھا مثل چتور
قضا را اک برہمن بادل زار — چلا چتور سے ہمراہ تجار — جو عاشق کی وطن کا کاروان تھا — ہرنگ اشک مزدشب روان تھا
شبا شب قطع منزل ہین سبک پے — ہوئی جون شوق مثل نشہ مے — پیادہ برہمن ہاتھون کو ملتا — ہرنگ گرد تھا ساتھ اونکی چلتا
سر انمیپ اونکے دل کا تھا جو مقصد — بسرعت قطع کی وہ راہ بیحد — خریدا وان کسی نے سب بقدر — گہر در جان و عنبر مشک و کافور
برہمن خستہ دل کم مایہ ہر سو — خریدارانہ کرتا تھا نگاہ پو — جو تحاوہ دیکھنے سخت ناچار — گھڑا تھا جنس ارزان کا خریدار
کہ ناگہ چوک مین صیاد دیکھا — کہ طوطا بولتا وہ بیچتا تھا — کبھی اشلوک کہتا اپنڈتانہ — کبھی اشعار پڑھتا عاشقانہ
برہمن نے وہین جی بھر کئی دام — لیا صیاد سے وہ طوطی خوشکام — پھرا وہ قافلہ سب گھر کو ناگاہ — ہوئی چتور مین طوطی کی افواہ
کری ہے جسکی سبزی چشم روشن — بصیرت آدمی صورت مین طائر — بسان عقل ہر اک فن مین ماہر
دل و جان سے ہے مشتاق دیدار — وہین طوطا حضور اپنے منگایا — ہما کو رو بدو اپنے بٹھایا
جو دیکھا راے نے وہ خوش گو — برہمن سے کہا کہ مول اسکا — دعا دیکر وہ طوطا تب یہ بولا
کہ ای راجا ترا قائم رہے راج — برہمن کیا کہی گا مول تجھسے — مری قیمت تو ہرگز لے نہ سکیگا
مری بدلے اگر ہاتھی تو دیگا — مجھے اوس مول پر بھی مفت لیگا — ہین سیر سے بال و پر اوراق قاف کے
حقیقت بحر و بر کی مجکو ہے یاد — کہ مین طائر فلاطون زمان ہون — زبان دان بید خوان افسانہ پرداز
مری ہر بات ہی جون حسن کامل — فراست مین ارسطو کا ہون اوستاد — نہایت علم مجلس مین ہون ممتاز
منجم کی طرح ہر خیر و شر مین — علاج قوت بیماری دل — فلک کی سیر کرتا ہون شب و روز
ہین میرے سبع سیارہ نظر مین — برنگ حکم شعرا سے دل افروز — جہان کے راز سے ہون مین خبردار
برنگ جام جم با چشم بیدار



فلک کی کیا کہون باتین جسی آیا پایا ہی
وہ طوطا تھا جو سر تا پا تو کل
کبھی جون چشم کرتا سیر دریا
بسان رنگ عاشق درد دسا
ہوا پر سبز طوطی فوج در فوج
خوشی سی ہو گیا طوطونکا دسا
خوش اوسکو دیکھ چرخ حیلہ پیوند
ہوا اوس دشت مین وہ صید جویان
شجر کی شاخ پر سہرا ایک خود کام
خیال پدمنی مین تھا نخوان
سر شک دل کا اوسمین دانہ رکھا
زمین کی سمت کو آخر وہ ناچار
رہا حیرت سی پدماوت کا طوطا
نہ اوترا شاخ سے وہ مرغ گستاخ
ولیکن قید سے یارونکی دلگیر
کبھی کہتا تھا وہ حیرت سر انجام

برنگ دل وہین دام مصیبت مین پھنسا تھا
اوڑا کہکر کہ اب تیرا تو کل
کبھی مجنونکی صورت دشت پیما
نہ تھا آرام اوسکو غیر پرواز
نظر آئی اوسی جیون نیل کی موج
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
ہوا اس غم مین تا اوسکو کری بند
کہ ناگہ ایک صیاد فلک نام
لٹکتا تھا برنگ میوہ خام
نہایت شوق سی جیون نکسہ سنجان
قضا کیطرح چپکا آپ بیٹھا
گری برگ خزان آسا بیکبار
بسان طائر تصویر بیٹھا
رہا مانند برگ سبز بر شاخ
کہ ہی آزاد کو کیا دام سے کام

جو بیدرد و بی طوطا اوڑایا
خیال آسا چلا روے ہوا پر
نہ تھا دل بستہ خشکی و تریکا
جرس کیطرح سر گرم فغان تھا
ستمگر نے جو اپنی جنس پائی
لگا ہمراہیونمین اوڑنے دلشاد
کہ ناگہ ایک صیاد فلک نام
برنگ دام چشم اوسنے دی کھول
خصوصًا اونمین وہ طوطا فسون ساز
وہین صیاد نی بے طاقتانہ
طمع نی دانونکی طوطونکو گھیرا
نہایت شوق سی کھول اپنی آغوش
نظر مین اوسکے تھا دام فسونکار
نہ اوجھا دام مین وہ شوخ دیدہ
کبھی کہتا تھا پھنس جاکان اندوہ
جہان مین دم غنیمت اپنی جان ہے

پدم کے ہوش کو گویا اوڑایا
دئی وحشت کی اوسنے کھول شہپر
کہ وہ سایہ زدہ تھا اک پری کا
برنگ نالہ روز و شب رہ ان تھا
قیاس اونکو کیا فضل الٰہی
نہ فکر دام و نے پروای صیاد
برنگ کہکشان سر پر لیی دام
نظر آیا اوسی طوطونکا جب غول
بسان نازنین لکش نغمہ پرداز
بچھایا جلد دام عاشقانہ
وجلادن کیا اونپر اندھیرا
بہت اونکو کیا دام زمین پوش
کہ تھا وہ ذو فنون از بسکہ ہشیار
بسان طائر رنگ پریدہ
کہ ہی اک جشن عالی مرگ انبوہ
یہ سب کہتی ہین جی ہی تو جہان ہے

کسی نے اوسکی طولانی نہ دیکھی — درازی اوسکی جو طول اجل تھی — فلک کیطرح ساحل اوسکا گلزار — برنگِ کہکشان دریا نمودار
حباب اوسکے کی صورت مین کہون کیا — لب بیمار پر تبخالہ پیدا — چلی آتی تھی موج اوسکی دمادم — برنگِ مصرعِ برجستہ پیہم
دل خستہ کی صورت تھی کماہی — تڑپتی سینۂ دریا مین ماہی — برنگِ چشمِ عاشق حلقۂ آب — نمایان تھا رخِ دریا پہ گرداب
چلی گلشن سے وہ گلروشتابان — برای غسل سوے بحر جوشان — پہونچکر آگے پیچھے ہر پریرو — لبِ دریا پہ جیسے خیل آہو
قدم یکبار جا دریا پہ گاڑا — کیا دریا کو پریون کا اکھاڑا — برنگِ تیغ ہو عریان وہ خونخوار — درآئی سینۂ دریا مین جیون دھار
برش اوس تیغ کی تا ہو سمائی — فلک نے پھر کے پانی مین بجھائی — کشان تھا اپنی جانب یون اوسے آب — پری کو جسطرح کھینچے ہی سیماب
فسون کیا جانی دریا نی کیا تھا — کیا جو ماہ و ماہی کو بیک جا — گرین دریا مین وہ سب کھول کر بال — کیے پرتاب ہر جانب بھونرجال
فلک سے ماہ کرتا تھا اشارے — کہ برج حوت مین او ترہی ہین تارے — مصفا بحر مین جیون کا ٹ ستھری — برنگِ سرخ وہ پانی مین اوتری
گلو تک تن شناور کا تھا غرقاب — برنگِ نخل نیلوفر تہ آب — سر دریا پہ چہرے اونکے رخشان — کنول کے پھول کی صورت نمایان
پریشان و روان زلف شناور — بروی موج مثلِ عنبر تر — بزیر زلف دست ہر گل اندام — تڑپ جاتا تھا جون ماہی تہ دام
بہم رخ پر بھی تھے چھینٹے لگاے — ستاری پانی مین تھے ڈبڈبائے — یہ تھا افراط پانی کا رخون پر — کہ غرق آب تھے سب مثل گوہر
وہ غرق آبروی ہر نکو فال — نمایان جیسے آئینہ مین تمثال — بدن پر قطرہ باشوق کماہی — لپٹ جاتا تھا مثل فلس ماہی
وہی قطرہ بدن سے جبکہ ڈھلتا — دکھاتا شیشہ بازی کا تماشا — تن گلگو نسے لگ کر قطرۂ آب — اوتر تا بحر مین تھا مثل سرخاب
کیا تھا ہر پریرو نے ہر اک جا — دل دریا مین شور و فتنہ برپا — نظر کوئی کہ ایسا بخت خرسند — فلک یون رشک سے بولا کہ تا چند
دوان اتنے مین وان پہونچا خبردار — بخود پیچان پر نگ مارکار — کہا جی کی امان پاؤن تو بولون — گرہ درد دل غمگین کی کھولون
ہوئی گھر کی وہ بلی عربدہ خواہ — قفس پر جا پڑی طوطی کی ناگاہ — مچایا شور و شر ہمنے بہت سا — نہایت کد سے وہ پنجرا چھٹایا
قفس سے اوڑ گیا آخر وہ مجروح — نکل جاتی ہی جیسے جسم سے روح — پدم کا سنتے ہی سر سے اوڑا ہوش — اوٹھا دریا کی صورت دل مین اک جوش
ہوئی بس چہرہ پر تھی اشک ریزان — برنگِ نخل باران دیدہ گریان — عجب گھبرا کی وہ دریا سی نکلی — پری کیطرح اوس مینا سی نکلی
چلی گھر کیطرف اپنے شتابان — برنگِ ابر اشک از دیدہ ریزان — قفس خالی جو دیکھا غم کی ماری — برنگ نوحہ پرداز ان پکاری
کہ تیرا سبز رنگ اے طائر زار — ہوا جون زہر رگ رگ سے مرے پار — خیال اوس تیز شہپر کا غم انگیز — گذر تا دل سے ہی جون خنجر تیز
تری منقار کی یاد اے ستمگر — دکھتی دل پہ رکھدیتی ہی انگر — پتنگ آسا یکایک سر کو تو سوڑ — محبت کی کیا ہے ڈور کو توڑ
ہوا پر دیکھتی ہون جب پکھیرو — گذر جاتا ہی جب طائر ہوا پر — دہین سردی پٹکتی ہون زمین پر
تو کہتا تھا کہ ہون مجنون مین تیرا — محبت بیمروت توڑ کر تو — گیا تنہا مجھے کیون چھوڑ کر تو

داستان طوطے کا اوڑ جانا اور جال مین ایک صیاد کے آنا

مثل کہتی ہو نمین اب بالضرورت — تو پھیر آنکھین کیا طوطی کی صورت
تو نہین کر کر پیار روتی تھی وہ ماہ — نہ تھا کام اور اوسی جز نالہ و آہ
پھر آخر سوگ مین بیٹھی وہ غمناک — قفس کیطرح کر کی پیرہن چاک

ذرا تو بھی چل بدل اے گلبستان کی تماشی کو
کہ سیر باغ کو ہی کون آتا
نجانے دن کسکے استقبال کو یان
یہ کسکے غمزی نے مارا ہی شبخون
یکایک سرو کو کیا ہو گیا ہے
غرض بلبل کو تھی اک بیقراری
عماری سرخ سے نکلی وہ باہر
برنگ سرو اوسکا سبز دامان
اوتھی تعظیم کو نرگس بھی لاچار
رکھین مالن نی پیش شاہ خوبان
چو تھا تاج خروس اوس بوستان کا
جدھر کو شعلہ رو وہ گرم جاتی
غرض وان گل سبھی شرمارہی تھے
کبھی غنچہ سی پنجہ جوڑتی تھی
کبھی رہتی تھی گل کو برسر گوش
کبھی ہچینک اوسکہ یون تھی سگرتی
کبھی نالہ کو فریاتی تھی ہنسکر
جدھر کو جون صبا کرتی گذارہ
ہنڈولی کی کہون کیا دلربائی
قدم رکھتی ہی ماہ اوس سے یہ بولا
جو ذرہ اوسنے نرگان کو دیا کھول
چمکتا دہی کبھی یہان اور کبھی وان
نگاہ اوسکی ہی بہت حرکت نہ بھائی
غرض مثل صبا دامن اوٹھاکر
مین کہتا تھا کہ سرو بوستان ہی
کہون کیسا تھا وہ دریای پرشور
برنگ ظلم طبع کینہ آرا

کہ کلکشت چمن کو آج تیرا یار آتا ہی
نہین گل جامہ مین پھولا سماتا
چمن ہی یہ ی گل نکلی ہی پنہان
کہ ہی غنچہ کی شاخ اک تیز پرخون
اوٹھائی سر پہ کسکہ چھانکتا ہی
کہ جا پہونچی پدم کی وان سواری
شفق ہی جسطرح خورشید انور
یکایک ہو گیا زیب خیابان
سہارے سے عصا کی مثل بیمار
یہ رکھکہ کر عرض کی پھولونکی چھڑیان
یہ اوسکی زلف ہے ہمداستان تھا
اک آتش خرمن گل مین لگاتی
سراپا ناز انور پر اوندھا رہے تھے
دل عاشق کی صورت توڑتی تھی
کہ کیا احوال اپنا اے چمن پوش
کہ سرگوشی نہین مجکو خوش آتی
کہ تو نے داغ کھائی ہین کہین تی
ہر اک گل جیب کو کرتا تھا پارہ
فلک نے چال جس سے تھی اوڑائی
فلک نے تجکو میزان ہی مین تولا
نظر آتی تھی جون تصویر ہنڈول
نگہ ساتھا اوسکی تھی افسان و خیزان
وہ گردش اوسکی سرکو خوش آئی
سر ہر گل پہ اک ٹھوکر لگاکر
نہ سمجھا یہ کہ تو سرو روان ہی
زمین کی جسنے تیغ موجکی زور
نظر آتا نہ تھا اوسکا کنارا

چمن مین جسمدم اک بلبل زار
کہ ایسی کسکے مقدم کی خوشی ہی
یہ نرگس راہ کسکی دیکھتی ہے
گل خورشید کو کسکی طرف ہے
سنی ہی کسکے مقدم کی خبر عام
لیے ہمراہ اپنی فوج جادو
ہری پوشاک پہنے اپنی تن مین
عصا فوارہ لیکر اہتمامی
چمن مین دیکھکر اوسکا تجمل
کہ گل نے طور تیرا تھا اوڑایا
کہ مین کو قابل خدمت نہین ہون
چمن مین دھوم بلبل نے مچائی
پری نے باغ کو شرمادیا تھا
ولیکن منہ نہ تھی اوسکو لگاتی
کبھی کھہ زلف پر باصد بہانہ
کبھی سوسن سے کرتی تھی اشارا
شقایق کو بھی پرچکر اوسنے نچایا
کیا تھا نصب جسجا کہ ہنڈولا
برنگ مہ کہ میزان مین داخل
مشبہ بہ تھا ماہ و چرخ رخشان
برنگ شمع فانوس خیالی
ہنڈولی سے نکلتی کیون نہ آواز
تھا گہوارہ لوگون نی اوتارا
نکلکر جب چلی گلشن سے وہ ماہ
کنارے باغ کے وان ایک دریا
نہایت اوسکا پانی تھا مصفا
ملین تھین عرض مین اوسکی بصد ٹھاٹ

دل عاشق نظر کرتی تھی تکرار
گل عباس نے شہنائی لی ہے
کہ در پر اوسکی ٹکی لگ رہی ہے
کہ لی ہی ہاتھہ مین اوسنے دف و نے
سراپا پشم ہے ہر نخل بادام
کیا تاراج گلشن کیطرف رو
بہار آسا ہوئی داخل چمن مین
ہوا جیون چو بدار اوسکا سلامی
بہم ہنستا تھا گل پر دو سر گل
سو اس لونڈی نی سونی پر چڑھیا
قدیم اس بوستان کا شانہ ہین ہون
کہ گل کی سیر کو ہی برق آئی
ہر اک بلبل کو سودائی کیا تھا
کہ ہی غنچہ کے منہ مین باس آئی
بتاتی تھی تجمل شبو کا شانہ
کہ چشم سرمہ سا نے شجکو مارا
کیا مسل مجنون
پری نے وان پر پرواز کھولا
ہوئی گہوارہ گردا نین داخل
ہوئی در کر جو گہوارہ مین پنہان
وہین دل مین ہنڈولی نے چھپالی
کہ تھا فرقت سی اوسکے نالہ پرداز
فلک سے جس طرح ٹوٹی ہے تارا
تدرو باغ بولا بھر کے اک آہ
برنگ دیدہ عاشق تھا بہتا
مگر آئینہ کا پانی بھرا تھا
ہزارون ندیان دامن کے جیون پاٹ

parab "emotion"

سلامی دست رنگین سر پر آیا — گل و سنبل کا گلدستہ بنایا — کھڑی ہو سرو کی صورت بیک پا — سبھوں نے کی یہ پھر عرض تمنا

کہ ای سرتا بپا خوبی کے گلشن — چراغ حسن تیری دم سے روشن — اگرچہ جگ مین جو خرد و کلان ہین — تمھاری حسن کے سب قصیدہ خواں ہین

ولے افسردگی لے ہمکو ڈوبی — کہ کچھ سمجھے نہ ہم دنیا کی خوبی — نہ مثل گل کبھی کی سیر بازار — نہ بلبل کیطرح گلگشت گلزار

یہ گھر مین باپ کے جو ہم ہین یکجا — سوندی ناد کا سنجوگ ہیگا — ٹک آؤ کھیلو لکر دل کھیل لیوین — خوشی کی داد ہم آپسمین دیلوین

کہ اس جا اختیار اپنا ہی باقی — نہین سسرال کو جب جائینگے ہم — یہ صحبت پھر کہانسے پائینگے ہم

نہین معلوم ہمکو وہانکا انجام — سناہی سخت ہین وانکی گرندین — بری ہوتی ہین اکثر ساس نندین

نکلکر پھر وہان بہر تماشا — اگر جاوے کوئی مقدور کیسا — ہمین اس غم سی ہرگز کل نہین ہے

پدر کے گھر کی کیجے قدر معلوم — جو ہی کچھ آج سو پھر کل نہین ہے — نکل بستی سے سیر دشت کیجے

سناہیگا کہ ابکی سال صحرا — چلو اور اوسکو دیوانہ بنائین — دل صحرا پری خانہ بنائین

تجھے لازم ہے چلنا ای پریرو — نہین ہوتا یہ سب کہتی ہین اکثر — غزالونکا مکان صحرا سی خوشتر

تماشا کر او دھر سے باغ جائین — ہماری خاطر ابکی سال گلشن — بھری ہی کھتی ہین پھولونسی دامن

دل عاشق سی وہ دیتا نشان ہی — گل چنپا کمان بن مین کھلا ہے — تری چنپا کلی سے خوشنما ہے

گلونکی بیچ مین یون سر دعنا — رکھا ہو متصل جیون جام دونیا — تر ہ طوطی کی جیسے سبز منقار

دہان چہرہ تو کر گل کے مقابل — کہ جادین بھول عشق گل عنا کو — تری آگے ہی گل جیون شمع کا گل

اگر نرگس سے تو آنکھین لڑاوے — اوسی لطر و نمین وہ بھی ملی آوی — چمن کے وصف مین تھی نکتہ پرداز

نسیم آساز بان مصلحت کار — غرض سب ہار دیان سون ساز — نہ تھا جز حرف گل مانند گلریز

پدم بھی چاہتی تھی اونکو آخر — لب ہر شعلہ خو پر شوق انگیز — ہوئی تیار رفتن بہر خاطر

سیر باغ کو پدماوت کا جانا اور دشمن کا طوطی کو قفس سے اڑانا



ہوئی تھی بسکہ اوس طائر سے الفت
پرستارا نہ تھی سرگرم خدمت
دکھا کر آخر اپنی چشم و ابرو
دل اوسکا لیگئی چھل کر پریرو

محبت دونو جانب تھی جو صادق
شکر لب کا ہوا طوطا بھی عاشق
لگا بیٹھی جگر میں اوسکی تقدیر
بسان طائر قبلہ نما تیر

سوید اکیطرح نت دل مین حیران
پری کے عشق کو کھتا تھا پنہان
کسی سے حال اپنا کچھ نہ کہتا
برنگ غنچہ مُنہ موندے ہی رہتا

غرض اک روز فرصت اوسنے پائی
کہ ابرو نے تری ہی مجکو مارا
مری دل پر ہے نت چلتا یہ آرا
تری اس پنجۂ مژگان نے بیباک

تری غم سے ہے باطن میرا پرخون
مین ظاہر سبز جون برگ خزاں ہون
اگرچہ سبز ہی ظاہر مرا رنگ
یہ باطن مین مرے آتش ہی جون سنگ

مری یہ سبز برچھی کا دھوان ہے
برنگ زرجگر جلتا نہان ہے
کہ جب دیتا ہی زر کو تاب زرگر
دھوان نکلی ہی اوس سے سبز اکثر

نہین منقار سے شعلہ نکلتا
مین شمع سبز کی صورت ہون جلتا
پری سی داستان عشق خونخوار
وہ اخفا غیر سے کرتا تھا اظہار

کہ عشق مشک کا انتوان نہ گفتن
نہ سمجھا آہ لیکن وقت گفتن
گہر کیطرح لفظ اوس قصہ خوان کے
پری کا نو نمین ہر خرد و کلان کے

اونھون نے بھی سنایہ قصۂ غم
خصوصاً تھین جو پدماوتی ہمدم
جلی حسرت سے اونکے سینہ مین آگ
سبھون نے مصلحت کر کی پنہان

کہا احوال پیش اسے رایان
کہ یہ طوطا نہایت بد بلا ہے
عجب یاد اوسکو کچھ افسونگری ہے
کیا شرمندہ سحر سامری ہے

دم اوسکا گرم مثل چرم حداد
یہانسے دور اسی کرنا بھلا ہے
پدم کے دل کو اوسنے کر کی جادو
کیا وحشت فزا مانند آہو

اوسی ہے عشق کی باتین بتاتا
ہی آتش خرمن گل مین لگاتا
برنگ آئینہ وہ ناز پرورد
مبادا ہو سنجاوے صورت درد

ہمین خطرہ یہی رہتا ہی دنرات
نہین معلوم پر تقدیر کی بات
یہ قصہ جبکہ راجہ نے کیا گوش
سر اوسکے سے اوڑا طائر صفت ہوش

اوسی سوطر حکا منصوبہ ہو جھا
تب اوس دختر کی خاطر کر کی منظور
کہا حکمت سے طوطا کیجے دور
یہ کہکر اوس نے اک بلی منگائی
یہ گویندون کو سمجھایا کہ جاؤ
کبھی تم وقت فرصت کا جو پاؤ

قفس کو توڑ کر پرزے کرو تم
قفس سے کھینچکر با تیغ بیداد
کرو تم ذبح اوسکو مثل صیاد
کرو عالم سے طوطی کی نشین گم
وہ بلی جاکی رانی کو دکھائی
کہ راجہ نے ہی یہ تجکو بھجائی

جدا تاثیر سے مثل دم سرد
کہا رانی کو یا نے کر مجھے دور
اگر ہی تجکو میری زیست منظور
گئی رانی کی پاس اوٹھکر وہ بیدرد
ہزارون بات اپنی دل مین سوچا
کہا رانی نے تو تو میری جان ہے
مری بھی زندگی تجھ بن کہان ہے

نظر کر دشمن جانی کو طوطا
برا ہوتا ہی گلرو گھر کا دشمن
تجھے خطرہ اگر بلی کا ہے گا
چھپا رکھونگی تجکو مثل عنقا

بچا دی میری بلی سے تو گردن
نہو پانی جدا لاٹھی کے مارے
سہیلیون کا پدماوت کو سیر چمن کی رغبت
دلانا اور اوصاف بہار صحرا زبان پر لانا

جدائی تیری مشکل ہی پیارے
یہ کہکر لے قفس اوسکا شتابان
کیا اک کوٹھری مین جاکی پنہان
وہ لیکن یہ نہ سمجھی وہ کہ تقدیر
نپٹ ہنستی ہی جنمی کیجی تدبیر

پدم کی آہ ہمزادونکی صورت
جو تھا آگاہ اس راز نہان سے
فسونخوان یون ہوا اس داستان سے
دل مرزون
جو تھین خارنگر دلہای آباد
پدم کے گھر کی کی سب نے تیاری
کہ اکدن آکے پدماوت کی ہمزاد
سنگا کر اپنی ڈولونکی سواری
بہم یکجا ہوئی چاند اور تارے
کہا رونے جو ڈولونکو اوٹھایا
محانے جا پدم کے گھر اوتارے
زمین پر تارے گویا ٹوٹ آئے
سبھی اوس شمع کی پروانہ ہوئین
پے تعظیم سب نے سر جھکائے

ہزارون بھونرے آکر اوسکے گرد گونجتے تھے
کنول کے پھول پر جسطرح جھومین

رتن کم بخت تو اک آدمی تھا

دہین اک سبز گہوارا بنایا
اوسی غنچہ کی شکل اوسمین سلایا

وہ آتش اوسکے سینہ کو لگائی

جہولایا دائی نے عالم نرالا
بغل مین اوسکو دل کیطرح پالا

چراغ آسا تہ دامن چھپائی

نظر سے چشم بد کے بسکہ ڈرتی
جدا آنکھونسے جیون پتلی نکرتی

اوسی گود مین جیون جاریکی آتش

قیامت فتنہ اوس قد مین جو پاتی
تھپک کر اوسکو بھی اکثر سلاتی

بمانند مزاج چار گانہ

سب اوسکے گھر مین جو خرد و کلان تھے
اوسکی غور مین روز و شبان تھے

وہ تیغ آسا لگی جسوقت چلنے

لپک کر برق سان وہ گھر جو جاتی
ہزارون دل کے خرمن کو جلاتی

برنگ غنچہ اک نادر نمو تھا

اگرچہ شکل و صورتمین تھی چون گل
یہ باتین کرتی تھی مانند بلبل

ہوا تعلیم کو اوسکی شتابان

بلا اک برہمن ہشیار و دانا
یہ تحصیل علوم اوبت کو سونپا

بٹھائین راے نے پیش برہمن

کہ ہمزاد و نمین وہ مکتب نشین ہو
فراغت سے کرے حاصل سبق کو

تب تنہائی سے تنخالہ ورد

برہمن نے سبھونکو سر جھکایا
جو مکتب خانہ کو تنہا نہ پایا

کہ مثل مرغ بسمل خود پڑا تھا

لگی پڑھنے وہ بسم اللہ جسدم
برہمن ہوگیا مجموعۂ غم

ہوا ہر لفظ صد معنی سے لبریز

وہ گل جس صفحہ پر ہوتی سبق خوان
نظر آتا وہ اک جزو گلستان

دہن مین تھا نہ تنگی سے سماتا

لپٹ رہتا تھا خوبی کے سبب سے
دل عاشق نما حرف اوسکے لب سے

ہوجاتا شہد بت ورد مکرر

سبق کو بھولکر وہ غارت ہوش
تبسم کرکے ہوجاتی تھی خاموش

شہید جلوۂ تیغ تبسم

یہ کہتا تھا کہ کمتر ہنس شکر لب
کہ مصری تیغ یہ کاٹی ہے ہیہات

کہ اوسکا نام ہیرامن رکھا تھا

پر اوسکی سبز مثل بخت کامل
یہ منقار اوسکی پر خون صد دل

ہوا تھا عشق خوبی طوق گردن

خیار آسا تھا ظاہر سبز دلکش
یہ باطن مین چھپی تھی اوسکے آتش

وہ طوطا سا تھا اوسکی سبق خوان

سخن جو نازنین لب پہ گذرا
محبت پیدا ہونا آپسمین بدیاوت اور طوطی شیرین کلام کا اور

وہی الفاظ پھر وہ حفظ کرنا

جو تھا ہمدوش اوس آئینہ رو کا
اطلاع پاکر دیے دفع طوطی کے ہونا سہیلون جو دکام کا

شتابی ہوگیا گویا وہ طوطا

غرض طوطا بھی پڑھکر علم یکبار
حسد سے کچھ عجب حلیہ جدائیکا اوٹھایا ہے

ہوا آنکھونمیں صورت اوسکے غیار

اگر معشوق ہو دمساز عاشق کا تو کیا کہنا
کتاب حسن کا جو نکتہ داں ہے

پدم کی حال سے یون قصہ خوان ہے

کہ جب وہ چودھوین سن مین ہوا داخل
ہوئی جو چودھوین کا چاند کامل

سمجھنے لاگے رسم جانگدازی

لگے ہر رنگ اپنی کو بنانے
لگے لوگونکو چھب تختی دکھانے

لگی کرنے وہ ابرو کا اشارہ

جہانمین جب بعقل و نکتہ دانی
بنایا کوئی اوسنے اپنا ثانی

مصاحب اپنا جیوانکو بنایا

جو تھا علم و ادب مین بسکہ ممتاز
شکر لب نے کیا طوطا ہی دمساز

جدا اک آن وہ اوس سے نہ رہتی

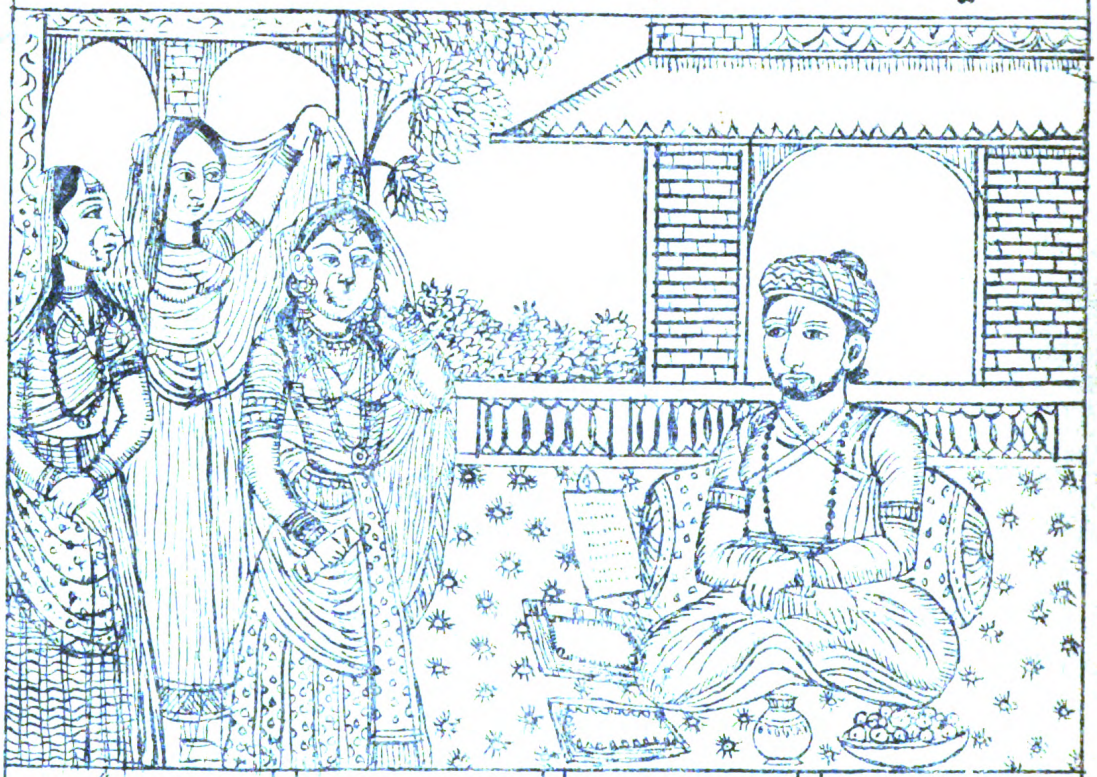
لگائی چھاتی سے پھرتی تھی ہر جا
اوسی الفت سے جیون انگیا کی جیبا

اوسے پھولونمین ہر دم تولتی تھی

کہ من ہیچ تو این گوہر سفتم | برائے خاطر احباب گفتم | کہ میں احباب کے کہنا ہون تا پاک | عدو کی ڈالتا ہون چشم مین خاک
جہان مین جو کوئی ہو صاحب ہوش | جو ہین مثل قلم سر تا بپا گوش | اونھونکی خدمت عالی مین ہر دم عرض | اور اونسے بھی قبول عرض ہر دم عرض
کہ ہوتی ہے خطا ہر اک بشر سے | خصوصاً شاعر فرخندہ فر سے | زمین شعر مین دیکھا ہے اکثر | نہین پڑتا قدم ہرگز برابر
قلم کی دیکھے جسجا لغزش پا | نظر آوے جہان اصلاح کی جا | رکھی مجھپر ہرگز حرف خامی | بقول پاک مولانائے جامی
بقدر وسع در اصلاح کوشند | اگر اصلاح نتوانند خموشند | جو کوئی مجکو سکھی سو کرے یار | خدا اوسے رکھے ا دس سے رہے شاد

شروع داستان دلفریب بیچ پیدایش پدماوت رانی سرانديپ کے

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ رانی پدماوت کو مکتب خانہ مین پنڈت پاس بھیجا



پدم کا حسن عشق اوسکا بیان کرتا ہون جو ہے بلبل | کہ ذکر گلرخان طفلی اونکی خوش آتا ہے | ہوا جون اشک گلگون گرم ہمیز
دل اوسکی ساتھ صابر ترک و تازی | لگا جیون شعلہ کرتی تیغ بازی | نہایت مضطرب دل کو جو پایا | یہ قصہ پینے اوسکو کہ سنایا
کہ تھا ہندوستان مین اک مہاراج | ہر اک شاہ و گدا کی فرق کا تاج | سرانديپ اوسکے پایہ تخت کا تھا | سپہر اک چتر اوسکے تخت کا تھا
بہار آسا سدا رہتا تھا دل شاد | اوا آکر تی خزان و غم کی بنیاد | جوانمردی ہے گند عرب سین تا ہے
شبستان مین تھی اوسکی ایک رانی | نہایت خوبصورت حور ثانی | نساکا جس طرح دستور ہی گا | صدف مین قطرہ اک نیسا گا پیگا
حمل اوسکا لگا بڑھنے شب و روز | ہوئی فربہ کلان شب عشرت اندوز | نظر آئی تھا جیون مینا مین صہبا
غرض گذری حمل کو جبکہ نو ماہ | ہوئی پوری دن اوسکی حسب الخواہ | نہ دختر بلکہ اک تابندہ اختر
ہوگا کا نام اوسکی مثل آہو | اوڑی ہے شکنا نافہ کی خوشبو | رکھا پدماوت اوسکی باپ نے نام

سخن کی بزم مین عبرت مخاطب سی ہی ہوکر
حقیقت شمع و پروانہ کی سامع کو سناتا ہے
جراحت پر تو اپنے ہے نمک پاش

نہین دیکھا میان شہر و بازار
متاع درد کا تجھسا خریدار
فلک نے اکے تیری سر ہی ماری

سدا رکھتا ہی تو راحت فراموشی
پریشانی کو مثل زلف بر دوش
تو ہیگا آتش غم کا سمندر

عجب صورت ہی تیری چشم بد دور
ہزارون آبلے جیون نخل انگور
تڑپتا ہون سدا جیون نبض بیمار

مین اور تو دونون ڈوبی خوبی حسن و لطافت
گل و غنچہ کی صورت بزم و کیف
مرض مین تیری بھی ہو جو گرفتار
کہ ہو بیمار دار آخر کو بیمار

نہ مجکو چین ہی نہ تجکو ہی خواب
کہون اک قصہ تا یہ درد بٹ جاے
کہین یا تو نہین غم کی رات کٹجاے

ولیکن قصہ کہتا ہون وطن کا
سواد ہند کو ای مونس جان
بتاؤن سرمۂ چشم صفاہان

کرون ہندوستانکا عشق مرقوم
کہ شور عشق ہندی تیز تر ہے
عرب کی عشق ہی خونریز تر ہے

عجم مین ہند کا ہی عشق خونخوار
ہی شعلہ عشق ہندیکا شرر ریز
کہ ہیگا آفتاب اسجا نپٹ تیز

لکھون ہندوستانکی گر مین تعریف
تو دفتر ہو جدا اک اور تصنیف
ہزارون کوس مطلب دور ہو جاے

غرض آتش ہی اوسکی آتش دل
ہوا اوسکی ہی روح مرغ بسمل
بتاؤن اوسکا پانی آہ کیا ہی
انگر طوفانکا پانی رہگیا ہے

جلے پروانیکی ہی خاک و انکی
کہ عشق افزا ہی خاک ہندوستانکی
دوئی ہرگز نہ اونکی درمیان ہے

جو کوئی عاشق و معشوق یان ہے
برنگ شعلہ و خس کرتی ہین ساتھ
جنون سرمایۂ عشق رتن ہے

جو مرتی ہین تو دونون مرتی ہین ساتھ
مجھے اسپر جو تا ید سخن ہے
رتن کے عشق کا شعلہ تھا سرکش

محبت کی جو ہوتی ہین نگاہین
چھپی کھنچی ہین دل کے بیچ راہین
پدم کے بھی لگادی دل کو آتش

جلے اک گھر ہی جیسی دو سر گھر
وہ دونون عاشق و معشوق ہوجاے
جلے اکبار جون پروانہ و شمع

لگا دل کو پدم کے شعلہ اوڑ کر
مدال شمع و پروانہ رکھا نام
مرے ہر شعر مین مضمون ہی مستور

سواد اونکا مین بے لکھکر قصہ تمام
ہوجون ابر سیہ مین مہر پنور
عدو کے حق مین ہی خورشید گرما

جو ذرہ آب و تاب اوسکی نظر ہے
وہین خجلت سی حاسد غرق ہوجاے
توا رو لیکن اوسکا محتمل ہے

رقم جو ہی یہ مضمون شعلہ بنیاد
مری روشن طبیعت کا ہی ایجاد
کہ مین اوسکے معولہ کا ہون ناقل

مگر مضمون عاقل خان رازی
کہ اوسنے داستان یہ فارسی کی
تو کیون بکتا پھری ہے ایسا ناحق

سواد اوسکی نظم کو تو دیکھ لاتو
بندھا ہو ویگا مضمون ایک یا دو
مین اپنی عصر کا ہون آپ اوستاد

نہین ہیگا یہ غیرت کا تقاضا
کہ مضمون لاکی مین باندھون یہ ایا
ذرا تو دیکھ میری دردمندی

جو کوئی آپ کرتا ہو دی شاہی
اوسے غیرت ہی دریوزہ گدائی
بنائی شکل تب شیرین سخن کی

کبھی قول مثل مرغ حق گو
خدا کے ڈر سی ظالم لفظ حق گو
برنگ مصرع برجستہ برق

نکالی دل سے ہی آہ جگر گون
کیا ہی مصرعۂ رنگین کو موزون
کہ نبخالہ کو تو کہتا ہے انگور

مری ہر حرف مین غوطا ہی
زبان خامہ شاید نیشتر ہے
دھوئین مین شعلہ ہی لپٹا خبردار

مری ہر حرف مین دل کا دھوان ہی
نہ رہ اتنا بھی اب انصاف سے دور
مرے اشعار سے تو کام مت رکھ

مرا شیرین سخن تجھکو نہین خوب
طبیعت ہی تری حنظل سی مرغوب
خدا سی ڈر مجھے تو نام مت رکھ

کری مجنون اگر احوال تحریر — بنے ہر سطر کاغذ شکل زنجیر — ہر اک لفظ مین ہو عشق مضمر
جو کالی ہیکی صورت لہر مارے — سر شک زلف کا نقشہ اوتارے — ہر اک ذہوش کا وہ رہنما ہے
غرض عالی طبیعت کا عصا ہے — اگر ہاتھو کو بانہے نقش یا ہے — کہا اپنے قلم سے ہو مخاطب

سوال کرنا قلم نزاکت رقم کا واسطے تالیف اس قصہ لطیف کے

خطاب اپنے قلم کو آپ یہ کرتا ہون کہ دن مجکو — طراز داستان عشق کی غربت دلاتا ہے — جو دیکھی مینے اوسکی رہے صاحب — فلاطون کا تو ظلمت مین ہی استاد
کرای مسند نشین نکتہ دانی — ترے محکوم ہین اہل معانی — جہان مین تجھسے ہی اشراق ایجاد — تو بن پوچھے کرے ہی بات معدوم
نہایت تجھمین ہے عقل درکار — عجب ہوتے ہین تجھسے خرق عادات — ہے سب احوال دل کا تجھپہ معلوم — لکھون اک داستان شوخ و رنگین
ہے دل مین تاکہ مین ہو کونسا ساز — نگاہون پر دہ دل سے اک آواز — ہوے خاطر یاران بے کین — بیاض رو کے کاغذ صبح گردون
کرون عمر رشید سان طبع آزمائی — سیاہی کی بناؤن روشنائی — لکھون خط شعاعی مثل گردون — معانی مین چھپا ہو شور بلبل
بدل شنگرف کردہ رنگ شفق ہو — گلستان کا نمونہ ہر ورق ہو — خموش الفاظ ہون چون غنچہ گل — جو بد اوسپر ہو سو مد نظر ہو
لکھی ہو صفحہ پہ ہر فرد دل جو — صحیح رخوشنا چون بیت ابرو — کشش ہر حرف کی دیسپ تر ہو — خمل ہو شانہ گیسوے دلدار
کہین زیر و زبر جو پیش آجاے — فرز کی سو سے بھی زیادہ دلاے — جو ہو تشدید سطرون کی نمودار — بناؤن مین رخ کاغذ کا افشا
ہو نقطہ اوسکا ہر جا جاذب کشان دل — بیاض چشم مین سرمہ کا چیون تل — غرض مثل خط خوبان رعنا — کہ کرتا ہون بیان عشق ہندو
کرے وہ چھپی چون بلبل زار — نظر آوے جسے یہ خط گلزار — صلا حالیک مین پوچھون ہو تجکو — ہوا ہی عشق کا فرسے سخن ران
کہے کوئی کہ عبرت مسلمان — مری دل سے یہ شبہ تو مٹا دے

جواب نشفی مآب قلم کا

جواب معترض مجکو بتا دے — سخن کی گر کٹے منزل مجھے ٹھارس بندھاتا ہے — قلم بولا کہ اے سرمایۂ عقل — تو جس قصے کو چاہی کر وہی نقل
جواب پختہ و معقول دیکر اب مرا خامہ — نہین کچھ کام اوسی شک و تعین سے — وہ اندونون ہی عالم سی ہے آزاد — کری ہے کفر و دین دونو کو برباد
کہ عشق آزاد ہی گا کفر و دین سے — اولا دیتا ہے ظالم دونو کی دھول — نہین کچھ مانتا عشق ستمگار — کہ کیا تسبیح ہے اور کیا ہی زنار
جو پیش آوی اوسی مردود و مقبول — حقیقت شیخ صنعانی کی ہے مشہور — نہین خاطر مین لاتا عشق سرکش — کہ مین کیا خاک و آب و باد و آتش
مسلمان کافر اس سب مین مجبور — وہین رنگ اسکی چہرہ کا اور ادے — گدا و شہ نہین گنتا وہ موجود — وہ دونو نکے نکالا مغز سے دور
جسے نیرنگ اپنا وہ دکھاوے — وہ دونو کو کرے رسوا ے عالم — نہ اک بلبل ہی کو رکھتا ہے غنا کش — کرے ہے گل کی بھی سینہ کو صد چاک
اوسی معشوق عاشق کا نہین غم — جلاوے شمع پروانے کو باہم — نہایت وہ کرے جس شخص کو پیار — اوسکو دم لینا ہو جاتا ہے دشوار
کرے ہے روشن اپنا شعلہ جسدم — نہ مارے جب تلک اوسکو نہ چھوڑے — حقیقی عشق ہووے یا مجازی — کرین ہین دونون ہر کی ساتھ زاری
بھلے سادہ بنے ہے وہ منھ نہ موڑے — جناب عشق کی تو نے حقیقت — جہان مین عشق کا جو رسم و دین ہے — معاف حضرت شرع مبین ہے
سنی اے قبلہ امید عبرت — جناب عشق کا مردود ہوگا — جو کچھ آتا ہے تیرے جی مین اے آیا — شتابی کہ مین ہون لکھنے کو بیٹھا
کریگا اعتراض اسمین جو بیجا — وصف ہندوستان جنت نشان اور غدر — سخن کے گھر فراغت سے مین آیا
قلم نے جب مجھے ٹھارس بندھایا — مصنف اس داستان ندرت بیان کا — معاون ہو جو اللہ و بسمیلہ

جو ہو وے باز خون بط کے در پے — بط اوسکا ہوش اوڑاوے جون بط کے — عوض لے بازسے روی ہوا پر — لگادی تیر مین سُرخاب کا پر
طبیب اوسکے عمل مین ہین جو ہر سو — بفصد کرتے ہین بیماری کی دارو — جسے بیماری داد اوستد ہو — کرے روباہ تریاک نفع اوسکو
ہے بند و بست سے اوسکے نمایان — کہ دان بوتا ہی کمسر چھوٹ دہقان — کیا ہی متفق ہر ایک شے کو — لگاتی بٹے مین چھوٹے روپے کو
کسیکا بھی عمل دیکھا ہے ایسا — کہ نت بیدست و پا چلتا ہے پیسا — مین اوسکی خوبیان کیا کیا بتاؤن — غزل اک فارسی کی پڑھ سناؤن

غزل فارسی

چو در ہیجا بکف خنجر گرفتہ — عدو دست امان بر سر گرفتہ — چسان خیزد صدا از زخمی او — کہ آب تیغ خلقش در گرفتہ
ہمے شوکت او آسمان را — بسان پیشہ زیر پر گرفتہ — گدا از فیض او در کاسہ خود — صدف آسا ہمہ گوہر گرفتہ
تو ان گفتن چو گردون سایہ او — کہ برق کہ دمہ بر گرفتہ — برنگ آئینہ طبع صفایش — نہان در پردہ جوہر گرفتہ
بسان آفتاب عالم افروز — دلش عبرت بکف ساغر گرفتہ

بیان سخاوت و شجاعت نواب ممدوح کا

سخاوت اور شجاعت کا بیان اوسکی کرون کیا — کہ حاتم وقت اور رستم زمانیکا کہاتا ہی — سہے نو بادہ باغ نوجوانی — چمن آرائے سرو زندگانی
نہایت دوسہے دانا و ہشیار — سراپا نکتہ دان چون چشم دلدار — برنگ قد مہرویان ملنسار — بہر جا راستی مین ہے وہ ممتاز
عیان تکمین ہے اوسکے ہوش بہکا — کہ حرف آسا ہی وہ خاموش گویا — چھپا ہی اوسکے دل مین جوش معنی — وہ مثل لفظ ہے سرپوش معنی
کمال اُس ذات سے ہے یون مبین — تہ فانوس جیسے شمع روشن — ہے کیونکر نہ اوسکا ہاتھ خالی — کہ ہی رسم اوسکی بخشش کی نرالی
صدف مانگو تو موتی جین بخشے — جو بکری مانگے اوسکو فیل بخشے — نہو دی خرچ تو بھی خانساماں — نہین ممکن کہ بولے کچھ نہین یان
روپے کے کیسہ کو پہلے کیا عام — کوئی تو ڈی وہان لیتا نہین نام — نہین ہے نہار اس تشبیہ مین فرق
کہ جس نہین وہ شکل اپنی دکھاوے — ہزارون دل کو بادل سا رد آوے — جو ہر ضرب ہاتھہ اوسکا بلند آوے — نظر مین سبکے بجلی سی چمک جاوے
عدو کے سر پہ بیٹھے اوسکا جب وار — تو کاٹ اسکو زمین کی نکلے اُس پار — عدو کے دل مین لوہو کیون نہو خشک — کہ سکڑا در ستہ ہی جیون نا وہ شک
چڑھے کیا چرخ پر وہ تیغ جون برق — کہ نت رہتی ہی وہ خود کاٹین غرق — ہوا کیا خاک کہاوے اوسکا بل — کہ جیون آتش ہی پانی اسکا قاتل
عدو کی فوج کا گر ہووے غوغا — وہ نکلے غول سے جب یکہ تنہا — وہین ہیبت سے اوسکی بھاگین سارے — کہ جیون خورشید تابان سے ستارے
نہین بھاگے عدو کے پیچھے جاتا — وہ عاجز کو نہین ہرگز ستاتا — خدا نے جس کسیکو ہووے مارا — خدا ہی اوسکو اشارا
بہادر کا نہین ہے نام تلوار — عدو کیون سنکے کٹ جاتا ہی سر کا — کسی نے ایسا دیکھا ہی اولوالعزم — کہ جای رزم کو سمجھے ہے نت بزم
بڑا کیونکر نہو اوسکا ارادا — کبیر الشیخ ہووے جسکا دادا — نبی کی حب پہ نام اوسکا ہی برکان — کہ کہتے ہین غلام مصطفے خان
علیؓ کا اسم ہے ازبسکہ اوراد — ہے اوسکا کشور دل حیدر آباد — حسنؓ کا عشق یون اُس دل مین جمکا — کہ جیسے لعل پر خورشید چمکا
بحق حضرت خاتون عالم — رہین فضل خدا ہے اُسکے یاور — علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ

تعریف قلم سحر کار عجوبہ نگار

لکھون کیونکر نہ وصف اپنے قلم کا مین کہ دور سے — وہ میرے اس قلم کے پاس آوے — کہ علم سیمیا ہے اوسکا ایجاد
جو کوئی معنی کی صورت بناوے — کرے کاغذ پہ بجسہ شعر پیوند — صریر اوسکی مین مجنون کی نوا ہے
جو اوسکے موج مین وہ سحر پیوند — کہ وہ صحرا سے دل سے آشنا ہے

کیا حق نے تجھے ختم رسالت — سند پر ہی تری مہر نبوت — قوآیا اور دین سبکے کیے دور
ترے تابع ہین سب پیغمبر پاک — ترے سر پر ہی زیبا چتر لولاک — مدینہ کو مرا دل نت ہے چلتا
کہ ثیرب کی ہواسی ہو کے دمساز — کروں بی بال و پر ہون شعلہ پرواز — رسائی ہین ولیکن منفعل ہون
توجہ سے بنا اسباب میرا — کہ دیکھون آستان پاک تیرا — کروں آنکھونکا سرمہ گرد راہی
اوسی قدمون تلے باچشم نمناک — بسان آب ہوجاؤن تہ خاک — قیامت کی کہون آگے ہی کیا بات
الا اے واقف اسرار مخفی — عطا کر عشق کی دل کو تجلی — جو شوق ذوق ہو تحصیل حاصل

تعریف پیر طریقت مآب حقیقت انتساب کی

کرون تعریف مین پیر طریقت کی کہ ای عبرت — جہان پر نام وہ مذکور ہو دی — زبان جیون برگ نخل طوبی ہووے
سر دسر خیل مقبولان درگاہ — حقیقت کا دم اوسکا نردبان ہے — کہ جیسے جوش ماری خم مین صہبا
شریعت کی طریقت پر رواں ہے — کمال اوسکی صفات سے یون ہی دولتا — نظر اوسکی کرے افیون کو تریاک
جو کوئی دلسے اوسکے سامنے آئے — مدل جاوی خواص زہر ناپاک — جلالت شان سی اوسکے مزین
بجوم اوس آستان پر مدرک کا — سیادت نام سے اوسکی مبین — پیمبر کیطرف سے بان این ہے
وہان ہر مردہ دل ہی زندہ ہوتا — عیان اوس دم سی ہی شان مسیحا — کہ پایہ اوسکا مایہ عرش ہیگا

بیان اوصاف حمیدہ اوستاد معنی ایجاد مجمع فضیلت وارشاد کا

یہ سب ارض و سما ہی فرش اوسکا — کہ شعر و شاعری کے فن مین جو یکتا کہاتا ہے — نہو تا گر محبت خان سا اوستاد
لکھون اب وصف مین اوستاد عالیذات اپنے کا — قلم آسا سراسر نکتہ دان ہے — ہے فن شعر اوسکا اونی جوہر
کہون کیسا وہ نواب زمان ہے — کہ اوسکے ہاتھہ مین ہی نبض مضمون — فلاطون کو وہین خم مین چھپایا
سخن کے سقم کا ہی وہ فلاطون — فلک نے اوسکو یان آتی جو دیکھا — وہ اوسکے تار سطر مین چھپا ہی
دل اوستاد ونکی ہون ہر چند عالی — برنگ نغمہ جو مضمون رسا ہی — کہ معنی آپ ہو وین آفرین گو
ہی اوسکے آگے جیون مینای خالی — کرے اصلاح یہانتک وہ سخن کو — خجل ہی مطلع خورشید انور
وہ لکھتا ہی رگ گل کے قلم سے — غزل کے اوسکے مطلع کو نظر کر — بٹھاتا ہی برنگ چار عنصر
کرے ہی شانہ سان باذہن وافی — سدا زلف سخن کی شوشگافی — ہے گویا نثر طائر آسمان کی
وہ بکھرے لفظ مین مضمون رنگین — کرے ہی منتظم جیون عقد پروین — سخاوت اور شجاعت اور مروت
یہانتک قطعہ کو دیتا ہی تزئین — رباعی کے مصارع سب برابر — بحق پنجتن پاک معظم
دکھائی دی ہی جو دنیا مین صہبا — کہ ہوجاتا ہی رشک قطعہ چین — سراپا نثر اوس عالی بیان کی — خدایو عصر فیض اللہ خان کی
خدا اوسکو رکھے دل شاد دائم — عیان الفاظ ہی مضمون سے جسکا — دل و بازو و چشم اوسکے مین عبرت

مشک بیزی خامہ ندرت بیانکی بہیج مدح نواب فیض اللہ خانکی

مجھی لازم ہی وصف صاحب اوران لکھون اسدم — کہ جسکی ذات سے آج ایک عالم فیض پاتا ہے — لکھون اب مدح فیاض زمان کی
کہان ایسا جوان ہوتا ہی پیدا — کہ نوکر ہینگے جسکے زہد و تقوا — بہ تدبیر و بخلق و قدر دانی
نہین کوئی عمل مین اوسکی فتراک — بغیر از غمزہ چشم ستمناک — نہین ہی عہد مین اوسکے کوئی ثانی
تواضع عہد مین اوسکے ہی ہر جا — قدح پر تنہ جھکاتا ہیگا پینا — دل عاشق سوا ز سہارو نالان

جو کوئی طالب رفعت ہی نت خورشید کے مانند
الٰہی شہر دل کو رکھ تو آباد
لگا دی صحن دل مین باغ دلکش
نہایت سخت دل ہو تمین آہا
تپش سے عشق کے کر دل مرا نرم
نہ محتاج چاک اوسکا رفو کا
مرا دل عشق کی تپ سے جلا دے
وہ دل دے جو کہ پر پیسے ہو بیزار
وہ دل دے جو کہ ہر صورت سے لگے برا ہے
وہ دل جو رہنما ے کاروان ہو
وہ دل جسمین ہو اک غوغاے محشر
کرم اور لطف سے ای صاحب داد
کہ تا کب یہ خیال چشم و ابرو
الٰہی رنگ ریزہ عارض گل
وہی جو ہے بیضۂ خورشید زیب گنبد گردون
محمد کا زبان پر نام آیا
یہ جو کچھ سا ہے ارض و سما ہی
ہوا قبل ولادت کل مین غوغا
سرلات و منات آپسمین ٹوٹے
شعاعی خط سی خورشید آسمان کا
ہی عصیانی یہ امت گو سیہ ست
یقین سچو نچا پیمبر بارگہ مین
تحیر سے ہر اک ہے شبہہ کرتا
لطیف و پاک وہ جان جہان تھا
صفت اوسکی کہی مقدور کسکا
تو کہکر اوسپہ صلی اللہ وسلم
کہ اے مقبول درگاہ الٰہی

مناجات بیچ درگاہ مجیب الدعوات کے

ہر اک مین ہوا اسیکی شور و فریاد
کہ جیون گلریز ہے ہر گل مین اوسکا
نکال اب سنگ سی جیسے تو سینا
نگہ کی تیغ کا ہاتھہ اک لگا دے
پنھا دل کو لباس اضطرابی
عطا کر اشک دل کو بیقراری
برنگ گل نکلتا ہو پھپھولا
وہ دل دے جو کہ راکب ہو فغان کا
وہ دل جو کہ ہو غارت گر ہوش
وہ دل جو کہ طاقت سے ہو آزاد
وہ دل جسمین ہو علم شور تحصیل
کہون کیا یہ مجھے تو یا کہ وہ دے
تہی جیون نی تو کر دل سب سے میرا
جو ہو وی بند پاز لف گرہ گیر
محبت اپنی تو محکم عطا کر

نعت سرور کائنات علیہ التسلیمات کی

قلم نے سر کو سجدی مین جھکایا
محمد کا جو شیرین نام لکھا
سب اوسکی ذات سی پیدا ہوا ہی
نمک اوسکا ہو تا آب و گل مین
برنگ مہر قرب صبح اوسکا
جہان سے کفر کی ظلمت ہوئی دور
زمین پر گر پڑی جیون قفل جھوٹے
محمد سرور دنیا و دین ہے
ہوا جاروب کش اوس آستانکا
شفاعت کو جو لب پہ وہ کھولے
نہین کچھ خوف شافع ہی زبردست
کہون معراج کی کیا راز کی بات
نہ تھی حائل کوئی شی اوسکی رہ مین
نہ بند مذہب حکمای ناپاک
کہ کیونکر گنبد بے در سی گذرا
نہ تھا اوس مہر کا سایہ زمین پر
برنگ شیشہ شفاف آسمان تھا
اہی تن سی ہوا وہ پرش پیدا
خدا مداح عبرت ہو وی جسکا
کہان اوسکی صفت ہو کہ کہا کر
سب اوسکے آل اصحابون پہ پیہم
یہ حال زار تو اپنا دکہا کر
ہی تیری نام سب عالم کی شاہی
بسمان ذات پاک حق تعالی

جناب کبریا مین عجز ہی سر کو جھکاتا ہی
برنگ جلوہ پرہاے طاؤس
بجاے سرو ہو سرو چراغان
شہید آسا اوسے خونمین ڈباوے
ولیکن ہو وی رنگ اوسکا شہابی
برنگ برق باران بہاری
ہوائی سا کرے سیر آسمانکا
خم صہبا کی صورت سرسبز جوش
ستم پروردۂ چشم بلا زاد
قیامت ساز چون صور سرافیل
مری صاحب رضا تیری ہو سو دے
بھرا ہوا ایک اوس مین شور تیرا
نکل جاوے نہین جیون آواز رنجیر
مرا حامی محمد مصطفے کر
نبی کے کفش پائی خاک ہے جس سر کو نا ہی
مٹھائی سے قلم کا ہو نقطہ چپکا
تو کب ایسا یہ ہوتا شور دل مین
زمین و آسمان پر چھا گیا نور
محمد رحمۃ للعالمین ہے
تو رحمت دوڑ کر حاضر ہو بولے
ہی جیون شق القمر اعجاز کی بات
نہین ہی الیتام و خرق افلاک
سراپا نور تھا جسم مطہر
نظر جس طرح عینک سی نکلتا ہے
جو کوئی ہووے مشوق الٰہی
جناب اوسکی مین عرضی مہ کا کر
ترا ثانی بھی عالم مین نہ پایا

کبھی بن تیرے بلبل کی دو نالان
کوئی معشوق کوئی عاشق بنایا
کوئی ہے کشتۂ غمہائے ہجران
کوئی ہے وصل سے جانا کامگر
زلیخا کی طرح کوئی ہے نالان
کسیکو مثل یوسف دیکے شاہی
نہین اس عشق ہی سے پھر کوئی کام
کبھی مین ہے یہ ہے سب سے جداوہ
کہین فرحت کہین دلتنگیان ہین
ہے ہر شکلو نمین اوسکا ہی یہ مظہر
وہ گاہی یار اور گاہے ہے اغیار
اوسی اک ذات کی ہین سیکڑون شان
نکرلے طائر شوق آگے پرواز
ظہور عشق ہے سب جا حسرت
کشش سے دل کی یان جو آہ نکلے
رگ بسمل تلک تو دیکھ جاکر
وہی ہر فرد مین ہیگا نمایان
ہے اک شعلہ سی لے شیخ و برہمن
بقول راسخ آن شعلہ پردار
ہر اک سالک ہی اوسکی رہ مین خاموش
جنون اوسکا ہی ہر اک کا گلو گیر
بظاہر چشم اہل کرہ بین ہے
اوسے کس طرح دیکھے چشم حیران
دل عاشق جو ہی ذرات جلتا
خیال اوسکا طرف کثرت کے آیا
ہے اوسکی ہمتالی پر یہی دال
الا ای شعلۂ عشق ستمگار

کبھی گل کو دیا چاک گریبان
کوئی مطلوب کوئی طالب کہایا
سراپا داغ جون سرو و چراغان
کوئی درد جدائی سے ہے رنجور
کوئی یوسف نمط قید بزندان
کسیکو جون زلیخا دی تباہی
نہ کعبہ سے غرض نہ طالب دیر
خم وحدت کی مے کے ہین یہ سب جوش
وہی ہے سب مین جلتا ہے جز و کل
ہی سب کے پاس وہ اور سب سے ہی دور
وہ کس کس شان مین ہو کر ہویدا
ہر اک جا مین ہی گو اسکی جدا آن
یہ سب ظاہر مین اوسکے عشق کی رنگ
وہ بحر عشق کی طوفان مین جسکو کہا ہے
کرے ہے آہ جسدم جان آگاہ
جہان مین جو کوئی ہی ہوش و حواس
وہی دیر و حرم مین جلوہ گر ہے
وہی اول ہی اور آخر وہی ہے
نمیدانم کہ دل با دوست گویاست
ہین اسکی عشق مین ارض و سما گم
اوسی نے گل کے چہرہ کو بنایا
کہ اک عالم ہی وحدت دیکھتا ہے
نظر مین راستان کے دل تپان کا
نہ کوئی فارق نہ کوئی مفروق ہیگا
ہے وحدت پر دلیل اوسکی بکثرت
تو ہے تیری عبرت وہ ہی پاک
مسلمان ہو کہ دل ہے بہر حالت

نہین شمع شبستان وہ کہایا
کوئی شبنم نمط ہی اشک افشان
کسیکے تین سکھایا غمزہ و ناز
کوئی چند ربدن کی طرح رنجور
کوئی مہ سے جوانی کے ہی شرشار
کہین مثل پدم کہلایا بھوگی
نہ طالب دید
کہ کوئی ہوش مین ہی کوئی بیہوش
اوسی کی عشق کا ہی ہر طرف غل
ہے سب رنگو نمین دیدا پنا ہی منظور
وہ آپہی اپنے اوپر ہوے شیدا
وے ہر آن مین ہی وہ کہا ہان
پر اس جا گہہ مین عقل و ہوش ہین دنگ
حباب آسا اوسی دم مانا مشکل بھاگے
معاً نکلے ہے اوسکی منہ سے للہ
شکست شیشہ کی سمجھے ہے آواز
کہ ہر اک سنگ مین جسکے شرر ہے
وہی باطن ہے اور ظاہر وہی ہے
صدائے تقلقل از مے یار مینا ست
ہوی حیرت سے اونکے دست و پا گم
تماشے کے لیے بلبل بنایا
تو اک عالم ہی کثرت دیکھتا ہے
ہے سنگ سرخ اوسکے آستان کا
وہی عاشق وہی معشوق ہیگا
ہر اک سبزہ ہے انگشت شہادت
پیمبر نے کہا ہے ماء قناک
پڑھون سوز جگر سے اک مناجات

زیبائی کو طرف اوس بلبل شیدا ہیوطن بطور معشوقونکے کہ عاشق کو اپنی جمال سی خوش کرتے ہین رغبت جانیکی دلوائی پس یہ
حکایت نہایت کو پہونچی کہ میر ضیاالدین عبرت کو مرض الموت ہوا اور ساتھہ حسرت و غم ناتمامی اس داستان ندرت بیان کے
دارالفنا سے دارالبقا کے قدم رنجہ فرمایا اب عرصہ سات آٹھہ برس کا گذرا کہ کوئی مورون طبع کچھہ کچھہ اپنی جمعین بھکر واسطے تمام کرنے
اس کلام دردالتیام کی دست اندازنہوا اور وہ صاحب فرمائش زبدہ خوانین روزگار یعنی نجفخان سپہ سالار بھی بیچ کارزار فرنگیان آتشبار
کے رفاقت نواب غلام محمدخان پسر نواب فیض اللہ خان مرحوم مغفورین کہ یہ جنگ سب پر اظہر من الشمس ہے بنام آوری تمام کام آیا
مہربان من اب استدعا اور آرزو دیم مشتاقونکی یہ ہی کہ بسبب فکر تمھاری کے یہ قصہ عجیب و غریب باقی ماندہ بیچ سلک نظم آبدار کے
آب و تاب انتظام کی پاوی اور ہر ایک مشتاق سیر اس گلستان مضامین اور معانی سی حظ وافر اوٹھاوی نام تمھارا اور میر ضیاالدین عبرت کا
اوپر صفحہ روزگار کے یادگار خرد و کلان کار ہی اور روح پرفتوح اوس غریق لجہ معرفت یعنی میر ضیاالدین عبرت کی بھی پیوند ہو فی
اس شاخ گلام کے سے کہ ایک مدت سی بے سرانجام ہی ثمرہ نہال خرمی کا پاوی اور واسطے سرسبزی بشاوابی شاخسار سخن تمھاری کے بیچ جناب
نخلبند گلستان جہانکی ہاتھہ دعا کا اوٹھاوی الغرض ترغیب دینی مولویصاحب سی اور بھی کرم فرمایی چنانچہ شفق اشفق حافظ
مدھین صاحب متخلص بہ شیفتہ کہ سرآمد شعرای ہندی و فارسی کے ہین اور خلف الرشید اونکی معنی رقم حافظ شیخ الاسلام ادہم دانشای
بحر شریعت و طریقت مولوی غلام جیلانی رفعت و ہمت خان ہمت و مرزا کرامت علی اکرم و عنبر شاہ رقم و منی شگفتہ آشفتہ و یابندہ
راز خفی و جلی شجاعت علی نسیم و کبیر خان تسلیم و سید رفیع الدرجات عالی مرتبت نور چشم ضیاالدین عبرت اور کئی آشنا مجوز اسکی ہوئی
کہ نظم کرنا قصہ باقیماندہ کا عین صلاح ہی اور انتظام اسکا تمھین سی خوب ہوگا خوشی خاطر یارونکو اور پر سب کاربار کی مقدم رکھیے اور
اوس داستان ناتمام کو پورا جلد کیجیے ای یاران محرم راز وای مشفقان بندہ نواز بنی پاس خاطر عاطر مولوی قدرت اللہ شوق و غیرہ ہی باقیماندہ
یہ قصہ عجیب و غریب بکاوش بسیار و فکر بشمار عرصہ یک و نیم ماہ مین ساتھہ اس جلدی کی کہ انصرام پاتا اس کلام کا محال تھا تمام کیا اور منظور
خاص و عام و جمہور را نام کا ہوا اور مادہ تاریخ اتمام یعنی خاتمہ کلام کا سوای الفاظ تصنیف دو شاعر کے بہتر نپایا بلکہ یہ تاریخ ایسی مناسب
اور انسب ہوئی کہ شعرای شہر و غیرہ صغیر و کبیر کو رشک آیا اور سب نے متفق ہوکی فرمایا کہ یہ مادہ تاریخ کا الہام غیبی ہی فضل کبیر کا شنوی
ہنجکی غور کوئی تاریخ اسکی کہیی غوش طور کہا دل نے اسی دیکھے جو شاعر بلاشک جانی تصنیف و دو شاعر سن بارہ سو گیارہ ہجری کا
برآئی اب تمھاری خدمت عالی مین یہ التماس ہی اگر بموجب اسکے کہ انسان مرکب خطا و نسیان سی ہی سہو یا خطا اس کلام دردالتیام مین
ہووی قلم عفو رقم اپنی سی اصلاح واجبی فرماؤ اور اگر ہمت بلند و طبع ارجمند تمھاری بمقتضای نازک مزاج کے متقاضی اصلاح نبخشی نہو تو
اوپر خط اس خردہ گیر نہو کر از راہ بزرگ ہمتی اپنی کے دامن عفو سی چھپاؤ **بیت** بقدر وسع در اصلاح کوشند ۔ اگر اصلاح نتوانند پوشند ۔

ہر کہ صورت بین کہ در دنیا جلوہ گہا دارد	**بیان وحدت وجود اور حمد نامعدود رب المعبود کا**	گہی یوسف گہی لیلی گہی عذرا کہاتا ہے
بیاؤ ای عشق کہ کیا اب مین نیرنگ	جو دیکھا مین اوسی نیرنگ کی رنگ	زدریا موج گوناگون برآمد	زبیچونی برنگ چون برآمد
گہے بر صورت مجنون برآمد	ازین دریا بدین امواج ہر دم	ہزاران گوہر مکنون برآمد
ہوا نور محمد تب ہویدا	ہوئی جب شکل احمد آشکارا	ہوا آپہی خود اسنے پر پیارا
وہ بیچون چگونہ چون مین درآیا	ہزارون شان مین ہو کر وہ گذرا	کبھی وامق بنا وہ گاہ عذرا

فیضرسان مظہر کرم و احسان مولوی قدرت اللہ صاحب کے زیادہ رکھتا تھا اور اکثر اوقات بیچ خدمت شریف اوس مطرح تجلیات
ایزدیہ بیمثال اور مسند نشین فضل و کمال دینی و دنیوی کے کہ انکو بھی ذوق شعر و شاعری سے کمال ہے بلکہ تخلص بھی اپنا شوق فرماتے ہین حاضر ہوتا اور خاص
بعد نماز جمعہ متبرکہ کے اونکے مکان جنت نشان پر مشاعری مین داخل ہوکر گلہائے غزلیات تازہ و شعرہائے بلند آوازہ شعرای شہر و غیرہ سے دامن گوش ہوش
اپنی کو بھرتا اور خذف پارہای فکر ناقص اپنی کو بھی بمقابل جواہر زواہر اون جوہریان بازار سخندانی کے کرتا چنانچہ ایک جلسہ شاعرہ مین کہ شعرای کہین و مہین بصد آئین
رنگین مشغول غزلخوانی کے تھے اور سامعین صغیر و کبیر سراپا گوش مصروف دریافت مضامین و معانی کی ہر ایک جوہری سخن درج دہن اپنے سے
گوہر آبدار و مولوی شاہوار مضامین منسلک سلک اپنی کو ظاہر کرتا اور اوس سے گوش معانی نیوش اہل سماعت کی شین و مزین صنائع بدائع لفظی و معنوی
سے بہرتا القصہ اوس روز بعد غزلخوانی کے مولویصاحب فیضرسان سلمہ الرحمن بکمال اشتیاق مشفقانہ و بسیار اخلاق اوستادانہ طرف اس
غریب کی کہ شاگردی اونکے تلمیذان کرامت بیان کی فخر اپنا جانتا ہی متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ ایک فرمایش ہماری ہے اگر تم خوشی خاطر ہماری کو تکلیف اپنی پر
مقدم رکھکر اقبال اوستاکا کرو تو مین سلوک و احسان ہی مین عرض کیا ہر چند یہ بیچیدان اس لائق تو نہین کہ کچھ کام آپکا اوسپر موقوف ہو لیکن
فرمایئے کہ خدمتی فرمایش عالی موجب سعادت دارین کا جان کر بجان و دل مصروف ہو باری مولویصاحب نے طرز بیان شکرفشان کو بیچ گلستان
بیانکی یون متبسم کیا اور شاید بافی الضمیر محبت پذیر اپنی کو حجلۂ سینۂ صدر گنجینہ سے نکال کر باصد زیور تقریر فصاحت امیز و باہزاران لباس تحریر
بلاغت انگیز اوپر تخت مرصع کلام عشق التیام کے اسطور پر جلوہ نمایش کا دیا ایک عزیز پر تمیز جوان رعنا یوسف مصر فصاحت و بلاغت
ماہ کنعان رزانت و متانت بازیور علوم دینی آراستہ و بالباس قابلیت و فنون دنیوی پیراستہ نخلبند گلستان مضامین رنگین چاشنی افزای
شکرستان لفظ و معنی شیرین اختر برج سیادت گوہر درج سعادت میر ضیاءالدین نام تخلص بعبرت متوطن شاہجہان آباد خوش باش قصبہ رام پور سے
آشنا تھی از بسکہ علم تازہ اور طبع بلند آواز ہمدرس معانی فہم رکھتے تھے گاہ گاہ مشق شعر کی بھی فرماتے تھے اور علم طبابت مین بھی گو بہت
از روی تشخیص و معالجہ برجستہ کی میدان فیض شناسی السبار زمانی سے لیگئے تھے اور مریضان مایوس زندگی کو نسخہ ہای شفا بخش سے
بخوبی تمام حالت اصلی پر لاتے چنانچہ وہ دریکتای بحر سیادت و آشنای دریای نجابت بیچ سلک رفقای نیخواہان مرحوم کی منسلک ہوکر
ہر خلوت و جلوت مین انیس و جلیس رہتے بسکہ اوس خان والاشان کو بھی شوق شعر خوانی اور معنی رسی اور زبان دانی کا زیادہ تھا یا کہ بپاس خاطر
عاطر اوسکی اشعار فارسی و ہندی سے کہتے علی ہذا القیاس بفرمایش اوس خلاصۂ دودمان حشمت و اجلال و مسند نشین چار بالش
فضل و کمال کے اونھون نے قصہ راجہ رتن سین اور پدماوت کا کہ زبان پوربی مین تصنیف مولانا ملک محمد جایسی کا ہی زبان ریختہ
مین تصنیف کرنا شروع کیا اور بمقتضای اپنی کوئی دقیقہ شعر و شاعری کا فوت و فروگذاشت نکیا القصہ چہارم حصہ اوس قصہ غریب کا
بنکات عجیب و لطیف و مضامین رنگین و دلفریب قلم معنی رقم اپنی سے یہانتک تحریر و تسطیر کیا کہ راجہ رتن سین مالک چیتور کا شور انگیز
عشق پدم اور شرر ریز ی آتش محبت اوس صنم لی سے بموجب اس شعر کے ۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ۔ بسا کین و دولت از گفتار خیزد ۔
در آید جلوۂ حسن از در گوش ۔ ز جان آرام نرباید ز دل ہوش ۔ ہوگی ہوا اور صبح عیش شام غریب سے سبدل کر کے شہر اپنی سے ساتھ سو اہزار
رفیق ہم پیالہ ہم نوالہ بعد قطع منازل بسیار و طی مراحل بیشمار و ساحت اوسی ملوطی شیرین مقال کے کہ موجب اس خانہ پریشانی اور بعث
حیرانی اور سرگردانی کی تھی مدت مدید و عرصہ بعید مین بہر حال افتان و خیزان نواح شہر سنگلدیپ مین داخل ہوکر ایک پرستش گاہ
باغ پدم کے تھی دیرہ کیا اور ملوطی نے خبر راجہ رتن کی کہ جس برج سے ہم لشکر سولہ ہزار جوگی کے ایا تھا پدم کو پہونچائی اور گل گلستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ کتاب حمد و سپاس بیقیاس کا بنام خاص اوس ناظم دیوان ایجاد و تکوین کی سزاوار ہے کہ قلم صنائع نگار بدائع طراز قدرت کاملہ صنعت بالغہ جسکی سی بند مسدس شش جہت عالم کا اور صفحہ ظہور کی کس کس رنگینی سی نمودار ہی سبحان اللہ ہر فرد انسان کے تئیں ارکان رباعی عناصر سے مرکب کرکے مطلع الانوار اپنا کیا اور خلعت اشرف المخلوقات کا اوپر قامت ایک شت خاک کی قطع کرکے مقطع مخزن اسرار حقیقت کا بنایا اور درود نامحدود اوپر نام مقدس و مطہر و منور پادشاہ کون و مکان خلیفۃ الرحمان سید سرور عالم یعنی احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ براعت استہلال نسخہ لولاک لما خلقت الافلاک کی واسطے ذات پاک والا صفات واجب التعظیم المکرم انکے ہی اور تحفہ سلام اور صلوۃ کا اوپر آل اطہار و اصحاب کبار کہ دوستی اور محبت اونکی معنی حدیث کسفینۃ نوح و اصحابی کالنجوم کی مانند خورشید جہانتاب کے افق دلہای محزون سے ساطع و لامع ہی ہو جیو بعد اسکے سبب تالیف اور موجب تصنیف نسخہ بدیعہ ہادت کا اور پر فصیحان محفل سخندانی اور بلیغان شیرین بزم معانی کی مخفی نرہی کہ بندہ ہیچمدان علم سخن سنجی اور سرگردان سرای سپنجی خاکسار بہ قدر رسید غلام علی مشہدی متخلص بعشرت ساکن بریلی المعہد خوان دبستان لطف مرزا علی صاحب سلمہ اللہ تعالی کہ ذات بابرکات اونکی ذوق یاب شعر و شاعری کے کلام کرامت نظام مرزا رفیع السودا مرحوم مغفور سی ہے بلکہ شاگرد رشید اونکے ہین چند روز سی سن بارہ سو گیارہ مین در میان شہر رام پور کہ نام خاص اوس شہر بلند اور بلدہ ارجمند کا مصطفے آباد ہی بجہت الفت بعضی یاران نکتہ پرداز اور دوستان محرم راز کی وارد تھا بلکہ بیچ سرکار فیض آثار گوہر درج فتوت اختر برج مروت شوکت و شہامت پناہ حشمت و جلالت دستگاہ خانصاحب شفق فیضرسان مظہر کرم والا احسان محمد عثمان خان احمد خانصاحب سلمہ الرحمان کہ خاندان عالیشان نواب معلی القاب فیض اللہ خان مرحوم مغفور کے سوای رشتہ خواہرزادگی کی نسبت فرزندی کی بھی رکھتے ہین سر رشتہ روزگار کہ ہر دیندار کے تئین جستجو اسکی ضرور ہی اور ہر ایک باشندہ اس بازار کا لیل و نہار بفکر روزگار تگاپو مین مجبور ہی رکھتا تھا اور اونکی بھی جیسی کہ سزاوار ان عالیشان کو چاہیے شعر فہمی و معنی رسی جود و سخا و حلم و حیا اور قدردانی صاحب فن اہل شہر و غریب الوطن کی تھی چنانچہ مقتضای اشتیاق بسیار و اخلاق بیشمار اپنے کے کہ خلق کرم مین شہرہ آفاق ہین میری تئین بھی بیچ انیسان محفل مودت اور جلیسان بزم رفاقت کی جای استقامت کی وی ہی شب و روز اونکی بندگی مین تھا اور واسطے حظ طبع اونکی کی غزلیات تازہ کہتا اور علاوہ سب دوستان انیس بزم موافقت اور محبان جلیس محفل مودت کی رابطہ الفت کا بیچ خدمت فیضدرجت مولوی صاحب مشفق

Padmavati Tedu





به عون صناع مکین و مکافض فضل خلاق زمین و زمان

چهره کشای شاهد حقیقت اعنی نسخه

پدماوت اردو

مولفه دو شاعر مخلص عشرت و عبرت

مطبع منشی نول کشور مین بطبع مزین مطبوع جهان هوا

Tadhkīrat. Mawlā Muḥammed
b. Ḍhyā al-Dīn Ibrat.
1862